

بیک فائر منیول

نا انصافی کے خلاف تداہیر

براں مارٹن



IRENE PUBLISHING

بیک فائز منیوں

نا انصافی کے خلاف تدابیر

برائن مارٹن

IRENE PUBLISHING 2012

پہلی اشاعت

Irene Publishing, Sparsnäs
irene.publishing@gmail.com

آئی ایس بی این 978-91-978171-4-1 (پیپر بک)



اس کتاب کی پیشتر تصاویر
و کلی میڈیا کا منز سے لی گئی ہیں

اردو ترجمہ: مریم عظیم، عمار خیا

فہرست

1	مصنف کے قلم سے
5	اطہارِ تکر
6	۱۔ بیک فائز ماذل
16	۲۔ بیک فائز تجربیہ
45	۳۔ تیاری
78	۴۔ ابھی اور اس کے بعد
91	۵۔ سوالات اور جوابات
98	۶۔ مشقین
104	ضمیمه: انسانی دھال اور بیٹھنگی بیک فائز

مصنف کے قلم سے

میں نے 1970ء کی دہائی کے اوآخر میں غیر متشدد اقدام کے حوالے سے مطالعے اور ترویج کا آغاز کیا۔ میری خصوصی دلچسپی ایسا معاشرہ تکمیل دینے میں تھی کہ غیر متشدد طریقے افواج کو غیر اہم بنائیں۔

غیر متشدد اقدام کی فرمی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ جب پر امن مظاہرین پر ظالمانہ حملہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ مظاہرین کی غیر معمولی حمایت کی صورت میں نکلتا ہے۔ غیر متشدد محققین کے رہنماء جن شارپ نے اسے ”سیاسی جو جھسو“ کا نام دیا۔¹

جو جھسو کے کھلیل میں، مخالف کی طاقت اور حرکت کو اس کے خلاف استعمال کیا جاستا ہے۔ اسی طرح، مظاہرین، غیر متشدد رہتے ہوئے، حملہ آور کی بھرپور قوت کو حملہ آور کے خلاف طاقت میں بدلتے ہوئے، غیر معمولی حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔

نا انسانی کے خلاف مراحت کے بے شمار واقعات ہیں۔ 2000ء میں، مجھے ایسے حالات میں دلچسپی پیدا ہوئی جن میں زیادہ مراحت کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ میرے دور فقارے کار، وینڈی ورنے اور ایڈرین و کرز، اور میں نے انڈونیشیا کی مسلح افواج کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا جائزہ لیا۔ بعض واقعات، جیسے کہ مشرقی ٹیمور پر چڑھائی، میں بہت مراحت ہوئی۔ لیکن دیگر واقعات میں، یہ جیران گن حد تک معمولی تھی۔ 1965ء میں، انڈونیشیا کی مسلح افواج نے کمیونسٹوں کے خلاف قتل عام کی مہم کا آغاز کیا، جسے کئی محققین نسل کشی تصور کرتے ہیں۔ تقریباً 800,000 لوگ

¹ جن شارپ، The Politics of Nonviolent Action (بوسٹن: پورٹ سارجنت، 1973ء)۔

متاثر ہوئے۔ انڈونیشیا میں مراجحت نسبتاً معمولی تھی اور، اس سے بھی زیادہ حیران کن طور پر، ملک سے باہر معمولی تشدد کیکھنے میں آیا۔ کئی کیونٹ۔ مخالف حکومتوں کی جانب سے اس خون ریزی کا خیر مقدم کیا گیا۔²

میں سیاسی جو جھسو کے بارے میں جانتا تھا۔ 1965ء کے قتل کے متاثرین نے تشدد کے ساتھ مراجحت نہیں کی تھی۔ اس باعث میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ بعض صورتوں میں، سیاسی جو جھسو و قوع پذیر کیوں نہیں ہوا۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ ہو سکتا ہے، حملہ آور جو جھسو کے اثرات زائل کرنے کے لیے کچھ کر رہے ہوں۔ رفتہ رفتہ ان طریقوں کے بارے میں میرا تصور واضح ہو گیا جو استعمالِ محدود رکھنے کے لیے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی جانب سے استعمال کیے گئے تھے۔ چونکہ میرے تید کردہ فریم ورک کی نمایاں خصوصیات شارپ کے سیاسی جو جھسو میں شامل نہیں تھیں، لہذا میں نے اسے ”بیک فائز“ اڑکانا م دیا۔

گزشتہ دہائی میں، میں نے بیک فائز ماؤل کو وسیع قسم کے واقعات پر منطبق کیا ہے۔ یہ پر امن مظاہرین، مثلاً مشرقی یورپ اور جنوبی افریقا کے قتل عام پر پوری طرح لا گو ہوتا ہے۔ اسے عام غیر متعدد اقدام کے فریم کے علاوہ نا انصافیوں، مثلاً سنسنر شپ، جنی ہر اسالی، پولیس تشدد، اذیت اور نسل کشمی پر بھی لا گو کیا جاسکتا ہے۔³

یہ منیوں بیک فائز ماؤل کے استعمال سے متعلق عملی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو نا انصافی کے خلاف اقدام کر رہے ہیں اور جو موثر ترین اقدامات کرنے کے حوالے سے محتاط انداز سے سوچنا چاہتے ہیں۔

بیک فائز ماؤل حکمتِ عملی اور تدبیری اعتبار سے سوچنے کے لیے مختص ایک رہنماء ہے۔ یہ غور و فکر کا تبادل نہیں ہے۔ جو کوئی موثر ثابت ہونا چاہتا ہے، اس کے لیے مقای معلومات اور عملی بصیرت رکھنا ضروری ہے۔ کامیابی کا ایسا کوئی فارمولہ نہیں جو ہر جگہ تمام موقع پر کام کرے۔ ایک ماؤل زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ آپ کو ان پہلوؤں کی یاد دہانی کروائے جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

² برائیں مارٹن، وینڈی ورنے، اور ایڈرین و کرز، ”Political Jiu-Jitsu against Indonesian Repression:“

”Studying Lower-profile Nonviolent Resistance“، پیٹگ ریویو، جلد 13، 2001ء، ص 143-156۔

³ مزید مضمایں کے لیے، دیکھیے ”Backfire materials“ <http://www.bmartin.cc/pubs/back-fire.html>،

ماڈل سے زیادہ اہم پیغام اپنے امکانات کے بارے میں سوچنا اور یہ اندازہ لگانا ہے کہ دوسرا فریق کیا کر سکتا ہے۔ یہ بات یوں توبڑی واضح محسوس ہوتی ہے، لیکن عملی طور پر کارکنان آکثر ایسے کام کرتے ہیں جو وہ ہمیشہ کرتے آئے ہوتے ہیں اور ان کی سوچ زیادہ تر اس بات کے ارد گرد رہتی ہے کہ وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کا کیا کرنے کا منصوبہ ہے، مگر یہ نہیں سوچتے کہ مخالفین کیا کریں گے۔

باب 1 یہ فائز ماڈل متعارف کرواتا ہے۔ باب 2 یہ فائز تجزیے کا بیان ہے: ظلم کو روکنے کے لیے نا انسانی کا ارتکاب کرنے والوں کی تدابیر کیے دریافت کی جائیں اور سمجھی جائیں۔ باب 3 مخالفین کے مکانہ اقدام پیش نظر رکھتے ہوئے کارروائی کے لیے تیاری کی تجوید دیتا ہے۔ باب 4 نا انسانی پیش آنے کے دوران، اور اہم واقعات و قوع پذیر ہونے کے بعد کے حالات میں کارروائی کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ باب 5 ماڈل سے متعلق چند سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

میں نے چند مثالیں، جیسے کہ پولیس تشد و غیرہ نمونے کے طور پر استعمال کی ہیں۔ آپ کو اپنی مثالیں سوچنی چاہئیں، جو ترجمی طور پر ایسے مسائل ہوں جن کے بارے میں آپ تجربی جانتے ہوں اور ان کا تجویز کر سکیں۔ یہ فائز ماڈل کوئی کارروائی کا نسخہ نہیں، بلکہ محض غور و فکر کے لیے آلات کا جمود ہے۔ آپ کو حکمتِ عملی کے انداز میں سوچنے کی مشق کرنی ہوگی۔ لہذا اپنی مثالیں خود سوچیں۔ اگر کسی قریبی شہر میں اٹھی ہتھیار پھٹ جائے تو آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کو کسی بڑی سرکاری دھوکا دی کا سراغ ملے تو آپ کیا کریں گے؟ باب 6 میں چند مشقیں ہیں۔ آپ اپنی مشقیں بھی تیار کر سکتے ہیں۔

ماہر انہ کا دردگی سے متعلق بہت سی تحقیق ہوئی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ اگر آپ کسی چیز میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہت سا وقت اس کام کے مشکل ترین حصوں کی مشق کرتے ہوئے گزارنے کی ضرورت ہوگی۔⁴ تو اگر آپ موثر کارکن بننا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنا زیادہ وقت تدیری اور تزویری اتنی انداز میں سوچتے ہوئے گزارنا ہو گا۔ یہ فائز ماڈل ایسا کرنے میں مدد کا رٹول ثابت ہو سکتا ہے۔

⁴ ماہر انہ کا دردگی سے متعلق تحقیق کی قابل مطالعہ فہرست میں جیف کولوین (Geoff Colvin) کی ”Talent is Overrated“ (نیو یارک: پیگوئن، 2010ء)، ڈینیل کوئل کی ”The Talent Code“ (عنوان: جنم نہیں لیتی۔ یہ پروش پاتی ہے How Here's (نیو یارک: پیٹنیم، 2009ء)، ڈیویڈ شینک، ”The Genius in All of Us: Why Everything You've Been Told About“ (نیو یارک: ڈبل ڈبل، 2010ء) شامل ہیں۔

اپنی ویب سائٹ پر، میں نے اس ماذل کے استعمال پر کئی مضامین شامل کیے ہیں۔ براہ مہربانی مجھے اس موضوع پر مواد کی کاپیاں اور روابط بھیجتی تاکہ اس ماذل سے متعلق معلومات کو مزید وسعت دی جاسکے۔⁵ مجھے خاص طور پر اس ماذل کی کمزوریاں اور ایسے طریقے جانے میں دلچسپی ہے جن کی مدد سے اسے نئے شعبوں تک وسیع کیا جاسکے جس کے لیے شاید اس میں ترمیم بھی کرنی پڑے۔ میں نے اس ماذل کو کئی بررسوں کے دوران تیار کر کے اس کا اطلاق کیا ہے، اور اس میں بذریعہ تبدیلی آئی ہے۔ تاہم بہتری کی اب بھی خاصی گنجائش موجود ہے۔

⁵ ای میل: bmartin@uow.edu.au

اطہارِ تشكیر

میں نے بیک فائز کا بہت بڑا حصہ اپنے شرکائے کار اور متعدد افراد سے سیکھا ہے جنہوں نے تبصرے، حوالہ جات اور متنازع کن مشقیں فراہم کیں۔ کئی افراد نے اس منیول کے مسودوں پر قابل قدر رائے پیش کی، جن میں شیر و ن کیلیجھن (Sharon Callaghan)، کیرن کینیڈی (Karen Kennedy)، میکن سارنسن (Majken Sorensen) اور اسٹیور ایٹ (Steve Wright) شامل ہیں۔ جارگن جانسن (Jorgen Johansen) کے خصیعے اور بھرپور ساتھ کا خصوصی شکر یہ۔

ا۔ بیک فائز ماؤں

حملے بعض اوقات اُنکے پڑ جاتے ہیں (یعنی بیک فائز کر جاتے ہیں)۔ یہ حملہ آوروں کی توقعات کے بر عکس متوجہ دیتے ہیں۔ دراصل، یہ حملہ آوروں کے لیے اتنے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں کہ وہ حسرت کرتے ہیں کہ کاش انھوں نے کچھ کیا ہی نہ ہوتا۔

- 1991ء میں لاس بیچلز کی پولیس نے موٹرسوار، روڈنی کنگ (Rodney King) کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا، جو گرفتاری سے بچنے کے لیے تیز رفتاری سے گاڑی بھگا رہا تھا۔ مار پیٹ کی ویدیو ٹیلی ویژن پر نشر ہونے کے بعد، ناظرین بھر گئے اور پولیس کے لیے عوامی حمایت میں کمی آگئی۔ تشدد پولیس پر بیک فائز کر گیا۔
- 1990ء کی دہائی میں، میکڈونلڈز نے دو انتشار پھیلانے والوں، ہیلین اسٹیل (Helen Steel) اور ڈیو مورس (Dave Morris) کے دستی اشتہار (leaflet) ”میکڈونلڈز کے ساتھ کیا مسئلہ ہے“ مورس (Dave Morris) کے خلاف اُن پر مقدمہ کر دیا۔ قانونی کارروائی کو بڑے پیمانے پر غیر منصفانہ تصور کیا گیا جس کے نتیجے میں اسٹیل اور مورس کی حمایت میں ایک بڑی ہمچلی۔ یہ میکڈونلڈز کے تعلقاتِ عامہ (public relations) کے لیے تباہ کن ثابت ہوا۔ اسٹیل اور مورس پر مقدمہ کرنا میکڈونلڈز پر بیک فائز کر گیا۔
- 2004ء میں، ذرا کم ابلاغ نے ابو غریب جیل میں عراقی قیدیوں پر تشدد کی خبر دی۔ تصاویر میں قیدیوں کی تذلیل اور ان پر تشدد کرتے ہوئے قید خانے کے امریکی محافظوں کو خوش ہوتے دکھایا گیا۔ ان

قصاویر کی اشاعت نے امریکی حکومت کی ساکھ کو، خصوصاً مشرق و سطحی میں بے حد نقصان پہنچایا۔ تشدد امریکی فوج پر بیک فائز کر گیا۔

1991ء میں، ہزاروں افراد نے دلی، مشرقی یورپ میں ماتحتی جلوس میں شرکت کرتے ہوئے، اس موقع کو انڈونیشیائی قبضے کے خلاف پر امن احتجاج کے لیے استعمال کیا۔ جو بھی جلوس ساتھا کروز کے برتستان میں داخل ہوا، انڈونیشیائی فوجی دستوں نے اچانک فائز کھول دیا، جس سے سیکڑوں لوگ مارے گئے۔ موقع پر موجود مغربی صحافیوں نے اس قتل عام کو یکارڈ کر لیا۔ ان کی گواہی اور ویدیو ثبوت نے مشرقی یورپ کی حریت پسند تحریک کے لیے مین الاقوامی حمایت میں بے پناہ اضافہ کیا اور ایک دہائی بعد حاصل ہونے والی آزادی کی بنیاد رکھی۔ پر امن مظاہرین کے قتل عام نے انڈونیشیائی حکومت پر بیک فائز کر دیا۔

ان تمام واقعات میں نا انصافی شامل تھی، مثلاً: پولیس کی سفراکی، سنتر شپ، تشدد، قتل عام۔ ہر واقعے میں حملہ کرنے والوں—پولیس، میکڈو تیڈز، امریکی محاذین، انڈونیشیائی فوج—نے اپنے ابداف کو نقصان تو پہنچایا، لیکن ہر واقعے میں حملہ بالآخر بیک فائز ہوا اور اور اس کے اتحادیوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

بیک فائز نا انصافی کے خلاف کوششوں میں بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ بیشتر حملے بیک فائز نہیں ہوتے۔ زیادہ تر پولیس کی مار پیٹ کے واقعات کو معمولی یا بالکل شہرت نہیں ملتی۔ ہنک عزت کی زیادہ تر قانونی کارروائیوں کا مشکل ہی علم ہو پاتا ہے۔ بیشتر تشدد خفیہ طور پر کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ قتل عام، جس کا خفیہ رہنا مشکل ہوتا ہے، نسبتاً کم لوگوں کی توجہ حاصل کر سکتا ہے۔

تو ہو کیا رہا ہے؟ ایسا کیوں ہے کہ بعض حملے بیک فائز کرتے ہیں اور باقی نہیں؟



ساستا کروز کا قتل 1991ء میں سباستیو گومز (Sebastiao Gomes) کے ماتمی جلوس کے دوران وقوع پذیر ہوا۔



1960ء میں پورے جنوبی افریقا میں نسل پرستا نہ قوانین کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ شارپ دیل میں، پولیس نے پڑا من مظاہرین پر فائرنگ کی اور تقریباً سو افراد قتل کر دیے۔ پولیس اور حکومت نے اشتعال کم کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود قتل عام نے جنوبی افریقا کی حکومت کی میں الاقوامی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔

بیک فائز ماذل محملوں کے تجزیے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ محسوس کی گئی نا انصافی کے نتیجے میں اشتعال کم کرنے یا بڑھانے کے لیے ہر فرقی کی جانب سے کیے گئے اقدامات نمایاں کرتا ہے۔

اس ماذل کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا نہیں کہ انھیں کیا کرنا چاہیے۔ کارکنان مقامی صورت حال کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور ممکنہ راستے کے انتخاب کا بیغز فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ ماذل ایک عام سائل ہے جو اس قسم کی چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وقوع پذیر ہو سکتی ہیں یا یہ سکتی تھیں۔ یہ کارکنوں کو زیادہ عقل مندی سے انتخاب کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

بیک فائز ماذل، کسی بھی دوسرے ماذل کی طرح، ایک ٹول ہے۔ یہ کامیابی کی ضمانت نہیں۔ ایک ایسی فوج کا تصور کیجیے جس کے پاس حتی الامکان بہترین حکمتِ عملی ہو۔ یہ مددگار ثابت ہوتی ہے، لیکن اگر فوج کے پاس سپاہی کم ہوں، ان کی تربیت اچھی نہ ہوئی ہو اور ہتھیار و قیادوں کی تربیت اچھی نہ ہو تو کسی شاندار حکمتِ عملی کے باوجود ان کی کامیابی خلاف قیاس ہے۔ اسی طرح، بیک فائز ماذل کارکنوں کو بہتر حکمتِ عملی تعمیل دینے میں مدد دے سکتا ہے، لیکن یہ کامیابی کی ضمانت نہیں۔ یہ ایک بہت بڑے عمل میں محض ایک عنصر ہے۔

بیک فائز: بنیادی نکات

جب کوئی طاقت ور گروہ کوئی غیر منصفانہ حرکت کرتا ہے تو وہ اس کے اشتعال سے بھر پورہ عمل کو کم کرنے کے لیے اقدام کر سکتا ہے۔

- اپنے اقدام پر پر وہ ڈالنا۔
- ہدف کی اہمیت گھٹانا۔
- جھوٹ بولنے، گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور مختلف نقطہ نظر (فریئنگ) کے ذریعے اصل واقعات کی نئی تشریح کرنا۔
- انصاف کا دکھاوا کرنے کے لیے سرکاری چیلین استعمال کرنا۔
- ملوث لوگوں کو ڈرانا و ہمکاتنایا انعام سے نوازن۔

تشدد کی عالمی سطح پر مذمت کی جاتی ہے، چنانچہ جب حکومتیں تشدد کا استعمال کرتی ہیں تو وہ عموماً اشتعال پر قابو پانے کے لیے ان میں سے ایک یا متعدد ٹکنیکیوں کا استعمال کرتی ہیں۔

اپنے اقدام پر پر دھڑانا

حکومتیں عموماً خفیہ طور پر پر تشدد کارروائیاں کرتی ہیں۔ بعض اوقات تشدد کے ایسے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے جن کا شوت برائے نام باقی رہے، جیسے کہ پاؤں کے تلوے پر مارنا۔

جب کارروائیاں پوشیدہ ہوں تو باہر والوں کو ان کا علم تک نہیں ہوتا اور یوں وہ اس سے وابستگی محسوس نہیں کر سکتے۔



ابو غریب کے قیدیوں پر تشدد۔

هدف کی اہمیت گھٹانا

حکومتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ جن قیدیوں سے ترقیش کی جا رہی ہے، وہ دہشت گرد، مجرم، تحریک کار یا دوسرا ناپسندیدہ قسم کے لوگ ہیں۔ جب تشدد کا شکار لوگوں کو خطرناک، قابل نفرت یا ایسے کسی نچلے درجے کا انسان سمجھ لیا جاتا ہے تو ان کے ساتھ ہونے والے سلوک کو بر انہیں سمجھا جاتا۔

جھوٹ، گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور مختلف نقطہ نظر کے ذریعے اصل واقعات کی تشریح نو کرنا

جب باہر والے دعویٰ کرتے ہیں کہ تشدد ہو رہا ہے تو حکومتیں انکار کر دیتی ہیں: وہ جھوٹ بولتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جا رہا ہے۔

جب بعض طریقوں، جیسے کہ سونے نہ دینے، سرپرپانی ڈالنے یا حواس سے محروم کرنے جیسے ہتھکنڈوں کا علم ہوتا ہے تو حکومتیں کہتی ہیں کہ درحقیقت یہ اتنے بُرے نہیں: کوئی بھی زیادہ زخمی نہیں ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے نتائج زیادہ ضرر رسان نہیں تھے: انھیں گھٹا کر بیان کیا جاتا ہے۔ تشدد کے طریقوں کے لیے زیادتی یا تذلیل یا کوئی معمولی الفاظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی لفظ، سوائے تشدد کے۔ تشدد کی شدت کو کم کرنے کے لیے زبان کا سہارا لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات، حکومتیں تشدد کا الزام کسی بدمعاش محافظ پر لگادیتی ہیں جس نے بغیر اجازت ایسی حرکت کی: محافظوں پر الزام اس لیے لگایا جاتا ہے کہ اعلیٰ عہدے دار جواب دیتی سے فوج لکھیں۔

حکومتیں کہتی ہیں کہ وہ اہم مقاصد کے لیے معلومات انگلوانے کی غرض سے تفتیش کی جائز ہمکیوں کا استعمال کر رہی ہیں۔ یہ ان کا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ یہ ایک فریم ورک یادنیا کو دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ ایک مخصوص نقطہ نظر سے چیزیں پیش کرنا فریمنگ کہلاتا ہے۔

انصار کا دکھاو اکرنے کے لیے سرکاری چینل استعمال کرنا

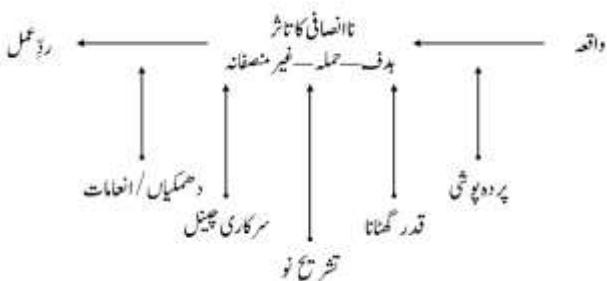
کبھی بھار تشدد کے بارے میں دعوے اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ حکومتیں سرکاری انکوائری کا اعلان کرتی ہیں، یا ملوث لوگوں میں سے کچھ پر مقدمہ چلاتی ہیں۔ انکوائریوں اور عدالتوں کی توجہ عموماً پالیسی سازوں کی بجائے پھر سطح کے عہدے داروں پر مرکوز رہتی ہے، اور وہ معمولی سزاگیں دے سکتے ہیں۔ تو ایسا لگتا ہے جیسے انصاف کے تقاضے پورے ہو گئے ہیں، لیکن یہ محض علامتی کارروائی ہوتی ہے۔

سرکاری چینلوں میں مختص، عدالتیں، انکوائری کے کمیشن، ماہرین کی جماعتیں، شکایات دور کرنے کے طریقہ کار اور مسائل سے نمٹنے کے دیگر کسی طریقے ہو سکتے ہیں۔ سرکاری چینل عموماً عوامی اشتغال کو کم کرنے میں موثر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ عوام کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسائل واقعی حل کیے جارہے ہیں۔ سرکاری چینل ست رفارم ہوتے ہیں، تاکہ لوگوں کا اشتغال وقت گزرنے کے ساتھ ٹھنڈا پڑ جائے۔ سرکاری چینل پیچیدہ طریقہ کار استعمال کرتے ہیں اور ماہرین، جیسے کہ دکاپر امحصار کرتے ہیں تاکہ باہر والوں کے پاس اس میں حصہ لینے کی قابلیت یا ایسا کرنے میں دلچسپی نہ ہو۔

ملوٹ لوگوں کو ڈرانا وہ کانا یا انعام سے نوازا

تشدد بذاتِ خود ڈرانے دھمکانے کی ایک قسم ہے۔ تشددا نشانہ بننے والے زبان کھولنے سے خوف زدہ ہو سکتے ہیں کیونکہ اس طرح انھیں مزید تشدید برداشت کرنے کا خطرہ ہو گا۔ جابر انہ حکومتوں والے ممالک میں یہ حرکت دیگر لوگوں، جیسے کہ اہل خانہ، دوست احباب، صحافیوں، انسانی حقوق کے گروہوں کے لیے بھی خطرناک ہو سکتی ہے کہ تشدید کے خلاف احتجاج پر انھیں بھی نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف، حکومت کے آگے سرجھکانے والے اہل کاروں کو انعامات، مثلاً قوم یا ترقیاں مل سکتی ہیں۔ خوف اور دہشت سے اشتعال کے اظہار کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لوگ نتائج سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ انعامات کا امکان انھیں خاموش رہنے یا کارروائیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔

اشتعال کم کرنے کے پانچ طریقے اور کسی واقعے، اس کے تصور اور اس کے ردِ عمل سے ان کا تعلق



نا انسانی کے خلاف اشتعال کم رکھنے والے ان پانچ طریقوں کے مقابلے پر کیا کیا جاسکتا ہے؟ جواب: ان میں سے ہر ایک کا مقابلہ کیجیے۔ اس کے طریقے یہ ہیں:

• اصل واقعے کو بے نقاب کیجیے۔

ہدف کی توثیق کریں: جس کسی پر حملہ ہوا ہو، اس کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کیجیے۔

واقعات کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے تشریح کیجیے۔

حمایت اکٹھی کیجیے۔ سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے یا ان پر بھروسہ کیجیے۔

دھمکیوں اور انعامات کی مراحت کیجیے۔

اصل واقعے کو بے نقاب کیجیے۔

تشدد کے مخالفین اسے دستاویزی شکل دیتے ہوئے دنیا بھر کے سامنے معلومات افشا کر سکتے ہیں۔ یہ ہمیشہ امن نیشنل کا بنیادی ٹول ہے۔ راز افشا کرنے سے پر وہ ڈالنے کی کوششیں مشکل ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً تصاویر میں بہت طاقت ہوتی ہے۔
هدف کی توثیق کریں: حملے کا نشانہ بننے والے کے ثابت پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

تشدد کا شکار بننے والوں کی انسانی شبیہ دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تصاویر اور ذاتی تفصیلات کے ذریعے یہ واضح کرنے میں مدد ملتی ہے کہ یہ لوگ بھی دیگر لوگوں کی طرح ہیں اور اس طرح تحریر آمیز القابات یا من گھڑت تصورات چیلنج ہوتے ہیں۔

واقعات کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے تشریح کیجیے۔

معلومات فراہم کیجیے، مثلاً حقیقی واقعات کے بارے میں (تاکہ جھوٹ کا مقابلہ کیا جائے)، تشدد کے تباہ کن اثرات کے بارے میں (تاکہ اہمیت گھٹانے کی کوششوں کا مقابلہ کیا جائے)، حقیقی ذمہ داروں کے بارے میں (تاکہ الزام تراشیوں کا مقابلہ کیا جائے) اور تشدد سے ہونے والے نقصان اور معلومات کے حصول کے لیے اس کی معمولی اہمیت کے بارے میں (تاکہ نقطہ نظر کا مقابلہ ہو۔)

حمایت اکٹھی کیجیے۔ سرکاری چینیلوں سے گریز کیجیے یا ان پر بھروسہ کیجیے۔

حمایت اکٹھی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ لوگ معاملات کو آپ کے نقطہ نظر سے دیکھیں، آپ کی مہم میں شامل ہوں، اور تشدد کے خلاف احتجاج کریں۔ انسانی کو چیلنج کرنے کے لیے اشتعال استعمال کرنے کا یہ بنیادی طریقہ ہے۔ سرکاری چینی عموماً اشتعال کو بادیتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ ان سے گریز کیا جائے، یا کم از کم ان پر بھروسہ کیا جائے۔

دھمکیوں اور انعامات کی مزاحمت کیجیے۔

چند لوگوں کو دھمکیوں کے مقابلے کے لیے کھڑا ہونا ہو گا، یعنی تشدد سے متعلق سچ بولنا ہو گا۔ نیز دستاویزی شکل دینا اور دھمکیوں کو بے نقاب کرنا بھی مدد گاہ ہوتا ہے: اس کے نتیجے میں اشتعال میں شدت آنکتی ہے اور یہی فائز ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، کچھ لوگوں کو انعام حاصل کرنے کی لائچ کی بھی مزاحمت کرنی ہو گی۔



چرنوبیل کے ایٹمی پلانٹ پر 1986ء کے حادثے کے بعد، سوویت حکومت نے اشتعال میں کمی لانے کے لیے متعدد تکنیکیوں کا استعمال کیا، لیکن اسے بڑے پیمانے پر ناکامی ہوئی۔

ان پانچ قسم کے طریقوں کا استعمال حملوں کے بیک فائز ہونے کے امکانات میں اضافہ کرتا ہے۔ البتہ، جدوجہد کے نتائج بہت سے عناصر پر مختصر ہوتے ہیں۔

بیک فائز مسائل نا انصافی کا ارتکاب کرنے والے طاقت ور لوگوں کی جانب سے اشتعال کو کم کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی تدبیر ووں اور ان کے مقابلے پر اشتعال کو بڑھا سکنے والی تدبیر ووں سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ تدبیریں اور ان کا توثیق تبویان کرتا ہے، لیکن در حقیقت کیا ہو گا، اس کا انحصار حالات، اس میں ملوث لوگوں اور فیصلوں پر ہوتا ہے۔

اس ماؤل میں کیا شامل نہیں ہے

- طریقوں کا انتخاب۔ کیانا انصافی بے نقاب کرنے کے لیے زیادہ کوششیں کی جانی چاہئیں یا اہمیت گھٹانے کا مقابلہ کرنے یا کسی دوسری چیز کے لیے؟ طریقوں کے انتخاب سے متعلق فیصلے، اس صورت حال میں موجود لوگوں کو اپنے حالات کے مطابق لینے چاہئیں۔

- وقت کا انتخاب۔ نا انسانی کو بے نقاب کرنے کے لیے بہترین وقت کیا ہے؟ جب میڈیا کسی قدر تی آفت یا معروف شخصیت کی خبر سے گھر اہواہو، یا جب تحریک اشتعال سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو، تو شاید وہ بالکل بھی مناسب وقت نہ ہو۔ صحیح وقت کا انتخاب انتہائی اہم ہے۔
- مقامی معلومات۔ وہ لوگ جو کسی معاملے کی گہرائی تک شامل ہوتے ہیں، انہیں تاریخ، سماجی حرکیات، دلائل، شخصیات اور بہت سے پہلوؤں کی غیر معمولی واقعیت ہوتی ہے۔ ماذل صرف ایک عمومی فرمیم درک فراہم کرتا ہے۔ مقامی معلومات یہ معرفت دینے کے لیے بہت اہم ہیں کہ کیا جائے اور کب کیا جائے۔
- ثقافت اور اقدار۔ لوگوں کے نزدیک انصاف اور نا انسانی کا تصور ان کی ثقافت اور مر و جہ اقدار پر مختص ہوتا ہے۔ ماذل کی بنیاد موجودہ حالات۔ موجودہ عقائد اور رویوں کے مجموعے پر ہے۔ اگر نا انسانی سے متعلق لوگوں کا اعتقاد تبدیل ہوتا ہے، جو عموماً کسی مہم کے زیر اثر ہوتا ہے، تو اشتعال کی بنیاد بھی بدلتے گی۔
- طویل المیعاد تبدیلی۔ یہ ماذل اقدامات کے روی عمل سے متعلق ہے۔ یہ اس بارے میں رہنمائی فراہم نہیں کرتا کہ طویل المیعاد تبدیلی کیسے لائی جائے۔

یہ ماذل مددگار کیسے ثابت ہو سکتا ہے

- پیشتر کارکنان کی توجہ اس سکتے پر مرکوز رہتی ہے کہ وہ کیا کرنے جا رہے ہیں، مثلاً کسی جلسے کا انعقاد یا کسی مہم کا آغاز۔ یہ فائز ماذل اس پہلوکی طرف توجہ دلاتا ہے کہ حریف کیا کریں گے، خصوصاً وہ طریق جو طاقت و رہیف نا انسانی کے خلاف اشتعال پر قابو پانے کے لیے استعمال کریں گے۔
- بعض کارکنان سوچتے ہیں کہ سرکاری چیلن حل فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ بعض اوقات اس لیے مہم چلاتے ہیں کہ حکومت انکو اڑی تشکیل دے۔ یہ ماذل سرکاری چینیوں کی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے، خصوصاً اس طریقہ کارکری جس کے ذریعے وہ اشتعال کو دباتے ہیں۔
- اکثر اوقات کارکنان کا یہ ماننا ہوتا ہے کہ نا انسانی خود بخود اشتعال پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر پولیس احتجاجی مظاہرین پر تشدد کرتی ہے یا حکومت قانون توزیتی ہے تو کارکنان سمجھتے ہیں کہ ہر شخص دیکھے گا کہ یہ کس قدر غیر منصفانہ عمل ہے۔ یہ ماذل دکھاتا ہے کہ طاقت و رہیم ایسی متعدد ٹکنیکوں کا استعمال کر سکتے ہیں جو اشتعال کم کر دیں۔

۲۔ بیک فائز تجزیہ

اگر کوئی برداو اقتہ پیش آیا ہو، جیسے کہ جنسی ہر انسانی، غیر منصفانہ بر طرفی، ماحولیاتی تباہی، یا قتل عام، تو بیک فائز تجزیہ لوگوں کے مکملہ رڈ عمل کی جائیج کرنے کا طریقہ ہے۔

لوگ اکثر بڑے واقعات پر مضطرب، ناراض، تنفس، پریشان یا مغموم ہو کر رڈ عمل ظاہر کرتے ہیں۔^۱ میں زیادہ تر ”اشتعال“ (Outrage) کا لفظ استعمال کروں گا، لیکن دیگر کیفیات بھی اسی طرح متعلقہ ہو سکتی ہیں۔

بیک فائز کے تجزیے میں، توجہ تدابیر پر ہوتی ہے۔ تدابیر سے مراد اقدام ہیں؛ یہ وہ چیزیں ہیں جو لوگ کرتے ہیں۔ بیک فائز تجزیہ میں، اس بات کی وضاحت اہم نہیں کہ کوئی واقعہ کیوں و قوع پذیر ہوا۔

تدابیر کا جائزہ لیتے ہوئے، توجہ اس بات پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے کہ کس طرح اشتعال بڑھایا گھٹایا جائے۔ آپ بیک فائز تجزیہ کیوں کرنا چاہیں گے؟ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اور اب اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ اول، یہ کہ تجزیے کے ذریعے مجرموں کی استعمال کردہ تدابیر سے آگاہی مل سکتی ہے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں اور یوں اگلی بار بہتر طریقے سے تیار رہا جائے۔ دوم، یہ کہ بیک فائز تجزیہ اشتعال کا سبب بننے والے واقعات پر جدوجہد کے طریقوں کے بارے میں لوگوں میں آگاہی پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ سمجھ بوجھ فراہم کر سکتا ہے۔ سوم، یہ کہ بیک فائز تجزیہ مسائل سے متعلق عوام کے رڈ عمل ظاہر کرنے کے طریقے میں

^۱ بعض اوقات لوگوں کا رڈ عمل بے حصی یا یوسی سے قریب ہوتا ہے جو بڑائی کے مقابلے کے لیے زیادہ منفید نہیں ہوتا۔

تبدیلی لاسکتا ہے: یہ انھیں طیش دلا سکتا ہے یا ان کے عزم میں اضافہ کر سکتا ہے۔ جوں جوں وہ طاقت ور مجرموں کی استعمال کردہ تکنیکوں، خصوصاً ذارنے دھمکانے، پر دہ ڈالنے اور قدر گھٹانے، کے بارے میں جانیں گے، وہ جملے کا ہدف بننے والے کے بارے میں زیادہ ہمدرد ہوتے جاتے ہیں۔

اس باب میں، میں بیک فائز تجزیہ کرنے کے طریقہ کارے مختلق بتاؤں گا۔ اس نئمن میں پہلا موضوع معلومات اکٹھی کرنا ہے۔ میں تین مثالیں دوں گا کہ یہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ بعد ازاں، میں پر دہ ڈالنے، قدر گھٹانے، از سر نو تشریح کرنے، سرکاری چینیوں، اور دھمکیوں / انعامات کے ذمہوں کے تحت تدابیر کی درجہ بندی کا جائزہ لوں گا۔ آخر میں، میں بیک فائز اسٹوری لکھنے کے طریقوں پر بات کروں گا۔

معلومات کا حصول

بیک فائز تجزیہ انعام دینے کے لیے، آپ کو بہت سی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ معلومات کتب، مضمایں، بلاگز، اخزو یوز اور ذاتی مشاہدے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ فرض کیجیے کہ آپ ایک بڑے اجتماع پر استعمال کی گئی تدابیر کا تجزیہ کرنا چاہتے ہیں جہاں پولیس نے مظاہرین پر حملہ کیا اور انھیں گرفتار کیا۔ آپ خریں، بلاگز، تصاویر، اور اخزو یو کامواد، سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جس کے ذریعے معلومات مل سکے۔ اگر وہ اجتماع 1915ء میں ہوا تھا تو آپ کا مکمل انحصار محفوظ شدہ (آر کائیو) درست ایزیات پر ہو گا، کیونکہ وہاں موجود کوئی بھی شخص اب تک زندہ نہیں ہو گا۔ البتہ، ان کے پچھے یا پچھوں کی اولادیں شاید موجود ہوں جنہوں نے اس واقعے کی کہانیاں سن رکھی ہوں۔

اگر اجتماع حال ہی میں وقوع پذیر ہوا تھا تو آپ ان لوگوں سے بات کر سکتے ہیں جو وہاں موجود تھے۔ یہ ایک بڑا کام ہے۔ ایسے سیکڑوں، بلکہ ہزاروں لوگ ہو سکتے ہیں جو وہاں موجود رہے ہوں گے۔ اسی طرح، اگر وہ اجتماع بڑے پیمانے پر خبروں کی زینت بناتا ہو تو سیکڑوں میڈیا اسٹوریز یا سکپتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ ہر ممکن معلومات حاصل کریں۔ بس جس قدر کافی ہوں۔ میں اس بارے میں پھر بات کروں گا۔

اگر ممکن ہو تو آپ کو دونوں فریقوں سے معلومات حاصل کرنی چاہیے: مظاہرین سے بھی اور پولیس سے بھی۔ لہذا پولیس کی میڈیا ریلیز، پولیس کے بیان پر مشتمل خریں، پولیس کے نیوز لیزر تلاش کیجیے اور پولیس کا اخزو یو لینے کے امکان پر بھی غور کیجیے۔ مختلف نقطہ نظر سے معلومات کا حصول، استعمال کی گئی تدابیر کا زبردست اور اک فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف ذرائع کے استعمال سے، آپ کا تجزیہ زیادہ قابل اعتبار ہو گا۔

بعض اوقات متعدد پہلو ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سیاست دانوں اور میڈیا کے مبصرین کا لفظ نظر مظاہرین یا پولیس سے مختلف ہو۔ ذیل میں وہ تین مثالیں ہیں کہ میں نے ایک بیک فائز تجزیے کے لیے کس طرح معلومات انٹھی کی۔

مثال 1: روڈنی کنگ

3 مارچ 1991ء کو، لاس اینجلس پولیس نے روڈنی کنگ نامی ایک آدمی کو گرفتار کیا، جو نشے کی حالت میں گاڑی چلا رہا تھا اور اپنا تعاقب کرتی ہوئی پولیس سے بھاگ رہا تھا۔ گرفتاری کے دوران، پولیس نے کنگ کے خلاف ٹیزر(taser) کا استعمال کیا اور دھاتی ڈنڈے سے اُس پر درجنوں وار کیے۔ قربی اپارٹمنٹ میں ایک گواہ نے تشدید کے یہ مناظر ویدیو ٹیپ پر ریکارڈ کر لیے جنہیں بعد ازاں ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا، جس کے نتیجے میں پولیس کے خلاف بڑے پیمانے پر روڈ عمل سامنے آیا۔



روڈنی کنگ پر تشدید کی ویدیو سے ایک منظر

میں نے بیک فائز کی مثال کے طور پر کنگ کی مارپیٹ کے واقعہ کی تحقیق کا فیصلہ کیا۔ ایک نمایاں واقعہ ہونے کے باعث، میر اندازہ تھا کہ اشتغال میں کمی اور اضافے کے لیے تکنیکوں سے متعلق بہت سامواد دستیاب ہو گا۔ اور میں درست تھا۔ میں نے مارپیٹ سے متعلق دس کتابیں حاصل کیں، جن میں سے چند پولیس کی طرف دار تھیں، کچھ کنگ کی طرف دار اور بعض نے کوئی واضح موقف نہیں لیا تھا۔ چند ایجھے مضامین بھی موجود تھے۔ میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان واقعات کو نوٹ کرتا رہا جہاں ایسے طریقوں کا استعمال کیا گیا تھا جو اشتغال پر انداز ہو سکتے ہوں۔ مثال کے طور پر، میں نے ”خاموش رہنے سے متعلق پولیس کا ضابط“ پڑھا، جو ایک غیر تحریری اصول ہے کہ اہل کاراپنے ساتھی اہل کار کی جانب سے زیادتی کے بارے میں کبھی اطلاع نہیں دیتے۔ مجھے معلوم ہوا کہ گرفتاری کے وقت

20 پولیس اہل کار موجود تھے، لیکن کسی ایک نے کبھی کوئی مسئلہ روپورٹ نہیں کیا۔ یہ پر دہ پوشی کے اصول پر پورا ارتتا تھا۔ خاموش رہنے سے متعلق پولیس کے خابطے سے مراد یہ ہے کہ 20 پولیس اہل کاروں میں سے کوئی بھی اپنا مشاہدہ بیان نہیں کرے گا، خواہ ان کے نزدیک یہ مارپیٹ انتہائی ناگوار ہی کیوں نہ رہی ہو۔

اس حوالے سے شائع شدہ مواد کی بہتائی ہونے کے باعث، میں نے انڑو یونہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ آخر، صحافی اور تقدیش کار تمام اہم افراد کے انڈو یوپیلے ہی کرچکے تھے، جن میں چند انڈو یوز خاصی گھرائی میں کیے گئے تھے، تو میں ان کے بیان کردہ واقعات پر انحصار کر سکتا تھا۔ بعض اوقات مختلف ذرائع کے بیان میں معمولی اختلافات تھے، لہذا ایسا کوئی پہلو سامنے آنے کی صورت میں مجھے ہی فیصلہ کرنا پڑا کہ کیا کہا جائے۔²

مثال 2: ٹیڈی اسٹیل کی برطرفی

2001ء میں، بایولوچی کے ایک مستقل ایسوی ایٹ پروفیسر، ٹیڈ اسٹیل کو یونیورسٹی آف وولونگونگ (Wollongong) سے برطرف کر دیا گیا، جہاں میں بھی کام کرتا ہوں۔ اسٹیل ”سوفت مارکنگ“، یعنی بعض طلباء کو ان کے حقیقی گرید سے زیادہ گرید دینے کے بارے میں میڈیا پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ وائس چانسلر نے، تنبیہ کے بغیر، اسٹیل کو فارغ کر دیا۔ اس واقعے نے میڈیا کی بھرپور توجہ حاصل کر لی اور اظہار رائے کی آزادی کے اصول کے تحت اسٹیل کا دفاع کیا جانے لگا۔ اس برطرفی کے نتیجے میں یونیورسٹی کو ایک طویل عرصے کے لیے انتہائی بڑی سماکھ کا سامنا کرنا پڑا: یہ فیصلہ یک فائز کر گیا۔

عموماً میں ایسے واقعات کا تجزیہ کرنے کو ترجیح نہیں دیتا جہاں میں بذاتِ خود شامل ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ اگر کوئی تیرا فریق اس کا تجزیہ کرے، کیونکہ وہ زیادہ متوازن طریقے سے اس واقعے کا جائزہ لے سکتے ہیں اور خود مختار ہونے کے ناتے ان کی بات زیادہ معبر ہوگی۔ لیکن برطرفی سے متعلق بھرپور کوتھ اور بعد ازاں عدالتی کارروائی کی باوجود کسی نے گھرائی میں جا کر اس کا تجزیہ نہیں کیا، چنانچہ میں نے اس واقعے سے متعلق ایک مضمون لکھنے کا فیصلہ کیا، تاکہ بایلو جیکل سائز کے شعبے کا دفاع کیا جاسکے، جو اسٹیل کے الزامات اور ان کی برطرفی پر ہونے والے ہنگامے کے بیچ پھنس گیا تھا۔

² برائی مارن، ”کریکل کرینا لوچی، جلد 13، نمبر 2، 2005ء، ص 307-326

میں نے انٹرویونہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ان واقعات کے بارے میں خاص اشائع شدہ مواد پہلے ہی موجود تھا۔ یونیورسٹی میں تدریس سے وابستہ ہونے کے باعث، مجھے ایک فائدہ یہ حاصل تھا کہ گر ششہ سالوں کے دوران اسٹیل اور دیگر کے درمیان، خصوصاً اسٹیل کی جانب سے یونیورسٹی کی انتظامیہ کو چینچ کیے جانے سے متعلق، اسی میل پر ہونے والی مراسلت تک رسائی حاصل تھی۔ نیز، میں نے پورے آٹھ میلیا کے تعلیمی حلتے کا احاطہ کرنے والی، قوی تاثیلی تعلیمی یونین(National Tertiary Education Union) کی مقامی شاخ میں منعقدہ ایک اہم اجلاس میں شرکت بھی کی تھی جہاں اسٹیل کی حمایت کا موضوع زیر بحث آیا تھا۔ (بایلووجیکل سائنسز میں اسٹیل کے بہت سے رفقاء کار اس کی حمایت کرنا نہیں چاہتے تھے۔) جب بر طرفی سے متعلق ایک اخبار میں میر اخظ شائع ہوا تو بہت سے لوگوں نے مجھ سے اس کیس کے بارے میں بات کی، اور میں نے ان میں سے متعدد لوگوں سے معلومات حاصل کی۔ میں ہمیشہ دعووں کی تصدیق ایک سے زائد فرد سے کرتا ہوں۔

میں نے اپنے مضمون کا مسودہ لکھنے کے بعد، اسے تمام کلیدی فریقوں، بشوں اسٹیل، وائس چانسلر، بایلووجیکل سائنسز کے اراکین اور یونین کے اہل کاروں کو پہنچا۔ اُن میں سے محض چند نے جواب دیا؛ جن کی رائے کی روشنی میں، میں نے چند نکات میں تبدیلی کی۔ چونکہ معاملہ حال کا تھا، اس لیے مجھے اپنی بات سے متعلق اضافی محتاط ہونے کی ضرورت تھی۔³

مثال 3: غزہ فریڈم فلوٹیلا، 2010ء

مئی 2010ء میں، چھ بھری چہازوں کا بیڑا اسرائیلی حکومت کی رکاوٹوں کو چینچ کرتے ہوئے غزہ میں انسانی امداد پہنچانے کے لیے روانہ ہوا۔ اسرائیلی کمانڈوز نے فلوٹیلا پر حملہ کرتے ہوئے نو مسافروں کو قتل کر دیا اور باقیوں کو حرast میں لے لیا۔ بہت سے لوگ، بشوں چند کمانڈوز زخمی ہوئے۔ فلوٹیلا پر حملے نے دنیا بھر میں خبروں میں جگہ بنائی اور اسرائیلی حکومت کے تعلقات عامہ کے لیے بڑی تباہی ثابت ہوا۔

زیادہ تر تبروں کا موضوع یہ تھا کہ کیا ہو اور کیا یہ منصفانہ تھا۔ میں نے اشتغال میں کمی کی غرض سے اسرائیلی حکومت کی جانب سے استعمال کی گئی تدابیر کو نمایاں کرنے کے لیے ایک مختصر بیک فائر تجویز لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس واقعہ کی میڈیا کورٹ بہت تفصیل سے ہوئی تھی جس پر انحصار کیا جاسکتا تھا، پھر بیڑے کے اراکین کی جانب سے آن لائن مواد بھی موجود تھا۔

³ برائی مارٹن، ”ورک پیس: اے جرٹل فار اکیڈمک لیبر، جلد 6، نمبر 2، جون، Boomerangs of academic freedom”

- <http://www.bmartin.cc/pubs/05workplace.html>, 2005

میں نے وہ سب پڑھنے کی کوشش نہیں کی کہ اس میں کافی وقت لگ جاتا، اور میں اسے مہینوں کی بجائے ہفتوں میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسرائیلی ذرائع اور فلوجیلا کے ارکین سے مزید معلومات حاصل کرتا تو بلاشبہ میرا تجزیہ بہتر ہو سکتا تھا۔ البته، میرا مقصد ایک مختصر اور فوری تجزیہ تھا جس کے لیے ضرورت سے زیادہ معلومات پہلے ہی دستیاب تھیں۔⁴



معلومات اور اس کا معیار

بیک فائر تجزیہ کرنے کے لیے، آپ کو موقع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں معلومات درکار ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اگر کیس ہائی پروفائل ہو، جیسے روڈ فلٹنگ پر تشدید یا فلوجیلا پر حملے کا معاملہ، تو عمومی معلومات بہت زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر صورتوں میں، مثلاً کسی مقامی کارکن کی گرفتاری سے متعلق، ہو سکتا ہے کہ خاطر خواہ معلومات دستیاب نہ ہوں، جب تک آپ خود اس میں ملوث لوگوں سے بات نہ کریں۔ اور ہو سکتا ہے کہ پولیس آپ سے بات کرنے یا آپ کو کوئی معلومات فراہم کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔

حتیٰ کہ اگر آپ کچھ معلومات حاصل کر بھی لیں تو آپ کو اس کا معیار جانچنا ہو گا۔ لوگ آپ سے جھوٹ بولیں گے، اہم معلومات چھپائیں گے اور بعض اوقات رائے ذہنی سے باز رکھنے کے لیے حوصلہ ملکن کی کوشش بھی کریں گے، جیسے

⁴ برائے مارٹن، "Truthout: 'Flotilla tactics: how an Israeli attack backfired,'" 27 جولائی 2010ء۔

ہنک عزت کا دعویٰ کرنے کی دھمکی دیں گے۔ وہ من گھرست کہا نیاں بھی بناسکتے ہیں جو معاملات کو گلڈ مڈ اور توڑ مرور کر پیش کریں۔ لہذا جب آپ معلومات اٹھی کریں تو آپ کو ایک محقق یا تحقیقی صحفی جسی عموی اختیار لینے ہوں گی: ثبوت کے معیار کا جائزہ لیجئے، ذرائع کی ساکھ کو پر کھیے اور مختلف آزادانہ ذرائع سے معلومات حاصل کیجئے۔ جوں جوں آپ کڑی سے کڑی ملانا شروع کریں گے، ہو سکتا ہے آپ چند مسائل کی مزید کھون لگانا چاہیں، خصوصاً پردو پوشی اور دھمکیوں جیسے معاملات، جہاں دھوکا دہی اور غلط بیانی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

جانبِ داری

آپ کو ناقابل یقین حد تک مضبوط موقف کے پر جوش اظہار کے لیے تیار رہنا ہو گا، جو بعض اوقات بیوادی نکات سے متصادم بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، 1994ء میں روانڈا کی نسل کشی کو عموماً ہوتا تھا، قوم کی جانب سے تو تھا، قوم کے قتل عام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ البتہ، بہت سے 'معتدل' ہوتے بھی مارے گئے تھے: یہ قتل عام محض نسلی بینیاد پر نہیں تھا: اس میں سیاست بھی شامل تھی۔ پھر تو تھا، قوم کی روانڈا بیٹریائک فرنٹ کی جانب سے قتل عام کی پیچیدگی بھی ہے۔ RPF کے بعض حمایتی تو تیسوں کی جانب سے قتل عام کے کسی بھی اشارے سے بہت مضطرب ہو جاتے ہیں۔



مراہبی اسکول کا ایک کمرہ کھوپڑوں سے بھرا ہوا ہے جن پر قاتلوں کے لگائے ہوئے گہرے زخم نمایاں ہیں۔

اس قسم کے اختلافات کا مطلب یہ ہے کہ بیک فائز تجزیہ غیر جانب دار نہیں رہ سکتا۔ آپ نسل کشی کے دوران روانڈا کی حکومت کے استعمال کردہ طریقوں پر توجہ دے سکتے ہیں جنہوں نے اشتغال میں کمی کی، یا آپ RPF کے اراکین کی جانب سے سفاکیت کے مظاہرے پر اشتغال میں کمی کے لیے RPF کے استعمال کردہ طریقوں کا جائزہ لینے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یا آپ دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ دونوں بھی کریں تو اس کا انجام ایک غیر متوازن تجزیہ کی صورت میں نکل سکتا ہے، کیونکہ ایک فریق کے اقدامات سے زیادہ دوسرے فریق کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب ہوگی، یا ایک فریق کی سفاکیت دوسرے کے مقابلے میں نمایاں حد تک شدید ہوگی۔



ہند چین جنگ کے دوران 1968ء میں می لائی قتل عام، امریکی افواج نے می لائی کے قبیلے میں سیکڑوں و بیتا میوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ ایک سال تک پرده پوشی کے بعد، اس قتل عام کے نتیجے میں بالآخر بڑے پیمانے پر امریکی حکومت اور اس کی جنگی پالیسی کے خلاف عوامی رہ عمل سامنے آیا۔

9/11 کے حملوں کا تجزیہ بھی بیک فائز کے طریقے کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ القاعدہ کے دہشت گروں نے اشتغال میں کمی کے لیے بہت معمولی کوشش کی۔ انہوں نے کھلے عام حملہ کیا: ان کی کارروائی سے متعلق پرده پوشی برائے نام تھی، اگرچہ اس کی ذمہ داری لینے سے متعلق کچھ پیش کی گئی۔ القاعدہ کے پاس متأثرین کی قدر گھٹانے کی صلاحیت بہت کم تھی اور سرکاری چینی استعمال کرنے کا امکان مشکل تھا۔ 11/9 کے بعد، القاعدہ کے پاس مزید دھمکیوں کی صلاحیت بھی بہت کم رہ گئی۔ دوسری طرف، 9/11 کے پچھتوں بعد، اکتوبر 2001ء میں انتقامی کارروائی شروع کرتے ہوئے افغانستان میں بمباری کی گئی جس میں ہزاروں شہری مارے گئے لیکن مغرب میں اس واقعہ پر

⁵ بھی کام میں نے ”Managing outrage over genocide: case study Rwanda“، گلوبل چینچ، پیس اینڈ سکیورٹی، جلد 21، نمبر 3، 2009ء، ص 275-290 میں کیا۔

9/11 کے مقابلے میں بہت کوئی اشتعال دیکھنے میں آیا۔⁶ جب آپ یہ فائز تجزیہ کرتے ہیں تو آپ ایک فیصلہ لیتے ہیں: 9/11 کو دیکھا جائے، افغانستان پر بمباری دیکھا جائے۔ یا پچھے اور۔

طریقوں کی درجہ بندی

اشتعال گھٹانے کے لیے ممکنہ طریقوں کی درجہ بندی کے لیے پانچ طریقے۔ پر دہ پوشی، قدر گھٹانا، نئی تشریح کرنا، سرکاری چینل اور دھمکیاں / انعامات۔ ایک موزوں راستہ ہے۔ یہ پانچ طریقے کوئی مقدس اصول نہیں: یہ بعض اوقات ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور انھیں ذیلی طریقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ان کے درمیان فرق جانے کے لیے غور و فکر مفید ہو سکتا ہے۔



27 دسمبر 2009ء کو افغانستان کے صوبے کنار کے ضلع نارنگ میں مغربی فوجی دستتوں کے ساتھ لڑائی میں کم از 10 افغانی شہرے مارے گئے، جن میں آٹھ اسکول طلباء بھی شامل تھے۔

⁶ بریٹن ریڈیک، ”The bombing of Afghanistan: the convergence of media and political power to reduce outrage“، Revest de Paz y Conflictos، نومبر 2012ء، صفحہ 5-19۔

پر دہ پوشی سے مراد ایسی ہر جیز ہے جو لوگوں کو کسی واقعے کے وقوع پذیر ہونے سے متعلق جاننے سے روکے۔ اسے چھپانا یا بھیں بدلا بھی کہ سکتے ہیں۔

پر دہ پوشی اکثر غیظ و غصب سے بچنے کا موثر ترین طریقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو قتل کے بارے میں علم ہی نہیں ہو گا تو کوئی بھی فکر مند نہیں ہو گا۔ بہت سے مظالم میں، پر دہ پوشی کا طریقہ کار سب سے پہلے استعمال کیا جاسکتا ہے، اور وہ اتنا موثر ثابت ہو سکتا ہے کہ کسی اور طریقے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ البتہ، اگر پر دہ پوشی ناکام ہو جائے تو حملہ آور دیگر تکنیکوں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

پر دہ پوشی اپنے حاضرین کے مطابق ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے کہ صحافیوں کو سیاسی کرپشن کے بارے میں معلوم ہو لیکن اگر ذراائع ابلاغ اس خبر کو رپورٹ نہ کریں تو عوام الناس کے لیے اس کرپشن پر پر دہ پڑا رہے گا۔

سنر شپ اور پر دہ پوشی بالکل ایک جیسے نہیں: سنر شپ سے مراد عموماً کسی قانون یا پالیسی کے ذریعے معلومات یا کسی دوسری جیز تک رسائی کو مسلسل روکنا ہے (اگرچہ بعض اوقات سنر شپ خفیہ ہوتی ہے: سنر شپ کی موجودگی پر پر دہ ڈالا جاتا ہے)۔ پر دہ پوشی سنر شپ کے علاوہ دیگر ذراائع سے ہو سکتی ہے۔

مثلاً، پولیس تشدد کے کئی واقعات پولیس کے علم میں نہیں آتے۔⁷ اس واقعے میں ملوث پولیس اہل کار شاید دیگر پولیس والوں کے علاوہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتاتے، اور کامل رازداری برقرار رکھتے ہیں۔ تشدد کا شکار افراد شرمندگی یا پولیس کی جانب سے مزید ہر اسانی یا حملوں کے خوف سے کسی کو کچھ نہیں بتاتے (یہ دھمکی کی تدبیر ہے)۔ جب صحافیوں کو تشدد کا علم ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسے رپورٹ نہ کریں کیونکہ وہ پولیس کے نقطہ نظر کے حامی ہوں (یہ نقطہ نظر اور نتیجہ تحریک کی تدبیر ہے)۔ پولیس تشدد کی کوئی باقاعدہ سنر شپ نہیں ہوتی لیکن اس سے متعلق معلومات محدود رہتی ہے۔ یہ حقیقت پر دہ پوشی کی قسم ہے: یہ مختلف طریقوں کے امتحان کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔

⁷ رجیانی لارنس، *The Politics of Force: Media and the Construction of Police Brutality*، (بارکلے: یونیورسٹی آف کالیفورنیا پرنس، 2000ء)، چارلس جے او گلیٹری، جونیز، میری پرس، ایمی اسمیت، اور ولیم ٹیلے، جونیز؛ کریسل جسٹس انسٹیوٹو، ہارڈلے اسکول فارڈی نیشنل ایوس ایشن فارڈی ایڈو نسٹ آف کلڈ پیپل، *Beyond the Rodney King Story: An investigation of Police Misconduct in Minority Communities* (بوسٹن: نارتھ ایمپریشن پرنورٹی پریس، 1995ء)۔

قدر گھٹانے سے مراد کسی فرد، گروہ یا شے کا مقام کم کرنا یا اس کے بارے میں رائے خراب کرنا ہے۔ نسل پرستی یا جنپ پرستی جیسے تعصبات قدر گھٹانے ہی کی اقسام ہیں، جن کی جزوں بعض اوقات ثابت میں پیوست ہوتی ہیں۔ تدر گھٹانا بھی ایک فعل عمل ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر کسی فرد پر محرف، مجرم یا دہشت گرد کا لیبل چسپا کرنا۔ کسی کی تدر گھٹانے کا ایک طریقہ اس کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والی معلومات پھیلانا بھی ہو سکتا ہے، جیسے اسے کسی ناپسندیدہ تنظیم کا رکن قرار دے دیا جائے۔

قدر گھٹانے کا مقصد ہدف کو نااہل بنانکر پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ اُس کے ساتھ جو کچھ بھی کیا گیا ہو، وہ برآئے گے۔ بعض لوگ سوچتے ہیں کہ دہشت گرد پر تشدد کرنے یا اسے قید کرنے میں کوئی برائی نہیں، لہذا مخالف کو دہشت گرد قرار دینا موثر تر ہوتا ہے، خواہ انھیں مظاہرین یا ماحولیاتی کارکن کے طور پر زیادہ بہتر طریقے سے بیان کیا جاسکتا ہو۔

قدر گھٹانے کی تکنیک بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایسی صورتوں میں بھی جہاں بیک فائز کا مکان نہیں ہوتا۔ بیرون گار افراد کو کاہل کہا جاتا ہے اور زیادتی کا شکار بننے والی خواتین کو اخلاق باختہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ متاثرین ہی کو الزام دینے کی مثالیں ہیں۔⁸ مظاہرین کو باغی، کرانے کا جھوم، شورش پسند، مجرم یا دہشت گرد کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

ترشیخ نو سے مراد انسانی کو مختلف انداز سے بیان کرنا ہے، تاکہ وہ بری نظر نہ آئے یا سرے سے نا انسانی ہی محوس نہ ہو۔ ایسا کرنے کے کئی طریقے ہیں، اس لیے مختلف درجہ بندیاں استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے: جھوٹ، تخفیف، الزام تراشی اور نقطہ نظر۔

جھوٹ لوگوں کو گمراہ کرنے کا براور است طریقہ ہے۔ ایک مشہور جھوٹ 2003ء میں عراق پر حملے سے پہلے محض ایک دعویٰ تھا کہ اس بات کے مضبوط شواہد موجود ہیں کہ صدام حسین کے پاس ایسی چھیار ہیں اور اس کا القاعدہ سے تعلق ہے۔

اکثر جھوٹ اور پرده پوشی کے درمیان ایک قریبی تعلق ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا جائے تو وہ پرده پوشی کا حصہ ہو سکتی ہے۔ صدام حسین کے بارے میں امریکی حکومت کے جھوٹ میں بعض معلومات، جیسے کہ

⁸ متاثر یا مظلوم پر الزام تراشی کی ایک طویل داستان ہے۔ اس بارے میں کالائیکی مواد کے لیے ملاحظہ کیجیے ویلم رائٹ، *Victim* (نیویارک: نیچ، 1972ء)۔

انٹیجنس رپورٹ کی پرده پوشی موجود تھی۔ جھوٹ تشریح نو کام کرتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ حملے کی مخالفت کر رہے تھے اور امریکی حکومت کے بیان کردہ جواز پر اعتراض کر رہے تھے۔



ابو غریب کی ایک تصویر

صف صاف کہا جائے تو کوئی شخص جھوٹ صرف تب بولتا ہے جب وہ دانستہ طور پر دوسروں کو دھوکا دینے سے باخبر ہو۔ جھوٹ کی دو بنیادی اقسام ہیں: ایک یہ کہ حق سے پرده اٹھایا جائے، بعض اوقات اسے نادانستہ جھوٹ بولنا بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غلط بیانی ہے۔ جب کسی کو اس بات پر قائل کر لیا جائے کہ ہماری بات جھوٹ نہیں، بلکہ حق ہے، خواہ باقی سب اسے غلط سمجھتے ہوں۔ جب صدر جارج ڈبلیو بوش نے صدام حسین کے پاس ایسی ہتھیاروں کی موجودگی اور القاعدہ کے ساتھ تعلقات کا دعویٰ کیا تو کیا انھیں واقعی اپنی بات پر بھروسا تھا؟ یقین سے کہنا مشکل ہے۔ البتہ، تم ایک درجہ بندی کرتے ہوئے، ایسی غلط بیانی تشریح نو کے ذمہ میں آتی ہے۔

تخیف کا مطلب یہ ہے کہ چیزیں اتنی بڑی نہیں جتنی آپ کو لوگ رہی ہیں۔ مثال کے طور پر، دیلی میں سیکڑوں افراد کے قتل عام کے بعد، انڈونیشیا کے سرکاری اہل کاروں نے کہا کہ 19 لوگ بلاک ہوئے ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے تعداد بڑھا کر 50 کرداری۔ جب کہ آزاد انکوائری کے مطابق، حقیقی تعداد 271 تھی۔

بعض اوقات تخفیف بھی جھوٹ کی ایک قسم ہوتی ہے، جو حملہ آور کی مرضی سے سچ کو توڑ مر دڑ کر کسی دوسراے انداز میں پیش کرتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی طرح، تخفیف بھی پر دہ پوشی سے مختلف ہے۔ اندونیشیائی حکومت نے ابتداء میں دیلی کے قتل عام سے متعلق کسی بھی معلومات کو یہ ورنی دنیا تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی: اُس نے اس پر پر دہ دالنا چاہا۔ 19 ہلاکتوں سے متعلق اس کا دعویٰ قتل عام ہونے دعووں کے بعد سامنے آیا، اور اسی لیے یہ تشریح نوکے درجے میں آتا ہے۔

تخفیف کی ایک اور قسم یہ ہے کہ تشدد کی تکنیک بیان کرتے ہوئے کہا جائے کہ یہ اتنی زیادہ بُری نہیں ہے۔ تبھرہ کرنے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیند سے جگائے رکھنا در حقیقت کچھ زیادہ تکلیف دہ یا نقصان دہ نہیں ہے۔

ازام تراشی یہ کہنا ہے کہ کسی اور نے ایسا کیا تھا کیا کسی اور کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ حملہ آور اکثر متاثرین پر الزام لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب پولیس مظاہرین پر تشدد کرتی ہے تو پولیس کی جانب سے یہ الزام لگایا جاسکتا ہے کہ مظاہرین نے اُن پر حملہ کیا تھا۔ یہ قدر گھٹانے کی تدبیر کے ساتھ مر بوط ہے۔

اگر کسی نافضانی کے خلاف لوگوں کی بڑی تعداد غیزو و غضب میں ہو تو ایک مختلف قسم کی الزام تراشی کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہوتا ہے، وہ دوسرے ملوث لوگوں پر الزام لگا سکتے ہیں۔ 1991ء میں روڈنی لنگ پر تشدد کی ویڈیو تو ٹیلی ویژن پر نشر ہونے کے بعد، لاس اینجلس پولیس کے چیف ڈائریکٹر میں نے گرفتاری کرنے والے پولیس اہل کاروں پر الزام لگایا۔ اُن میں سے بعض پولیس والوں نے گھٹیں کو الزام دیا۔

عموماً طاقت و رخصیات کے لیے بھلی سطح کے لوگوں پر الزام لگانا آسان ہوتا ہے۔ 2004ء میں جب عراق کی ابو غریب جیل میں قیدیوں پر تشدد کی بات منظر عام پر آئی تو امریکی حکومت نے قید خانے کے اہل کاروں پر ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ کسی سینئر امریکی عہدے دار پر فردی جرم عائد نہیں کی گئی، اگرچہ یہ بات زیر بحث لاپتہ جا سکتی تھی کہ وہ تشدد کی اجازت دینے یا حوصلہ افزائی کرنے والی پالیسیوں کے ذمہ دار ہیں۔

نقٹہ نظر دنیا کی جانب دیکھنے کا ایک انداز ہے۔ تصور کیجیے کہ آپ ایک گھر کے باہر کھڑے ہوں اور ایک چھوٹی سی کھڑکی سے جہاں کر رہے ہوں۔ آپ کو دکھائی دینے والا منظر کھڑکی پر مخصر ہے: آپ کھڑکی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر کوئی دوسرے اُسی گھر میں کسی دوسری کھڑکی سے جہاں کے تو ان سے ایک مختلف نظارہ دکھائی دے گا، کیونکہ وہ

مختلف سمتوں میں، مختلف کروں میں جھانک رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی کھڑکی میں ایسا شیشہ لگا ہو جو نظارے کو مختلف رنگ میں یا توڑ مر وڑ کر پیش کرتا ہو۔

نقٹہ نظر کا عمل اس وقت و قوع پذیر ہوتا ہے جب مختلف لوگ ایک ہی چیز کو، جیسی کسی گھر کو، مختلف نظریاً زاویے سے دیکھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نقٹہ نظر ہی درست ہے۔

ایک اجتماعی مظاہرے کا تصور کیجیے۔ مظاہرین کے نزدیک وہ اپنے نقٹہ نظر کا اظہار کر رہے ہیں اور آزادی تقریر کے حق کا استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف، حکومتی رہنمایا احتجاج کرنے والوں کو معاشرتی ظلم و ضبط اور پالیسی سازی کی حیثیت سے حکومت کی حیثیت کے لیے خطرے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مظاہرین شرکت اور آزادی تقریر کا نقٹہ نظر استعمال کرتے ہیں، جبکہ حکومت معاشرتی ظلم و ضبط اور سماجی کنشوں کا نقٹہ نظر استعمال کرتی ہے۔

جب پولیس کسی مظاہرہ کرنے والے پر حملہ کرتی ہے تو مظاہرین کی نظر میں وہ عمل پولیس تشدد ہوتا ہے۔ پولیس اسے بالکل مختلف نظر سے دیکھتی ہے: وہ امن و امان کو لا حق خطرات اور قانون کی خلاف ورزی روکنے کے لیے اپنا فرض انجام دے رہے ہیں، اور طریقہ کار پر عمل کر رہے ہیں۔

فرینگ بے حد مضبوط ہوتی ہے اور یہ بیان کرنے میں مدد کرتی ہے کہ لوگ کسی بات پر کیوں یقین کرتے ہیں اور کوئی عمل کیوں کرتے ہیں۔ کارکنان بعض اوقات فرض کر لیتے ہیں کہ پولیس یا سیاست دان خشک مزان، بد عنوان اور بُرے ہیں کیونکہ ”وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کر سکتے کہ ان کا عمل درست ہے۔“ مشکل یہ ہے کہ وہ درحقیقت ان کی بات پر یقین بھی کر سکتے تھے، اور ہو سکتا ہے کہ کرتے ہی ہوں، کیونکہ وہ چیزوں کو مختلف نقٹہ نظر سے دیکھتے ہیں۔

جب سیاست دان خود کو درست سمجھنا شروع کر دیں۔ کیونکہ ان کے پاس اندر کی معلومات ہو اور وہ یہ مانتے ہوں کہ ان کے دل میں ملک کا ہتھ مفاد ہے۔ تو وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ معاشرے کو ختروں سے بچانا ان کی ذمہ داری ہے۔ مظاہرین کو خطرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لہذا سیاست دانوں کے نزدیک مظاہرین کو کڑی مگر انی میں رکھنا، جابرانہ قوانین منظور کرنا اور پولیس کی بھرپور طاقت کا استعمال کرنا جائز بن جاتا ہے۔ ان کے نقٹہ نظر سے، جو ش بولنا بھی جائز ہے کیونکہ وہ سچے مفاد میں ہے، مظاہرین کی تدریگ گھٹانا سچ بولنے جیسا ہے اور ڈرانا دھمکانا بھی درست ہے کیونکہ مظاہرین کو خطرناک دشمن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

مخلصانہ عقیدے پر مبنی نقطہ نظر یا فریمنگ وہ واحد تشریح کوئی ممکنیک ہے جسے جائز سمجھا جاسکتا ہے۔ آخر لوگوں کو ان کے پسند کے مطابق عقیدہ رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے، خواہ وہ دنیا کے حوالے سے مخفی شدہ نقطہ نظر ہی کیوں نہ رکھیں۔ عقیدہ رکھنا درست ہے، لیکن مسائل تب کھڑے ہوتے ہیں جب آپ دوسروں پر کوئی عقیدہ تھوپنے یا اس کی فروع کی کوشش کرتے ہوئے جھوٹ اور دھمکیوں جیسی ممکنیوں کا استعمال کرتے ہیں۔



1984ء میں، بھارت میں ایک کمیکل پلانٹ میں رساۓ کے باعث ہزاروں لوگ مارے گئے اور سیکڑوں زخمی ہوئے۔ پلانٹ کی مالک، امریکی کمپنی یونین کاربائڈ (Union Carbide) نے عوامی اشتغال کو کم کرنے کے لیے متعدد ممکنیوں کا استعمال کیا۔ سرکاری چینیوں میں شکایات کے اندر اس کے طریقے، ماہرین کے پیش، سیاست دانوں سے اپیل، مختسب، سرکاری تقاضی، اور عدالتیں شامل ہیں۔ سرکاری چینیوں کو سماں طریقہ کار بھی کہا جاسکتا ہے۔ سرکاری چینی وہ طریقہ کار ہیں جو عدل و انصاف یا چفراءہم کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

بعض موقع پر، سرکاری چینی اپنام طلبہ کام کرتے بھی ہیں۔ فتح جیسے جرم کا ارتکاب کرنے والے فرد کو گرفتار کیا جاتا ہے، مقدمہ چلا جاتا ہے، اور سزا ہو جاتی ہے۔ انصاف ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

البتہ، جب حکومت، طاقت و رادار یا فوج کوئی جرم کرتی ہے تو سرکاری چینل اپنا کام ٹھیک سے انجمان نہیں دے سکتے: وہ صرف انصاف کا دکھاوا کر سکتے ہیں۔ انصاف نہ بھی ہو تو اشتعال ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ پیشتر لوگوں کو لگتا ہے کہ سرکاری چینلوں نے انصاف فراہم کیا ہے۔

اشتعال کم کرنے میں سرکاری چینلوں کا کردار بیک فائز مائل کی انتہائی خلافِ موقع خصوصیت ہے۔ کارکن اکثر حکومت سے کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں: وہ غربت یا قید خانوں میں تشدد کے لیے اکواڑی کی مانگ کرتے ہیں۔ وہ عدالتی مقدموں کا آغاز کر سکتے ہیں، مثال کے طور پر پولیس تشدد یا اسٹینی طاقت کے خلاف مقدمات۔

بعض اوقات سرکاری چینلوں کا استعمال اچھا راستہ ہوتا ہے۔ بیک فائز مائل یہ نہیں کہتا کہ انھیں کبھی استعمال ہی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بس اتنا کہتا ہے کہ سرکاری چینل نا انسانی کے خلاف اشتعال کم کرنے کا کام کرتے ہیں، جس کی بڑی وجہ پیشتر لوگوں کا یہ یقین ہے کہ اگر کوئی سرکاری ادارہ کسی مسئلے سے نمٹ رہا ہے تو انھیں بذاتِ خود اس حوالے سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

سرکاری چینل کبھی مختلف طریقوں سے اشتعال کو دباتے ہیں۔

- وہ سرت رو ہوتے ہیں۔ اکواڑی اور عدالتی مقدمات میں ہمیں، بلکہ برسوں لگ سکتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران، لوگوں کا ابتدائی جوش و خروش خمنہ اپڑ سکتا ہے، اور دیگر مسائل ابھر سکتے ہیں، جن سے توجہ دوسری طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

- وہ ضابط کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔ ان میں تمام قسم کے تفصیلی اصول، قواعد و ضوابط اور کسی کارروائیاں شامل ہوتی ہیں۔ عدالتی مقدمات میں، گواہی کے اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کا اکثر مطلب یہ ہوتا ہے کہ تکنیکی معاملات۔ طریقہ کارکی بارکیوں۔ پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور بیشادی نا انسانی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

- وہ ماہرین پر احتمال کرتے ہیں۔ شکایات درج کروانے کے طریقوں، حکومتی اکواڑیوں، ماہرین کے پیش اور عدالتی مقدمات کا استعمال کرتے ہوئے موثر طور پر کارروائی کے لیے ڈھیر ساری معلومات اور تجربہ درکار ہوتا ہے۔ یعنی لوگوں کی بڑی تعداد یوں نبہی باہر ہو جاتی ہے یاد چیزیں کھو دیتی ہے۔ سرکاری چینلوں میں عوای شمولیت کم ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی مہم کو چند ماہرین کے درمیان کھینچتا تھا میں بدلنے کا اچھا طریقہ ہیں۔

جب طاقت ور مجرم سرکاری چینل سے رجوع کرتے ہیں یا سرکاری چینل تشکیل دیتے ہیں، جیسے کہ قتل عام پر انکو ائری شروع کروانے کا معاملہ ہو، تو وہ درحقیقت اس مسئلے کو عوامی میدان سے نکال کر ایک مختلف میدان میں منتقل کر رہے ہوتے ہیں: یعنی قانون یا یورو کریکی کا میدان۔ ہم چلانے والوں کو اس پہلو سے خبردار ہنچا ہے۔

طاقت ور مجرم ایسے سرکاری چینلوں کو ترجیح دیتے ہیں جن پر وہ اثر انداز ہو سکتے ہوں یا انھیں کنٹرول کر سکیں۔ وہ آزادانہ انکو ائری کی بجائے داخلی انکو ائری کو ترجیح دیتے ہیں: مثلاً پولیس تشدید کے واقعے پر ایک آزادانہ انکو ائری کی بجائے، وہ چاہیں گے کہ پولیس ہی اس معاملے کی تقاضی کرے۔ وہ کلے عام انکو ائری کی بجائے بند انکو ائری کو ترجیح دیتے ہیں: وہ چاہیں گے کہ عدالت عام لگانے کی بجائے عدالتون کو صحافیوں کے لیے بند کر دیا جائے۔ مثال کے طور پر وہ ضابطہ کار (terms of reference)۔ یعنی انکو ائری کے دائرہ کار میں آنے والے موضوعات۔ ایسے تشکیل دیتے کی کوشش کریں گے جو محدود ہوں تاکہ ممکنہ اثرات بھی کم سے کم ہوں۔

مشکل یہ ہے کہ محدود ضابطہ کار کے تحت بند اندر و فوجی انکو ائری کی کوئی خاص ساکھ نہیں ہوتی۔ لہذا بعض اوقات حکومتیں کھلی، آزادانہ، و سیچ انکو ائریاں تشکیل دیتی ہیں اور بہتری کی امید کرتی ہیں۔

چند شاذ و نادر واقعات ایسے بھی ہیں جب کوئی انکو ائری ہی کسی مہم کی صورت بن گئی۔ 1990ء کی دہائی کے وسط میں، نیو ساٹھ و میز کی آسٹریلیوی ریاست میں، پولیس پر ایک شاہی کمیشن تھا۔ کمیشن نے مقدمات کی عوامی ساعت کا انعقاد کیا جسے خروں میں بڑی جگہ ملی۔ اس سے زیادہ ڈرامائی پہلو یہ کہ چند بد عنوان پولیس اہل کار مجرم بن گئے اور سودوں کے ویڈیو ثبوت اکٹھے کرنے لگے۔ ٹیلی ویژن پر نشریات کے بعد، حکومت کے لیے سنجیدہ اصلاحات سے گریز کرنا ناممکن ہو گیا۔⁹

البتہ، ایسے ہر مہم ساز کمیشن کے مقابلے پر، دیگر درجنوں کمیشن ہیں جو بہت زیادہ اطاعت پسند ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض رازدارانہ یا معمولی تشبیہ کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے تدبیلی کا دباؤ بھی معمولی ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے نتاں کا خذ کرتے ہیں جو حکومتی موقف کے درست ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور پھر چند نمایاں اور ترقی پسندانہ سفارشات پیش کرتے ہیں، جو کہ اچھی بات ہے، البتہ حکومتیں کبھی ان کا نفاذ نہیں کرتیں۔

⁹ روڈنی ٹینجن، *Scandals: Media, Politics and Corruption in Contemporary Australia* (مدرسی: یونیورسٹی آف نیو ساٹھ و میز پرنس، 1999ء)۔

عوامی اشتغال کے حوالے سے سرکاری چینلوں کے کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے، ایسی تنظیموں اور طریقوں کے وسیع سلسلے کے بارے میں سوچنا مفید ہو سکتا ہے جو سرکاری چینلوں جیسا کام کر سکتیں۔ مثلاً، کسی سیاست دان سے معاونت طلب کرنا سرکاری چینل جیسا ہو سکتا ہے، خصوصاً اگر سیاست دان مدد کا وعدہ کرے لیکن پورا نہ کرے یا وعدے کی تکمیل میں طویل وقت لگادے۔ انتخابات سرکاری چینل کی ایک قسم ہیں: یہ حکومت کے نظام کو جواز فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے آمر بھی انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ دغا بازی اور محض آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ایسا کر رہے ہوتے ہیں تو کم کچھ لوگوں کو وہ بھی جائز جیسا ہی لگاتا ہے۔¹⁰

دھمکی سے مراد ایسا کوئی خوف یا حملہ ہے جو غم و غصے کے اظہار کی حوصلہ شکنی کرے۔ ایک سرکاری ملازم بد عنوانی سے متعلق بات کرنا چاہتا ہو لیکن اس کے نتائج، مثلاً بر طرفی سے خوف زدہ ہو۔ کوئی صحافی بد عنوانی کے بارے میں لکھنا چاہتا ہوں لیکن ایڈیٹر یا ناشر کو مقدمے کا ذرہ ہو۔ پولیس تشدد کا شکار اس بارے میں بات کرنے کی خواہش رکھے لیکن اسے پولیس کی جانب سے مزید ہراسی کا خوف ہو۔

دھمکی، اشتغال کو کرنے کے لیے تکمیل دی گئی دیگر تدابیر سے کچھ حد تک مختلف ہے؛ ضروری نہیں کہ دھمکیوں کے نتیجے میں اشتغال کی کیفیت ختم ہو جائے، لیکن یہ لوگوں کو اپنے احساسات کی بنیاد پر عمل کرنے سے روکتی ہے۔ کچھ صورتوں میں، دھمکی حملہ بھی ہوتی ہے اور اشتغال کے اظہار سے باز رکھنے کا ذریعہ بھی۔ جب پولیس مظاہرین کو مار پیٹ کرتی ہے تو یہ عمل اشتغال کا سبب تو بن سکتا ہے لیکن ساتھ ہی کچھ مظاہرین کو اصل واقعہ بے نقاب کرنے سے خوف زدہ بھی کر سکتا ہے۔

دھمکی کی کچھ اقسام واضح اور نمایاں ہوتی ہیں، جیسے کہ مار پیٹ کرنا اور گولی چلانا۔ البتہ کچھ اقسام زیادہ باریک میں بھی ہوتی ہیں، جیسے کہ آنکھیں دکھانا، قانونی کارروائی کا اشارہ، یا اجتماع میں پولیس کے فوٹوگرافوں کی موجودگی۔

مجرموں کے لیے، دھمکی کا ایک بڑا نقصان ہے: یہ مزید اشتغال کا سبب بن سکتی ہے۔ تصور کیجیے کہ ایک صحافی کسی مظاہرے کی روپرٹنگ کر رہا ہو۔ اگر صحافی کو دھمکایا جائے، مار پیٹا جائے، یا گرفتار کر لیا جائے تو اس کے نتیجے میں صحافی مسائل کو بے نقاب کرنے کے لیے بھرپور کوششیں صرف کر سکتا ہے، جیسا کہ 1991ء میں مشرقی یورپ میں اور

¹⁰ پنجن جنسرگ، The Consequences of Consent: Elections, Citizen Control and Popular Acquiescence (ریڈنگ، ایم اے: ایڈیشن-ویزل، 1982ء)۔

2010ء میں غرہ فلوٹیل کے ساتھ ہوا۔ ایسا ہی کچھ تب بھی ہو سکتا ہے جب پولیس ایسے مظاہرین کو دھمکائے یا نقصان پہنچائے جن میں سے کئی لوگ اس زیادتی کو عوام کے علم میں لانے کی لیکن اونچی اور ہمارتیں رکھتے ہوں۔

چونکہ دھمکی کو سمجھنا نے پر غلط سمجھا جاتا ہے، اس لیے یہ عموماً پوشیدہ ہوتی ہے۔ پولیس اعلان نہیں کرتی کہ انھوں نے جس پر تشدد کیا تھا، وہاب اسے ہر انسان کرنے والے ہیں۔ دھمکی اکثر پرده پوشی کے قدم بقدم چلتی ہے۔

انعامات میں کسی بھی قسم کا فائدہ، لامپ یا رشوت شامل ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں اشتغال کے اخبار کار جہان کم ہو جائے۔ میکڈونلڈز کی جانب سے ہیلین اسٹیل اور ڈیو مورس کے خلاف چتک عزت کا مقدمہ لڑنے والے دکلا کو ان کے کام کا بھاری معاوضہ دیا گیا تھا۔

اس قسم کے نتائج کا ثبوت تلاش کرنا انتہائی مشکل ہو سکتا ہے۔ اس بات کے انتہائی معمولی شواہد ہیں کہ لاس اینجلس پولیس کو روڈنی کنگ پر تشدد کے اوپر کسی اشتغال کا احساس ہوا ہو، لہذا یہ جانتا ممکن ہے کہ کیا ان کے رویے میں کسی مکملہ انعام کی وجہ سے کوئی فرق آیا۔ اسی طرح، یہ جانتا بھی مشکل ہے کہ کیا میکڈونلڈز کے لیے کام کرنے والے دکلا نے سوچا ہو گا کہ میک لائبل کا ہتک عزت کا مقدمہ مگر اس کن ہو گا۔ دکلا مسلسل ایسے مقدمات پر کام کرتے ہیں جن پر ان کا یقین نہیں ہوتا، اور عموماً اسے اپنے کام کا حصہ سمجھتے ہیں۔

انعامات اور دھمکیاں ایک متوازنی عمل ہیں۔ ان دونوں طریقوں کے پیچھے سوچ بھی ہے کہ لوگ اشتغال کا شکار ہو سکتے ہیں لیکن ممکن طور پر اس کے اظہار کرنے کی حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے، خواہ نتائج کے خوف (دھمکی) کے ذریعے ہو یا کچھ فوائد کے وعدوں (انعامات) سے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں طریقوں کو یہ فائز ماذل میں سمجھا کر کے ایک زمرے کے طور پر رکھا گیا ہے۔ انھیں الگ کرنے میں بھی کوئی خرابی نہیں۔

انعامات کا ٹھوس ثبوت تلاش کرنا تنا مشکل ہوتا ہے کہ اکثر یہ فائز تجربے میں ان کا ذکر نہ کرنے ہی میں سہولت ہوتی ہے۔ دھمکیاں زیادہ واضح ہوتی ہیں کیونکہ ان کا شانہ حملے کا ہدف اور ہدف کے اتحادی ہوتے ہیں، جبکہ مجرم کے اتحادیوں کو فوائد ملتے ہیں۔



اسی طرح اپنے اپداف کو رشوت دینے کے بھی چند واقعات ہیں۔ وسل بلوزر (Whistle-blowers) یعنی عوامی مفاد میں بولنے والے لوگوں کو اکثر انتقام، جیسے کہ ہر انسانی، سرزنش، مقاطعہ، تنزلی اور بر طرفی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ انتقامی کارروائیاں اشتغال کا مکمل سرچشمہ ہوتی ہیں۔ جب وسل بلوزر غیر منصفانہ بر طرفی یا معاوضے کی وصولی کے لیے عدالت جاتے ہیں تو انھیں تصفیے یعنی زر تلافی کی پیشکش کی جاسکتی ہے۔ تصفیے کی ایک عام شرط یہ ہوتی ہے کہ وسل بلوزر ایک معابدے پر دستخط کریں گے جس کے تحت وہ تصفیے یا اصل معاملے سے متعلق کھلے عام رائے کا اظہار نہیں کریں گے۔ رقم حاصل کرنے کے لیے وسل بلوزر کو خاموش رہنا پڑتا ہے۔ یہ رشوت کی ایک قسم ہے۔

بعض اوقات تماثلی یا خاموش شریک کا رہنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بد عنوانی پر منی رو یہ دیکھنے والا عملہ اکثر اس لیے کچھ نہیں کہتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ زبان کھولنے کی صورت میں اس کا رد عمل ہو سکتا ہے۔ اپنے حال پر چھوڑ دینے کا "انعام" بھی دھمکی کی حکمتِ عملی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، کیونکہ عملے کو انتقام کا خوف ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بعض اوقات دھمکیوں اور انعامات کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔

جب ہدف اشتعال میں کمی کا سبب بنتا ہے

عام طور سے اشتعال میں کمی لانے کی تدابیر جرم کا ارتکاب کرنے والوں اور ان کے اتحادیوں کی جانب سے اپنائی جاتی ہیں۔ تشدید کرنے والے اپنے کاموں کے بارے میں زبان بند رکھتے ہیں اور حکومتیں بھی۔ لیکن بعض اوقات متاثرین بھی اس میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ تشدید کا شکار لوگ اکثر انتہائی دباؤ خوف کا شکار ہوتے ہیں۔ انھیں اپنے تجربات کے بارے میں بات کرنا غیر محفوظ محسوس ہو سکتا ہے۔ جب وہ خاموش رہتے ہیں تو وہ پرہ پوشی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

تشدید کا شکار بننے والے کو پرہ پوشی کا الزام دینا خلاف عقل ہو گا۔ بیک فائز تجویہ کا مقصد بھر پور اشتعال کا سبب بنے والے طریقہ کار کو سمجھنا ہے۔ چونکہ تشدید کے متاثرین انتہائی دھمکیوں کا شکار رہے ہوتے ہیں اس لیے ان کی طرف سے دوسروں کو بولنا پڑ سکتا ہے۔



دہشت گرد بعض اوقات ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں
جو سرگرمیوں کی عوامی مخالفت میں اضافہ کریں۔

این ملازمت پر دھمکیوں کا سامنا کرنے والے ملازمین کو اکثر شرمندگی اور تذلیل محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ اُسی بات پر یقین کرنا شروع کر دیتے ہیں جس پر باقی سب یقین کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو ہو رہا ہے، اُس کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دھمکیوں کا شکار ہونے والے بہت سے ملازمین اپنے تجربات کے بارے میں دوسروں کو، یا شاید صرف اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور کوتانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ انھیں بھی پرہ پوشی میں شریک کہا جاسکتا تھا۔ یہ بات کمل طور پر قابل فہم ہے اور دھمکیوں کا نشانہ بننے والے ملازمین کو چ سامنے لانے کی تجویز دیتے ہوئے بے حد احتیاط کرنی چاہیے۔

بہت سے لوگ انصاف کی فراہمی کے لیے سرکاری چینلوں کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ مکیوں کا نشانہ بننے والے ملازمین اکثر اپنے بس اور اعلیٰ انتظامیہ کے پاس شکایت کرتے ہیں، رسمی شکایات درج کرواتے ہیں، یادداشت جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ درخواستیں موثر ثابت ہوتی ہیں؛ لیکن بیشتر واقعات میں یہ لاحاصل کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ اپیل کے عمل میں ملازم کو بندام کرنے کی کوششیں شامل ہو سکتی ہیں جو وہ مکیوں کا ایک تسلیم محسوس ہوتی ہیں۔¹¹

بیک فائزہ مذہل کے ضمن میں، بنیادی نکتہ یہ ہے کہ سرکاری چینلوں کو استعمال کرنا اشتعال کو دبائے جیسا ہے۔ اگر آپ کا ہدف حمایت اکٹھی کرنا ہو تو اکثر بہتر ہوتا ہے کہ سرکاری چینلوں سے گریز کیا جائے یا انہیں مہم سازی کے ٹول کے طور پر استعمال کیا جائے۔ البتہ، حمایت اکٹھی کرنے کے عمل میں ان کی طاقت کا اندازہ ہر ایک کو نہیں ہے؛ البتہ بعض لوگ جو اس کی اہمیت سے واقف ہیں، وہ سرکاری چینل استعمال کر سکتے ہیں۔

یہاں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ بعض اوقات نا انسانی کے اہداف از خود اشتعال میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ اگرچہ اکثر اس کی معقول وجوہات موجود ہوتی ہیں جن کا احترام کیا جانا چاہیے۔ البتہ، بعض اوقات اہداف کو اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ مجرموں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

جب مجرم اشتعال میں اضافے کا سبب بنتے ہیں

بیک فائزہ مذہل کے مطابق، نا انسانی کے مرتب طاقت و مرجم ان کے افعال پر اشتعال کو کم کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات حملہ آور یہ طریقے نظر انداز کردیتے ہیں یا ان کے بالکل بر عکس قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن سے اشتعال میں اضافہ ہو جاتا ہے!

2002ء کے آغاز میں، صدر جارج ڈبلیو بوش اور دیگر اعلیٰ امریکی اہل کاروں نے عراق پر قبضے کی کارروائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ ایک غیر قانونی، جارحانہ جنگ کا نتیجہ مخالفت کی صورت میں نکلا تھا، لیکن انہوں نے اپنے منصوبوں کو پوشیدہ رکھنے کی بجائے سر عالم ان کاڑھنڈورا پیٹا۔ اس کے باعث ایک بھرپور مراجحت کی تحریک نے جنم لیا، جس کا سب سے ڈرامائی لمحہ 15 فروری 2003ء کو تاریخ کا سب سے بڑا اجتماعی مظاہرہ تھا، جس میں دنیا بھر کے مختلف شہروں میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر آئے۔

¹¹ پیورہ اوزبورن، ”Pathways into bullying“، تعلیمی سالیت پر چوتھی ایشیا پیغاف کانفرنس کی رواداد، وولونگونگ، 2009ء،

<http://ro.uow.edu.au/ap-cei/09/papers/18/>

اس کا مقابل 1980ء کی دہائی میں نکارا گواہی کو حکومت اور لوگوں کے خلاف فوجی کارروائی کو چھپانے سے متعلق امریکی صدر رونالڈ ریگن کے طریقہ کارسے کیا جاسکتا ہے۔ امریکی حکومت نے نکارا گواہ برادر ایساست حملہ کرنے کی بجائے کوئی اس کو خفیہ مدد فراہم کی۔ جاریت کی اس جزوی پر دہ پوشی کا مطلب تھا کہ لوگوں کو مخالفت پر جمع کرنا مزید مشکل ہو گیا۔

بعض اوقات حملہ آور اپنے افعال اور تحریک کے بارے میں بہت علایانی رویہ رکھتے ہیں کیونکہ انھیں لگتا ہے کہ خاطر خواہ مخالفت کا وجود نہیں ہے یا وہ بہت مغروہ ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، یا انھیں اپنے طریقہ کار کے لیے حمایت اٹھی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض کھلے چھلے دھمکیوں کی طاقت رکھتے ہیں۔

اور پھر بات آتی ہے دہشت گردی کی: شہریوں پر حملے کا مقصد بڑے پیمانے پر لوگوں کو پیغام بھیجنा ہوتا ہے۔¹² دہشت گروں کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض گزشتہ نا انصافیوں پر انتقام لینا چاہتے ہیں۔ بعض ڈرامائی کارروائی کے ذریعے اپنے نصب العین کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کچھ مزید حکمت عملی کے ساتھ ہوتے ہیں: وہ اپنے اهداف کی طرف سے رد عمل سامنے آنے کی توقع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جری میں اضافہ۔ جو اتنا بھر پور ہو کہ وہ اُن کے نصب العین کے لیے بھر پور حمایت اٹھی کر لے، اور اُن کے حق میں بیک فائز ہو جائے۔

دلیل جو بھی ہو، دہشت گردی کی کارروائیاں اشتعال میں اضافے کے لیے تیار کی گئی ہوتی ہیں۔ 9 ستمبر 2001ء کا قصور کیجیے: دن دیہاڑے شہریوں پر حملے، جنہیں بھر پور شہرت ملی؛ وہ خنیہ نہیں تھے۔ حملہ آوروں میں اپنے اهداف کی تدریگ گھٹانے یا سرکاری چیزیں استعمال کرنے یا اپنے مخالفین کو دھمکانے کی صلاحیت بہت معمولی تھی۔ نتیجہ: امریکی حکومت اور عوام کے لیے مقبول حمایت کی صورت میں بھر پور بیک فائز ہوا، افغانستان پر بمباری ہوئی اور امریکی سکیورٹی نظام کو مزید وسعت ملی۔

سبق: یہ متفرض کر لیجیے کہ مجرم ہمیشہ اشتعال میں کمی کے لیے ہر ممکن کام کریں گے۔ دانستہ یا نادانستہ طور پر، وہ بعض اوقات اس کے بالکل بر عکس کرتے ہیں۔

¹² دہشت گردی کے اس کیوں کہیں ماڈل پر دیکھیے، ایکس پی شٹ اور جمنی ڈی گراف، *Violence as Communication*: Insurgent Terrorism and the Western News Media Mass-Mediated Terrorism: The Central Role of the Media in Terrorism and Communicating Terror: Counterterrorism (لیشم، ایم ڈی: رومن ایٹھ لائل فیلڈ، 2002ء)؛ جوزف ایس ٹومان، *The Rhetorical Dimensions of Terrorism* (خاؤزینڈ او کس، ہی اے: چ، 2003ء)۔



11 ستمبر 2001ء، کو ولادت زیست سینٹر پر حملہ کیا گیا

بیک فائر کی کہانی لکھنا

آپ نا انصافی کے کسی معاملے میں استعمال کیے گئے طریقوں سے متعلق مواد اکٹھا کر چکے ہیں۔ آپ کے پاس پر دہ پوشی، قدر گھٹانے اور دمگر کے بارے میں معلومات ہے۔ آپ کہانی لکھنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ کو مواد کیسے ترتیب دینا چاہیے؟

۱۔ پہلے کہانی، پھر تجربہ¹³

آپ کو پہلے تمام واقعات کی داستان بیان کرنی ہو گی، مثلاً اپس منظر، خون ریزی، اور متان جگ، نیز ساتھ ساتھ تمام متعلقہ تفصیلات فراہم کرنی ہوں گی۔ کہانی بیان کرنے کے بعد، آپ استعمال کی گئی تدابیر کی طرف اشارہ کریں گے، یعنی پہلے پر دہ پوشی، پھر قدر گھٹانا، وغیرہ وغیرہ۔

یہ انداز آپ کو مکمل بیانیہ پیش کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے جس میں نظریے کے حوالے سے حوالہ جات تسلسل میں خلل نہیں ڈالتے۔ اسے لکھنا بھی قدرے آسان ہے۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ قارئین کے ذہنوں میں مکمل بیانیہ نہیں سما سکتا، چنانچہ جب آپ تدابیر کا تجربہ کریں گے تو انھیں متعلقہ تفصیلات یاد نہیں ہوں گی۔

Justice Ignited¹³ کا دوسرا، تیسرا اور پچھا باب اس کی مثال ہے۔

۲۔ کہانی اور تجزیہ ساتھ ساتھ¹⁴

آپ کہانی اس طرح بنتے ہیں کہ ساتھ ساتھ تداہیر کا تجزیہ بھی کر سکیں۔ آپ اپنی کہانی کے عناصر، جیسے کہ پرده پوشی، پھر قدر گھٹانا اور دیگر بیان کرنے سے آغاز کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات، آغاز میں واقعات کا مختصر خلاصہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ انداز بیانیہ اور تداہیر سے واضح رابط، دونوں فراہم کرتا ہے۔ البتہ اس انداز سے کہانی بیان کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ آپ کو ترتیب سے بیان کرتے ہوئے واپس پیچھے جانے یا اہم واقعات کا حوالہ کئی بار دینے کی ضرورت ہو گی۔

۳۔ مثالوں کے ساتھ واضح کر دہ تجزیہ¹⁵

آپ استعمال کی گئی تداہیر کو منظم انداز سے بیان کرتے ہیں۔ ہر تداہیر۔ مثلاً پرده پوشی، وغیرہ۔ کے لیے، آپ متعدد مثالوں کا استعمال کرتے ہیں۔ تشدید کے ساتھ استعمال کی گئی تداہیر کا تجزیہ کرتے ہوئے آپ مختلف جگہوں اور وقت کی مثالیں استعمال کر سکتے ہیں۔



موہن داس گاندھی تقریباً روزانہ لکھتے تھے۔ ان کا مجموعہ 100 جلدوں پر مشتمل ہے۔

Justice Ignited¹⁴ کا پانچواں، آٹھواں، نوواں اور دسوال باب اس کی مثال ہے۔

Justice Ignited¹⁵ کا چھٹا، گیارہواں اور بارہواں باب اس کی مثال ہے۔

یہ طریقہ کار مثاولوں کی طاقت کو برقرار رکھتے ہوئے تجزیے کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ بیانیے کی قوت سے محروم ہوتا ہے اور تجزیے کے مطابق مثالیں چنپے پر اسے تنقید کا شانہ بنایا جاسکتا ہے۔

بیک فائز سے متعلق لکھنے کا کوئی مثالی طریقہ نہیں ہے۔ یہ تین عمومی انداز میں؛ اور ان کے علاوہ دیگر انداز بھی ہو سکتے ہیں۔ طریقہ کار کے انتخاب کا انحصار آپ کے قارئین، آپ کے مواد اور آپ کے مقصد پر ہے۔ ایک طویل علمی تحریر اپنے انداز میں کافی مختلف ہو گی اور کارکنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھی جانے والی تحریر مختصر ہو گی۔

کیسے لکھا جائے

پیشتر محققین ساتھ ساتھ ڈیپر ساری معلومات اکٹھی کرتے اور نوٹس لیتے رہتے ہیں، اور پھر انھیں جو کچھ ملا ہو تا ہے، وہ اُسے لکھنے بیٹھتے ہیں۔ یہ طریقہ چھوٹے منصوبوں میں تو اچھا کام کر سکتا ہے لیکن جب مواد بکثرت موجود ہو تو یہ بذریعہ ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔



ایک متبادل طریقہ یہ ہے کہ آپ جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں، اُس کی بنیاد پر مضمون لکھنے کا آغاز کریں اور پھر اس میں تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتے جائیں۔ روبرٹ بوئس (Robert Boice) نے مصنفوں اور فضلا کے ساتھ اپنی تحقیق میں یہ پایا کہ جو لوگ روزانہ تھوڑا تھوڑا لکھتے رہتے ہیں، وہ ایسے لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ نتیجہ خیز ہوتے ہیں جو تب

تک کچھ نہیں لکھتے جب تک اُن پر بھر پور دباؤ نہ آجائے اور وہ دباؤ اکثر تحریر مکمل کرنے کی آخری تاریخ (ڈیلائئن) ہوتی ہے۔¹⁶ بالکل آخری وقت لکھنے کو مئے نوشی جیسا کام جاسکتا ہے۔ یہ اس قدر تباہ سے بھر پور ہوتا ہے کہ آپ جلد اسے دہرانہ نہیں چاہتے۔

بوئس کا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے، آپ کو روزانہ مضبوط کا تحوڑا حصہ لکھنا چاہیے۔ آپ 5 سے 20 منٹ تک نیا متن لکھ سکتے ہیں اور پھر اتنا ہی وقت اب تک لکھی گئی تحریر کی ادارت (ایڈٹنگ) کرنے پر صرف کیجیے۔ جب آپ کے سامنے کوئی ایسی چیز آئے جسے آپ پہلے سے نہ جانتے ہوں تو اپنے لیے ایک نوٹ لکھ دیجیے کہ آپ کو اس بارے میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اس طرح فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کا ذہن باقی سارا دن، زیادہ تر غیر شعوری طور پر، کام کر رہتا ہے اور مسائل سے منسلک ہوئے آپ کو انھیں منفقی انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یوں آپ کا وقت بھی بچتا ہے کیونکہ لکھنے سے پہلے کثیر تعداد میں مطالعہ کرنے کی بجائے، آپ کی روزانہ کی تحریر آپ کو ایک فریم ورک فرماہم کر دیتی ہے۔ آپ کو زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی کیونکہ آپ جانتے ہوں گے کہ آپ کو کس چیز کی تلاش ہے۔

جب آپ اپنا پہلا مسودہ مکمل کر لیں اور اس کی نوک پلک سنوار چکے ہوں تو اپ رائے لینے کا وقت ہے۔ بوئس کے طریقہ کار کو اشاعت کے لیے پروگرام کی صورت دینے والی، تارا گرے (Tara Gray)¹⁷ تجویز کرتی ہیں کہ پہلے اپنا مسودہ نیم ماہر لوگوں کو پہچانا جائے، جنہیں اس موضوع سے متعلق زیادہ علم نہ ہو۔ فرض کیجیے کہ آپ اکتوبر 2001ء میں افغانستان میں شروع ہونے والی بمباری سے متعلق اشتعال کم کرنے کے لیے امریکی حکومت کی استعمال کردہ تدابیر سے متعلق لکھ رہے ہیں۔ پہلے آپ اپنا مسودہ اُن لوگوں کو دکھائیے جنہوں نے افغان جنگ کا مطالعہ نہیں کیا ہے اور جو یہ فائز ماذل سے ناواقف ہیں۔ وہ اپنی رائے کا انہصار کریں گے اور ایسے سوالات پوچھیں گے جو آپ کو اپنی دلیل کیوضاحت کرنے میں مدد دیں گے۔ مثلاً، وہ پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کو شہریوں کی بلاکت کا علم کیسے ہوا یا سرکاری چینلوں سے آپ کی کیا مراد ہے۔

¹⁶ روئٹ بوئس، *Advice for New Faculty Members: Nihil Nimus*، (بوشن: ایلین ایڈیشن، 2000ء)۔

¹⁷ تارا گرے، *Publish & Flourish: Become a Prolific Scholar*، (جنپنگ اکیڈمی، نیو میکسیکو اسٹیٹ یونیورسٹی، 2005ء)۔

غیر ماہر لوگوں کی رائے کی روشنی میں تبدیلیاں کرنے کے بعد، اپنا مضمون اس میدان کے ماہرین کو بھیجیے، بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اس مخصوص موضوع—جیسے افغانستان کی سماجی—اور بیک فائزہ ادایہ کے ماہرین کو بھیجیے۔ وہ حقائق اور تحریکات پر رائے دے سکیں گے۔

اپنا مضمون غیر ماہر لوگوں کو بھیجی کی زحمت کیوں کی جائے؟ یقیناً ماہرین بہتر جانتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ماہرین موضوع سے اتنا واقع ہوتے ہیں کہ ہو سکتا ہے ان کی نظر ہی نہ جائے کہ آپ نے کوئی تصور واضح طور پر بیان نہیں کیا ہے یا اپنا مادہ منطقی انداز سے ترتیب نہیں دیا ہے۔ ماہرین کو پہلے ہی تصورات کا علم ہوتا ہے اور ان کی نظر وہ جزئیات چوک سکتی ہیں کیونکہ وہ موضوع انھیں از بر ہوتا ہے۔

البتہ آپ کے بیشتر قارئین شاید غیر ماہر ہوں، لہذا آپ کو انھیں واضح طور پر سمجھانے کی ضرورت ہے۔ البتہ، اگر آپ نے غلطیاں کی تو آپ کی ساکھ خراب ہو سکتی ہے، خصوصاً جب آپ کے تجزیے کے ناقہ بھی موجود ہوں۔ آپ کو ماہرین کی رائے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آپ اس کی روشنی میں اپنا تجزیہ مزید بہتر بناسکیں۔

مسلسل لکھنے اور غیر ماہرین اور ماہرین سے مسودے پر رائے طلب کرنے کے امتحان کا نتیجہ نہایت موثر تحریر کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ آپ جتنا زیادہ لکھیں گے، اتنا بہتر ہوتے جائیں گے، بشرطیکہ آپ بہتری کی کوششیں جاری رکھیں۔

اشاعت

آپ کو اپنا بیک فائزہ کہاں شائع کروانا چاہیے؟ یہ آپ کے مطلوبہ قارئین اور آپ کے مقصد پر مختص ہے۔

آپ کے بنیادی قارئین کارکنان، کسی مخصوص تنظیم کے اراکین، یا کوئی بھی دلچسپی رکھنے والا شخص ہو سکتا ہے۔ اپنے مطلوبہ قارئین کے بارے میں سوچنا ہم ہے، کیونکہ اس کی روشنی میں آپ کو اپنی زبان، معلومات کی مقدار، طوالت اور اپنی اشاعت کی صورت پر غور کرنا چاہیے۔

علمی مضامین تفصیلی دستاویزات کی فراہمی اور سخت بحث کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن عام علمی اندازِ تحریر میں غیر ماہرین (حتیٰ کہ ماہرین) کی دلچسپی کم ہی ہوتی ہے۔ لہذا اگر آپ قارئین کے وسیع حلقے تک پہنچنا چاہتے ہیں تو

آپ کی تحریر ایسی ہونی چاہیے جو مختصر ہو، کہانی بیان کرتی ہو، خاصی مثالیں فراہم کرتی ہو اور بالکل واضح ہو۔ آپ کو سیاسی تبصروں کی ویب سائنس پر اچھی مثالیں مل سکتی ہیں۔

مضمون ایک آپشن ہے۔ آپ سلاسیڈ شو، ریڈیو پروگرام، ویڈیو یا پوسٹر پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ آپ مختلف انداز، جیسے کہ مباحثہ، ڈائریکٹ یا پر اسراریت کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں۔

آگے بڑھنے کے لیے راہ کا انتخاب آپ کے مقصد پر منحصر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کو محض بتانا چاہتے ہوں، مثلاً کارکنوں کو یہ سوچنے میں مدد دیں کہ وہ کس طرح مزید موثر ہو سکتے ہیں، یا عوامی ارکان کو کسی اہم مسئلے سے متعلق آگاہ کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کسی مسئلے یا بیک فائز کے عمل سے متعلق بہتر فہم حاصل کرنے میں اپنا کردار نبھانا چاہ سکتے ہیں۔ آپ تجزیہ، تحریر، اشاعت یا قارئین کے ساتھ رابطے کے حوالے سے خود میں صلاحیت پیدا کرنا چاہ سکتے ہیں۔ آپ جتنا زیادہ لکھیں گے، اتنا زیادہ آپ کی مہار تیں بہتر ہوں گی اور آگاہی پھیلانے میں آپ اسی قدر رزیاہ موثر ثابت ہو سکیں گے۔

۳۔ تیاری

آپ کچھ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور آپ پر حملہ ہونے کا امکان ہے۔ ایسے میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ بیک فائز ماڈل اس حوالے سے رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔

- آپ کسی کمپنی کے لیے کام کرتے ہیں اور آپ کو بد عنوانی کے ثبوت ملے ہیں۔ آپ ان کے متعلق بات کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔
- آپ کسی اجتماع کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے امکان کے بارے میں فکر مند ہیں۔
- آپ کا گروہ ایک طاقت ور سیاست دال کی مخالفت میں قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ آپ انتقامی کارروائی کا سوچ کر پریشان ہیں۔

ایسے معاملات میں، آپ کو ممکنہ خطرات اور اسی کے مطابق منصوبے کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہو گی۔ آپ تیار رہنا چاہیں گے تاکہ حملے کا نشانہ بننے کا امکان کم ہو اور اگر حملہ ہو بھی تو وہ حملہ آور پر بیک فائز کر جائے۔



اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سوچا جائے کہ آپ کے مخالف کا ممکنہ اقدام—یعنی حملہ—کیا ہو سکتا ہے اور مخالف اس حملے پر اشتعال میں کمی کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ اس کے ممکنہ طریقے پر دہ پوشی، قدر گھٹانا، تشریع نو کرنا، سرکاری چینلوں کا استعمال اور ڈراناد ہمکانا ہو سکتے ہیں۔

بد عنوانی

آپ کسی کسپنی کے لیے کام کرتے ہیں اور آپ کو بد عنوانی کے ثبوت ملے ہیں۔ آپ ان کے متعلق بات کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔¹

یہ ایک انفرادی قدم کی مثال ہے جس کے نتیجے میں آپ کو حملہ کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ مخبروں کی منتظر کردہ یا نظر انداز کردہ دھمکیوں، نسل پرستی، جنس پرستی—اور کسی بھی قسم کی نا انصافی یا بد سلوک کی مراجحت کے نتائج بھی یہاں ہو سکتے ہیں۔ آپ کو یہ دیکھا ہو گا کہ مخالفین اشتعال میں کمی کے لیے کیا اقدامات کر سکتے ہیں، جن کا آغاز پر دہ پوشی سے ہو گا۔

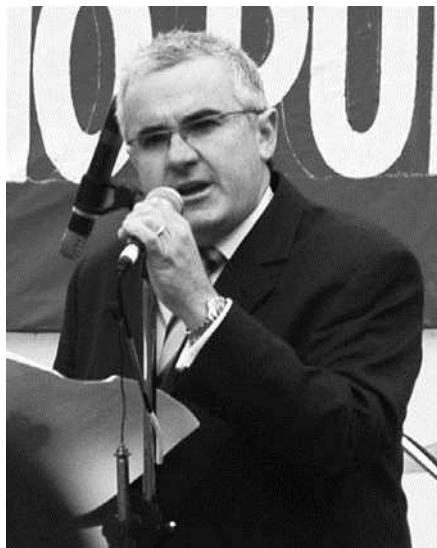
پر دہ پوشی

آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حملہ آور اپنے کرتوت یا ان کی ذمہ داری کے لیے پر دہ پوشی کے چند طریقے استعمال کریں گے۔ ظاہر ہے کہ بد عنوانی میں ملوث افراد سے خفیہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو نبی آپ اس بارے میں بات کریں گے، وہ جان جائیں گے کہ ان کا پر دہ فاش ہو رہا ہے اور وہ اسے چھپانے کے لیے مزید اقدامات کریں گے۔ لہذا یہ سوچیے کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

¹ ول بلوگ کے بارے میں، مثالوں کے لیے دیکھیے یہ فریڈ الفروڈ، *Broken Lives and Organizational Power* (اتھاک، نیویارک: کورنل یونیورسٹی پریس، 2000ء)، میرون پریز گلیز اور شینا گلڈ ال گلیز، *The Whistleblowers: Exposing Corruption in Government and Industry* (نیویارک: بیک گس، 1989ء)، جیفری ہنٹ، ایڈیٹر، *Whistleblowing in the Social Services: Public Accountability and Professional Practice* (لندن: ایڈرڈ آر نڈ، 1998ء)، مارشیا پی گلی اور جینیت پی نیجر، *Blowing the Whistle: The Organizational and Legal Implications for Companies and Employees at Work* (لیگز گلٹن، 1992ء)، ٹرانس ڈی میتھ، *Whistleblowing at Work: Tough Choices in Exposing Fraud, Waste, and Abuse on the Job* (بولڈر، یو: دیست ویو، 1999ء)۔

وہ ثبوت ضائع کر سکتے ہیں۔ یعنی آپ کو پہلے ہی چھوٹے سے چھوٹا ہر ثبوت جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کے پاس جا کر اسے چھاپے مارنے کا کہنے میں خطرہ ہے، کیونکہ اگر بد عنوان عناصر کو چھاپے کی بھک بھی پڑ گئی تو وہ پہلے ہی دستاویزات تلف کر دیں گے۔ اُن کے روابط پولیس میں بھی ہو سکتے ہیں۔

فرض کیجیے کہ آپ ڈھیر سارے شواہد اکٹھے کر کے ہیں۔ آپ نے انھیں کہاں محفوظ کیا؟ اپنے کمپیوٹر پر کسی فائل میں؟ ہو سکتا ہے، بد عنوان افراد آپ کا کمپیوٹر پر اనے کافیصلہ کریں یا کسی اور کوچرا نے کام سونپ دیں، جس سے یہ کارروائی عام چوری جیسی محسوس ہو۔ لہذا آپ کو تین بنانا چاہیے کہ آپ کے پاس یہ۔ آپ نقول بھی موجود ہوں: یعنی تمام ثبوتوں کا مکمل مجموعہ متعدد دوستوں یا دکالاکے پاس محفوظ ہو۔



انلیپنس تجزیہ کار، اینڈریو ولکی نے 2003ء میں عراق جملے میں آشٹریلوی حکومت کی شمولیت کے فیصلے کی غلطیوں سے متعلق بات کی۔ آشٹریلوی حکومت نے ولکی کی ساکھ مجبود کرنے کے لیے کئی ہائیکووں کا استعمال کیا، لیکن انہوں نے ان کا موثر طریقے سے مقابلہ کیا۔

اگر آپ بد عنوانی کے بارے میں لب کشائی کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر آپ وسل بلور بنتے ہیں۔ تو آپ کو توقع ہو گی کہ آپ کے حوصلے اور عزم پر آپ کو سراہا جائے گا۔ دوبارہ سوچیے۔ وہ لوگ جو بد عنوانی میں شامل رہے ہیں، یا اسے برداشت کیا ہے، وہ اشتعال میں کمی کو ترجیح دیں گے۔ اس کے لیے آپ کی ساکھ متاثر کرنے سے بہتر طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟

تو وہ آپ کے بارے میں افوایں پھیلا سکتے ہیں، مثلاً: آپ کی ناقص کار کردگی، آپ کے چینی روئیے، آپ کی دھوکا دھی اور فریب، یا آپ کی شخصیت کے مسائل سے متعلق۔ بعض افوایوں میں سچ کا عنصر بھی ہو سکتا ہے؛ جبکہ پیشتر باتیں کامل طور پر من گھڑت ہو سکتی ہیں۔ وہ آپ کی ذاتی فاکل ملاحظہ کر سکتے ہیں جس سے انھیں آپ کی ساکھ متاثر کرنے کا معمولی سائبوت بھی مل سکے۔ ہو سکتا ہے، 5 یا 10 سال پہلے کسی نے آپ کے بارے میں کوئی شکایت کی ہو۔ وہ اسے پھیلا دیں گے اور مبالغہ آرائی کے ذریعے اسے ایک بڑی خانی کے طور پر پیش کریں گے۔ آپ کو ہر اسال یا مشتعل کیا جاسکتا ہے تاکہ آپ ہمت ہار جائیں اور یہ سب روکنے کے لیے کسی پر برس پڑیں؛ پھر آپ کے چینخے کو آپ کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ آپ کی ملازمت کے جائزے کے ہر منفی پبلو کو ہر اس شخص تک پہنچایا جائے گا جو سننے کے لیے تیار ہو۔

ہو سکتا ہے، ایسا کچھ نہ ہو۔ لیکن یہ سب ہو بھی سکتا ہے۔ لہذا آپ کو تیار رہنا ہو گا۔ حقیقت بے نقاپ کرنے سے پہلے، آپ کو اپنی عمدہ کار کردگی اور خوش گوار شخصیت سے متعلق تمام دستیاب ثبوت اکٹھے کرنے ہوں گے۔ اپنی ملازمت کے تباہک جائزوں کی تمام نقول محفوظ کر لیجیے۔ اپنے بآس اور رفقائے کار سے بیانات حاصل کیجیے۔ اپنے اپنچھے کردار سے متعلق ہر ایک دستاویز جمع کیجیے اور اپنی ساکھ پر حملوں کا جواب دینے کے لیے اُن کے استعمال کے لیے تیار رہیے۔

آپ کو کچھ ایسا کرنے کے لیے بھی اگسیا جا سکتا ہے جسے دوسرے نامناسب خیال کریں، اس کے لیے بھی آپ کو تیار رہنا ہو گا۔ یعنی جب دوسرے لوگ غلط تبصرے کریں یا دانتہ آپ کو ٹنگ کرنے والی حرکتیں کریں تو آپ کو چینخے، برنسے یا سخت تبصرے کرنے کی طلب پر قابو پانا ہو گا۔ بے ٹنگ آپ حق پر ہوں گے، لیکن یہاں بات حق کی نہیں، موثر ثابت ہونے کی ہے۔ موثر ہونے کے لیے، آپ کو دوسروں سے بہتر اور معصومانہ روئیے اپنانا ہو گا۔ اگر ممکن ہو تو

آپ کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو آپ کی جانب سے بول سکے، اور بتائے کہ آپ کتنے ایمان دار اور اچھے انسان ہیں۔

ہو سکتا ہے، کچھ ایسی چیزیں ہوں جو آپ لوگوں کے علم میں لانا نہ چاہتے ہوں، شاید کبھی نئے میں کوئی ایسی حرکت کی ہو یا کسی وقت اپنی ملازمت پر آپ نے کوئی تماشا کیا ہو۔ تیار ہے کہ یہ واقعات عوام کے سامنے آسکتے ہیں، اور آپ کی توقع سے زیادہ عام ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ بدنامی آپ کو اور آپ کے چاہنے والوں کو آپ کی استعداد سے زیادہ نقصان پہنچاسکی ہو تو اب بھی وقت ہے کہ آپ اس بارے میں بات کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ کیا تبادل راستے موجود ہیں؟

ایک راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ بات کرنے کے لیے کسی اور شخص کو تلاش کریں، عملے میں کوئی ایسا فرد جس کے پاس کھونے کے لیے زیادہ نہ ہو۔ یہ آسان نہیں، مگر ممکن ضرور ہے۔

ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کوئی دوسری ملازمت تلاش کی جائے جہاں صورت حال محفوظ اور بس ہمدرد ہو، اور پھر بات کی جائے۔ آپ کے پرانے آجر—بد عنوان لوگ—تب بھی آپ کی ساکھ خراب کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن وہ آپ کو کسی غیر داشمنانہ رویت پر اکسان نہیں سکیں گے۔

ایک طریقہ گناہ رہتے ہوئے دستاویزات بے نقاب کرنا ہے۔ آپ وہ دستاویزات دینے کے لیے کوئی ہمدرد صحافی یا ایکشن گروپ تلاش کر سکتے ہیں، یا اگر معاملہ بہت بڑا ہو تو انھیں وکی لیکس یا کسی دوسری آن لائن ریپورٹری پر شائع کر سکتے ہیں۔² اگر آپ گناہ ہوں تو آپ کی ساکھ پر حملہ کرنا کہیں زیادہ مشکل ہو جاتا ہے، اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ملازمت پر رہتے ہوئے مزید مواد جمع کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ لیکن معلومات بے نقاب کرنے والے کی تلاش کی تمام کوششوں کے لیے تیار ہیے۔ یہ ایک مختلف صورت حال ہے، جس کے لیے محتاط تیاری درکار ہوتی ہے۔

² لیک کرنے سے متعلق، دیکھیے کیترین فلین، "Social Alternatives: The practice and politics of leaking," جلد 30، نمبر 1، 2011ء، صفحہ 24-28۔ <http://www.bmartin.cc/pubs/11sa/Flynn.html>

آپ کو جھوٹ، اصل واقعات کو گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور فریبینگ کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

فرض کیجیے کہ آپ مینگ میں موجود تھے، جب بس نے کسی کو غلط اسٹینٹ پر دستخط کرنے کا کہا۔ آپ اسے رپورٹ کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔ آخر وہاں درجنوں گواہ موجود تھے۔ لیکن پھر آپ کو بتا جاتا ہے کہ بس کسی کو بھی اسٹینٹ پر دستخط کرنے کا کہنے سے مکر گیا ہے، اور ہر شخص بس کی بات کی توثیق کر رہا ہے۔ وہ سب جھوٹ بول رہے ہیں! اگر یہ واقعی بہت بڑا معاملہ ہے تو آپ کو بات چیت کی خفیہ ریکارڈنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (م Cataر ہے گا: اگر آپ کی ریکارڈنگ دریافت ہو گئی تو آپ کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔) سبق: جہاں دوسرے لوگ جھوٹ بول سکتے ہوں، وہاں آپ کو مضبوط دستاویزات کی ضرورت پڑے گی۔ جھوٹ بولنا بھی پر دہ پوشی کی ایک نوعیت ہے۔

باس کہہ سکتا ہے کہ غلط اسٹینٹ پر دستخط کرنا کوئی بڑی بات نہیں، ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ اہمیت گھٹانے کی تکنیک ہے: یہ کہنا کہ اگر کچھ ہوا ہے تو وہ دوسروں کے تصور جتنا اہم نہیں۔ اس کے جواب کے لیے، آپ اسی معلومات اکٹھی کر سکتے ہیں جن سے ظاہر ہو کہ یہ اہم ہے۔ ہو سکتا ہے، آپ کے اپنے ہی ادارے میں پاسی کی کچھ مثالیں موجود ہوں کہ غلط اسٹینٹ پر دستخط کرنے کو بڑی اخلاقی خلاف ورزی کے طور پر دیکھا گیا ہو۔ ایک اور طریقہ دوسرے اداروں، خصوصاً دیانت داری کے لیے اچھی ساکھ رکھنے والے اداروں میں اس قسم کی حرکت کے متاثر تلاش کرنا ہو سکتا ہے۔

باس— غلط کام کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں کپڑے جانے پر— دوسروں کو الزام دینے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ایک امکان یہ ہے کہ غلط اسٹینٹ پر دستخط کرنے والے عملے پر الزام دھر دیا جائے کہ وہ ذمہ دار ہیں۔ دوسرے امکان یہ ہے کہ اعلیٰ انتظامیہ کو الزام دیا جائے کہ وہ ایسا چاہتی تھی۔ ہو سکتا ہے، آپ سوچیں کہ عملے کو الزام دینانا انسانی ہے کیونکہ ان کے پاس دو ہی راستے تھے؛ یا تو غلط اسٹینٹ پر دستخط کریں یا ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں، یا آپ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ وہ سمجھی ذمہ دار ہیں۔ الزام تراشی کے اس کی کھلی کی اجازت دینے میں خطرہ یہ ہے کہ ذمہ دار کی منتشر ہو جاتی ہے اور آخر میں صرف چند قربانی کے بکروں کو سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا معلومات اور طریقہ کارکی سمجھ کے ساتھ تیار رہیے تاکہ الزام صحیح فرود پر لگایا جائے۔

اور پھر یہ نقطہ نظر ہے کہ کام ایسے ہی ہوتا ہے: ایسا کرنے میں کوئی براہی نہیں ہے کیونکہ مجموعی طور پر کسی کو نقصان نہیں پہنچا ہے، اور اس قدر سڑخ فیتے کی وجہ سے وقت ہی ضائع ہوتا ہے اور لاحاصل زحمت ہوتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے، نقطہ نظر یہ ہو کہ یہ کام ہمیشہ ایسے ہی ہوتا ہے، اور یہ ٹھیک ہے۔ بد عنوانی سے متعلق ایک زاویہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ عام سی بات ہے۔ یہ معاملے کو دیکھنے کا ایک طریقہ ہے، جسے سنجیدگی سے کم ہی دیکھا جاتا ہے۔ آپ کا مختلف نقطہ نظر۔ مختلف فریم۔ یہ ہے کہ غلط استینشن پر دستخط کرنا غلط ہے۔ آپ کو ثبوت اور دلائل کے ساتھ اس نقطہ نظر کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہنا ہو گا کہ ”ہمارے اقدامات ٹھیک ہیں۔“



آسٹریلیا کی عدالت عالیہ (ہائی کورٹ)

تشريعات سے متعلق یہ جدوجہد و اتعاقات کی مشاکے بارے میں ہے۔ درحقیقت کیا ہوا؟ اس کی کتنی اہمیت ہے؟ کیا یہ عمومی روایہ ہے یا بد عنوانی؟ آپ کو ایسے لوگوں کا سامنا کرنے کے لیے بھی تیار ہنا ہو گا جو آپ کے نقطہ نظر سے بالکل مختلف معلومات اور رائے پیش کریں گے، اور جو تاثر بدلنے اور مسح کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے تینیں تشریع کریں گے۔

سرکاری چیل

سرکاری چیل اشتغال کو ٹھنڈا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ تو ان کے لیے کیسے تیار ہو جائے؟ اگر آپ۔۔۔ نقصانات کے باوجود۔۔۔ رسمی شکایت درج کروانے یا عدالتی کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو زیادہ امید افراطیتے پہلے ہی تلاش کر لیجیں۔ بعض اوقات کئی سرکاری چیزوں کے انتساب کی سہولت موجود ہوتی ہے: مثال کے طور پر، ادارے میں شکایات کا طریقہ کار، مختص، آذیز جزل، اینٹی کرپشن کمیشن، سیاست دان یا مختلف قسم کی عدالتیں۔ بظاہر واضح

اور متعلقہ نظر آنے والے طریقے کو اپنانے سے پہلے، اس کے بارے میں معلوم کیجیے۔ کیا کسی اور نے بھی یہی طریقہ استعمال کیا تھا؟ اس میں کتنا خرچ آیا؟ کیا وہ کامیاب ہوئے؟

وسل بلورز اپنے کیس کو زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں اور اکثر انھیں اپنے درست ہونے پر پختہ لیکن ہوتا ہے۔ تو وہ سوچتے ہیں، ”ظاہر ہے کہ شکایت کے طریقہ کاری عدالت کی طرف سے میرے حق میں فیصلہ آئے گا۔“ اس ایک وجہ کے باعث وسل بلورز سرکاری چینیوں کی واضح کمزوری کے باوجود انھی کو آزماتے رہتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ سرکاری چینیں اس بنیاد پر کام نہیں کرتے کہ کون درست ہے، بلکہ وہ اصولوں اور رسمی طریقہ کاری کی بنیاد پر کام کرتے ہیں، اور یہ چیزیں مضبوط سے مضبوط کیس کو بھی سبوتاڑ کر سکتی ہیں۔ یہ محض اس بات کو دیکھتے ہیں کہ کاغذات میں کون مضبوط ہے۔

سرکاری چینیوں کے ماضی کے تجربات سے متعلق جانے کے بعد، منصوبہ بندی میں کچھ حقیقت پسندی سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر عدالت میں گزشتہ 50 میں سے محض 1 درخواست کامیاب ہوئی ہو تو آپ کے امکانات بھی بھی ہوں گے: 50 میں سے 1۔³ ان آوازوں کو مت سینے کہ ”میر اعمالہ مختلف ہے“ کیونکہ یہ آپ کو تباہی کے راستے پرے جائیں گی۔

اگر گزشتہ تجربے سے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہ ہو تو؟ ایسی صورت میں اپنے ارد گرد سے جانے کی کوشش کیجیے کہ کیا کسی اور نے بھی چیز آزمائی ہے۔ حتیٰ کہ محض ایک یاد گزشتہ واقعات بھی کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہیں۔

اگر آپ سرکاری چینیں کی طرف جانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس بات سے خبردار رہیے کہ آپ کے مخالفین کیا کریں گے؟ وہ اس عمل کو سرت کرنے، ہر ممکن حد تک تمام چیزوں کو خفیہ رکھنے، ہر چیز کو زیادہ سے ٹیکنیکل اور قاعدے کے مطابق بنانے، اور آپ کے اخراجات بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ آپ فوری، مرکزی، اور آزادانہ طریقہ کار کی امید کر رہے ہیں۔ کاش کہ ایسا ہی ہو، کیونکہ تمام تردیداً تو دوسری سمت ہی میں ہو گا۔ ایک طویل سفر کے لیے تیار

³ بعض عدالتوں میں، یہ حقیقی اعداد و شمار کے قریب ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ میں، جو وسل بلورز قانون سازی کا طویل تجربہ رکھتا ہے، 1994ء اور ستمبر 2002 کی ترمیم کے درمیانی عرصے میں، وفاقی عدالت برائے اپیل میں، جواناتھامی فیصلوں کے عدالتی نظر ثانی کا تھی اختیار کرتی ہے، وسل بلورز میرٹ کی بنیاد پر 75 میں سے 74 کیس ہار گئے۔ ”نام ڈیا اُن،“ Whistleblowing in the United States: The Gap between Vision and Lessons Learned Whistleblowing around the World: Law, Culture and Practice“ میں، ”مشمول:“

رہیے۔ اپنی مالی صورتِ حال، اپنے تعلقات اور اپنے حامیوں کا جائزہ لیجیے۔ کیا آپ مہینوں یا برسوں تک برداشت کر سکتے ہیں۔ اگر آپ عدالت تک جاتے ہیں تو آپ کئی برسوں تک اپیلوں اور طریقہ کار کے چکر میں پھنسنے کے لیے تیار ہیں؟

اس کی بجائے آپ سرکاری چیلیوں سے گریز کرنے اور کوئی مہم شروع کرنے کا فیصلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے بھی منصوبہ بندی کی ضرورت ہو گی۔ یہ ایک بالکل علیحدہ موضوع ہے۔ اس میں اپنے تجربات کی داستان لکھنا، معاون شہوت اکٹھے کرنا، بولنے کے لیے تیار رہنا، اتحادی تلاش کرنا، معلومات فراہم کرنا، میڈیا کے ساتھ رابطہ کرنا، اور دیگر بہت کچھ شامل ہوتا ہے۔⁴

دھمکیاں

جب آپ بد عنوانی کے بارے میں بات کرنے جیسا کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو آپ کو انتقامی کارروائی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ جیر ان ہونے یا توازن کھونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ، بس تیار رہیے۔ مصیبت کے سامنے ”پک دار“ رہنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، اس بارے میں پڑھیے۔⁵

آپ کو اپنے گھر والوں اور قریبی دوستوں کو مکمل صورتِ حال سے آگاہ کر دینا چاہیے، کم از کم ایسی صورت میں جب یہ معلومات انھیں بہت زیادہ پریشانی میں مبتلا نہ کر دے۔ اگر وہ تیار ہوں گے تو وہ زیادہ موثر طریقے سے آپ کا ساتھ دے سکیں گے۔

اگر بعض انتقامی کارروائیوں کا نتیجہ مالی اعتبار سے نکلے، مثال کے طور پر آپ کی ملازمت جاسکتی ہو یا آپ پر مقدمہ ہو سکتا ہو تو اس خطرے کو کم کرنے کے لیے بیشگی اقدام کیجیے۔ یعنی قرض پکانا، اخراجات کم کرنا، دوسرا ملازمت ڈھونڈنا، یا انشاہ جات دوسروں کو منتقل کر دینا۔

⁴ برائی مارٹن، The Whistleblower's Handbook: How to Be an Effective Resister (پارلبری، یوکے: جان کار مارٹن، 1999ء)۔ <http://www.bmartin.cc/pubs/99wh.html>

⁵ سوال اور آر میڈی اور ذیپرہ ایم خٹاپ، Resilience at Work: How to Succeed in Matter what Life (نیویارک: امیکوم، 2005ء); امینڈار پلے، The Unthinkable: Who Survives When Disaster Strikes— and Why (نیویارک: تحری ریورز پرنس، 2009ء)۔

اگر کوئی جسمانی خطرہ، جیسے جملے کا امکان موجود ہو تو آپ کو اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ حفاظت کیسے کی جائے، اس کا انحصار حالات پر ہے۔ ہو سکتا ہے، آپ کو کچھ مقامات پر جانے سے گریز کرنا پڑے، ڈرائیو کرنے سے پہلے اپنی کار چیک کرنی پڑے، شہر چھوڑ کر جانا پڑے، حتیٰ کہ ایک نئی شاخت بھی اپنائی پڑ سکتی ہے۔

دھمکیوں سے مٹنے کا ایک انتہائی طاقت و رطیقہ اسے دستاویزی شکل دے کر بے نقاب کرنا ہے۔ یہ اس لیے کہ بہت سے لوگ دھمکیوں کو غلط تصور کرتے ہیں اور اگر انھیں یقین ہو کہ آپ پر حملہ ہو رہا ہے تو وہ آپ کی زیادہ حمایت کریں گے۔ لہذا معلومات آئندھی کرنے کے تمام عمومی طریقے استعمال کرنے کے لیے تیار رہیے، لیکن اس بار انتقامی کارروائیوں سے پہلے۔ اس میں ای میل اور دستخط شدہ اسٹینٹ اکٹھے کرنا، بات چیت ریکارڈ کرنا یا تصاویر لینا شامل ہو سکتا ہے۔ اس میں آپ کی گرفتاری کی صورت میں ہنگامی منصوبے تیار کرنا بھی شامل ہے، تاکہ آپ کی طرف سے دوسرے لوگ کارروائی کر سکیں۔⁶



ہو سکتا ہے کہ ان احتیاطی تدابیر کی ضرورت نہ ہو اور دوسرے لوگ سمجھیں کہ آپ و سوسوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن جملے کے لیے تیار رہنا عقلمندی ہے، خواہ جو ہو گا دیکھا جائے گا، کی حکمت عملی زیادہ بہادرانہ لگتی ہو۔ بدترین حالات کے لیے تیار ہونے کی صورت میں آپ زیادہ پر اعتماد اور اقدامات کے قابل ہوں گے: آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

⁶ زور ان اسیلیک، "Plan B: Using Secondary Protests to Undermine Repression" New Tactics، "Plan B: Using Secondary Protests to Undermine Repression"

-<http://www.newtactics.org/en/PlanB.in Human Rights>

اگر آپ اچھی طرح تیار ہوں اور مکالفین کو اندازہ ہو جائے کہ ان کا حملہ بے نقاب ہو جائے گا اور شاید بیک فائز کر جائے تو درحقیقت ان کی جانب سے حملے کا امکان کم ہو جائے گا۔ لہذا اکثر یہ بہتر ہوتا ہے کہ دوسروں کو جتنا دیا جائے کہ آپ تیار ہیں۔

پولیس تشدد

آپ ایک جلوس کی تحریری کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے امکان کے بارے میں منکر مند ہیں۔

یہ عمومی احتجاج پر حملے کی مثال ہے۔ یہ حملے مخالفین (مخالف مظاہرین)، محتاط لوگوں یا کراچی کے غنڈوں کی جانب سے بھی ہو سکتے ہیں۔

پر دہ پوشی

جب پولیس مظاہرین کے خلاف طاقت کا استعمال کرتی ہے تو وہ شاذ و نادر ہی چاہتے ہیں کہ انھیں ایسا کرتے ہوئے دیکھنے کے لیے کوئی گواہ موجود ہو۔ اگر ان کا عمل ظالمانہ ہوا تو گواہوں کو بڑا محosoں ہو گا۔ ظاہر ہے، یہ نا انسانی کی کلائیک قسم ہے: ایک شخص دوسرے شخص کو بلا جواہ مار رہا ہے اور دوسرا مزاحمت بھی نہیں کر رہا۔ لہذا یہ تو واضح ہے کہ پولیس اور اس کے اتحادی کو شش کریں گے کہ پولیس کا ظلم۔ خصوصاً آزاد ناظرین کی نظر وں میں نہ آئے۔ وہ ایسا کس طرح کر سکتے ہیں؟

ایک طریقہ یہ ہے کہ مظاہرین کو اس وقت مار کر بھاگ دیا جائے، جب انھیں لگے کہ کوئی انھیں دیکھ نہیں رہا ہو گا۔ یا ظلم کی ریکارڈنگ نہیں کر رہا ہو گا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کیمرے ہیں۔ پولیس یہ بات جانتی ہے، اس لیے وہ کیمروں کو ضبط کرنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے، بہت سے مظاہرین کے پاس کیمرے ہونے چاہئیں۔ آؤ یور ریکارڈنگ بھی ایک طریقہ ہے جس سے پولیس کی باتیں ریکارڈ کی جاسکتی ہیں۔

آؤ یو اور یہ یور ریکارڈنگ پہلا مرحلہ ہے۔ اگلا قدم اس مواد کو، اعتبار کے ساتھ، عوام تک پہنچانا ہے۔ ویڈیو یو ٹیوب پر اپلوڈ کی جاسکتی ہیں؛ ان کی وضاحت کیے جانے کی ضرورت ہو گی تاکہ واقعات سمجھ آسکیں۔ اس کے بعد لوگوں کو یو ٹیوب کے مواد سے متعلق اطلاع دینی ہو گی۔

ریکارڈنگ اور معلومات عام کرنے کی ٹکنیکالوجی مسلسل بدل رہی ہے۔ تکنیکی تفصیلات اہمیت رکھتی ہیں اور پر دہ پوشی کے چینچ کے اہم عناصر کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا جانا چاہیے:

- معلومات اکٹھی کریں
- معلومات عوام تک پہنچائیں
- اسے قابلِ اعتقاد بنائیں

معلومات کو معتبر بنانے کے لیے کسی معزز صحافی یا مبصر کو شامل کیا جاسکتا ہے، اچھی کوالٹی کی تصاویر اکٹھی کر کے انھیں ایک متاثر کرنے والی صورت میں ڈھالا جاسکتا ہے، اور اثر و سوخرکھنے والے اداروں کے ذریعے معلومات کو تقسیم کیا جاسکتا ہے۔



برقی جھکٹے کا ڈنڈا۔ حکومتیں اور کمپنیاں تشدد کے لیے آلات فروخت اور استعمال کرتی ہیں اور عوامی اشتغال کو کم کرنے کے لیے مختلف طریقوں کا سہارا لیتی ہیں۔

بعض اوقات تصاویر کچھ زیادہ ظاہر نہیں کرتیں۔ پولیس کے پاس ایسے طریقے ہیں کہ وہ بظاہر بُرے نظر آئے بغیر مظاہرین کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، مثال کے طور پر، مسلسل تکلیف پہنچانا، آنکھوں میں مرچوں کا اسپرے کرنا، اور برقی جھکلوں کے ڈنڈے استعمال کرنا۔ اس قسم کے طریقوں کو بے نقاب کرنے کے لیے، آپ کو یہ سوچنا ہو گا کہ ناظرین

کے لیے قابل اعتبار کیا ہے۔ ہو سکتا ہے، بہت سے مظاہرین اپنے تجربات کے بارے میں بتائیں تو یہ موثر ثابت ہو۔ کوئی طبق مہر ان استعمال کردہ طریقوں کے اثرات کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

کبھی کبھار، پولیس ہی میں سے کوئی فرد بات کرنے کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کا نتیجہ اس کے کیمیر کے خاتمے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ ایک اور استہ پولیس میں سے معلومات افشا رکناء ہے، مثال کے طور پر پولیس کے منصوبوں کے نوٹس یا تقییشی عمل کی ریکارڈ گ۔ اگر مظاہرین پولیس میں اپنا آدمی داخل کر سکیں تو یہ زیادتی کو بے نقاب کرنے کا طاقت و طریقہ ہے۔ اگر پولیس کو شک ہو جائے کہ اسی کا کوئی رکن معلومات فاش کر رہا ہے تو وہ اپنی طرف سے مزید محتاط ہو جائیں گے۔ لیکن اس کا نتیجہ ممکنہ خبری کی تلاش شروع کیے جانے کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔

پولیس میں موجود خبری کی تلاش کا موضوع ہمارے اصل موضوع، یعنی پولیس کے مظالم کی پرده پوشی اور اس کا مقابلہ کرنے کے طریقوں سے بالکل مختلف موضوع محسوس ہوتا ہے۔ یہاں بنیادی نکتہ مقابلے کے لیے کون سی مخصوص تداریک کا انتخاب نہیں، بلکہ ان کے بارے میں سوچنے کا عمل ہے۔ آپ سوچنے کا آغاز اس نکتے سے کرتے ہیں کہ پولیس کیا کر سکتی ہے۔ مثلاً مظاہرین پر تشدد۔ اور فرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے ظلم کو عوام سے چھپانے کی کوشش کریں گے۔ پھر آپ اس ظلم کو بے نقاب کرنے کے طریقوں اور آپ کو بے نقاب کرنے سے روکنے کے لیے پولیس کے ممکنہ اقدامات کے بارے میں سوچنا شروع کرتے ہیں۔ آپ کو تخلیقی صلاحیتیں استعمال کرتے ہوئے سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایسا کوئی جواب نہیں جو ہمیشہ کام کرے، کیونکہ پولیس آپ کے اقدامات سے سیکھے گی اور آپ پولیس کے اقدامات سے۔

قدر گھٹانا

اگر لوگ سوچیں کہ مظاہرین کم درجے کے لوگ ہیں تو پولیس آسانی اپنے ظلم کے نتائج سے بے سکتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے نزدیک، مجرم، دہشت گرد یا عجیب و غریب انداز سے پیش آنے والے بظاہر بدنام مظاہرین کو نقصان پہنچانا معاشرے کے کسی معزز فرد کو نقصان پہنچانے جتنا بڑا نہیں ہوتا۔

اس لیے، توقع کی جاسکتی ہے کہ پولیس اور اس کے حمایتی یا مظاہرین کے خالقین قدر گھٹانے کی تکنیک استعمال کریں گے۔ وہ لیل چپاں کریں گے؛ وہ مظاہرین کو ”ہجوم“، ”گھٹیا“، ”کرانے کا مجمع“ یا ”دہشت گرد“ پکاریں گے۔

غیر ہمدرد فوٹوگرافر افرز مظاہرین کو مکنہ بدترین انداز میں دکھائیں گے، مثال کے طور پر کم روایتی مظاہرین کی ناگوار انداز میں تصاویر۔ وہ مظاہرین کے پُر تشدد ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ وہ مختلف معلومات—مثلاً گزشتہ جرام، بُرے رویے، رقوم کے غلط استعمال، اندر ورنی رستہ کشی یا نسل پر ساتھ بیانات—کو جیسے گے، اور اسے مظاہرین کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔ اس میں سے بعض معلومات گراہ کن یا من گھڑت بھی ہو سکتی ہے۔ اس کا مقصد مظاہرین کو بدنام کرنا ہوتا ہے۔

قدر گھٹانے کی تدابیر سے نہنے کی تیاری کے لیے، کئی عوامل زیر غور لانے چاہئیں:

- ظاہری حلیہ
- شرکا
- رویہ
- ساکھ
- وابستگی

بہت سے مبصرین مظاہرین کے ظاہری حلیے کی بنیاد پر اُن کے بارے میں رائے قائم کرتے ہیں، اگرچہ منطقی اعتبار سے، مظاہرین کے مقصد کی ساکھ کے ساتھ اس کا کوئی لینادینا نہیں ہونا چاہیے۔ لباس میں بے پرواہی یا غیر روایتی لباس ساکھ کو متاثر کر سکتا ہے۔ لہذا بغور سوچیے کہ آپ کسی تصویر دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ ذمہ دار شہری ہونے کا معاملہ ہے؟ آپ بڑی تعداد میں شرکا کی حوصلہ افزائی کے لیے عام لباس کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ بلند اسٹیشن ظاہر کرنے کے لیے، رسمی لباس ایک تبدیل ہے۔ یا ہر شخص ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہن سکتا ہے۔ یا پیشہ وارانہ گروہ، جیسے کہ نرس یا کھلیلوں کی ٹیم، اپنایوں نیقاوم پہن سکتے ہیں۔

اگر شرکا کا اسٹیشن بلند ہو تو ان کی قدر گھٹانے کی کوشش مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا اس بارے میں ضرور سوچنا چاہیے کہ کون شامل ہو سکتا ہے۔ بڑی عمر کے افراد تجربے اور بزرگی کی سند دے سکتے ہیں۔ نمایاں افراد—سیاست دان، فن کار، میڈیا کی شخصیات—گلیر شامل کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، بعض مظاہرین صحافی، وکیل، ڈاکٹر، یا نہ ہی پیشوں ہونے کی حیثیت سے اپنی ساکھ رکھتے ہوں۔ اگر اچھی ساکھ رکھنے والے افراد پولیس کے ظلم کا ناشانہ بنتے ہیں تو ان کے اپنے بیانات مظاہرین کی توثیق میں، خصوصاً ان پر بھروسہ کرنے والے عوام کے درمیان، مدد کریں گے۔

مظاہرین کا رویہ بہت بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ اگر مظاہرین بُرے نظرے لگا رہے ہوں اور لگنے لہرا رہے ہوں تو ان کے ناراض اور جارحانہ ہونے کا تاثر جاتا ہے، یوں انھیں پُر تشدد شکل میں پیش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے بر عکس، اگر مظاہرین شاستہ ہوں، ترمم کے ساتھ گلنگار ہے ہوں یا لطف اندوز ہو رہے ہوں تو ان کے ثابت اور خوش ہونے کا تاثر ملتا ہے، اور اس تاثر کو زائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔



حتیٰ کہ اگر صرف چند مظاہرین بھی ایسے روئیے کا مظاہرہ کریں جسے بدنام کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً گالیاں دیں، نامناسب اشارے کریں، پتھر پھینکیں یا مخالفین پر حملہ کریں۔ تو اسے پورے گروہ کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میڈیا اکثر انتہائی پُر تشدد یا اشتغال انگیز کارروائیوں پر توجہ دیتا ہے اور چند لمحوں کے تصادم کو خبر کے لائق سمجھتا ہے جبکہ کئی گھنٹے کے پر امن روئیے کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے ساکھ خراب کرنے والے تاثر سے بچنے کے لیے، مظاہرین کو جوش میں آنے اور ایسے روئیے سے بچنے کی تیاری کرنی ہو گی جسے منقی انداز میں پیش کیا جاسکے۔ پولیس جانتی ہے کہ مظاہرین کا تشدد مظاہرین کے لیے بُرا ہے، اور طمعنے کرنے یا بُرا برتاؤ کرنے کے ذریعے مظاہرین کو آسانے کی کوشش کر سکتی ہے تاکہ کچھ مظاہرین اپنا ضبط کھو بیٹھیں اور پلٹ کر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں پولیس تشدد کی توجیہ دینا بہت آسان ہو جاتا ہے اور اسے مظاہرین کے تشدد کا رد عمل قرار دیا جاتا ہے۔

بعض پولیس فورس مظاہرین کو بھڑکانے کی کوششوں میں آگے چلی جاتی ہیں۔ وہ فتنہ انگیز جاسوسوں کا استعمال کر سکتے ہیں، جو پولیس کے اجنبی یا بُچلو ہوتے ہیں، اور خود کو مظاہرین میں شامل ظاہر کرتے ہیں اور ایسی حرکتیں کرتے ہیں جس سے مظاہرے کو بدنام کیا جاسکے۔ یہ فتنہ انگیز بعض اوقات تشدد کے فروع میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں،

ایشیں پھیکتے ہیں یاد ہم کا خیز مواد تیار کرنے کے لیے سامان خریدنے کا انتظام کرتے ہیں۔ یہ پوشیدہ فتنہ پرداز افراد تشدد کے استعمال پر دوسروں کو قائل کرنے یا انسانے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حقیقت سے بے خبر مظاہرین سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تشدد کا فیصلہ خود کیا ہے، جبکہ یہ جاسوس پس منظر میں رہتے ہیں، یا منتظر سے غائب بھی ہو سکتے ہیں۔

فتنه انگلیز جاسوسوں کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ پولیس بعض اوقات خود چاہتی ہے کہ مظاہرین زیادہ جارحانہ انداز اپنائیں۔ اس کی وجہ تاثر ہے: جب مظاہرین تشدد کا استعمال کرتے ہیں تو مہتہ سے مبصرین یہ مان لیتے ہیں کہ مظاہرین کا مقصد جارحیت اور نقصان پہنچانا تھا: مبصرین استعمال کردہ طریقوں کو دیکھتے ہیں اور فرض کرتے ہیں کہ مقصد بھی انھی طریقوں جیسا ہو گا۔ مظاہرین ماحولیاتی مسائل یا انسانی حقوق سے متعلق فکر مند ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ تشدد کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے تاثر کے باعث ان کا پیغام زائل ہو سکتا ہے۔ اس کے پیچھے موجود نظریے کو استدلال مطابقت کا نظریہ (correspondent inference theory) کہا جاتا ہے: مبصرین اقدامات کی روشنی میں اس سے مطابقت رکھتا ہوا مقصد فرض کر لیتے ہیں۔⁷ اپنے مقصد سے ہم آہنگی رکھنے والا رویہ اپنانے کے لیے یہ ایک اچھی دلیل ہے۔

قدر گھٹانے کی کوششوں میں آپ کی ساکھ، کچھ حد تک، آپ کی حفاظت کر سکتی ہے۔ اگر مظاہرے کا انتظام کرنے والا گروہ ذمہ دار، نیک نام، قابل پیش گوئی اور با اصول کی حیثیت سے پہچان رکھتا ہے تو اس گروہ کے بارے میں نفرت انگلیز اور مجرمانہ ہونے کے دعووں پر بھروسائیں کیا جاسکے گا۔ در حقیقت، اگر آپ کی ساکھ بہت اچھی ہوئی تو قدر گھٹانے کی کوششیں اس قدر واضح طور پر غلط دکھائی دے سکتی ہیں کہ جملہ آوروں کی ساکھی میں متاثر کر دیں۔

اگلا سوال یہ ہے کہ ساکھ کیسے بنائی جائے۔ یہ آسان نہیں۔ حتیٰ کہ اگر مظاہروں میں فلی ستارے اور نوبیل انعام یافتگان بھی شامل ہوں تو انھیں بھی منتظمین کے دھوکے میں آنے والوں کے طور پر حلے کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ اکثر، اچھی ساکھ ایسے لوگوں کی شمولیت سے قائم ہوتی ہے جنہیں معاشرے میں ذاتی سطح پر جانا جاتا ہو۔ اگر شرکا میں آپ کے پڑوں سی، خاندانی معاужین، اسکول اساتذہ اور کمیونٹی ورکرز شامل ہوں۔ یعنی ایسے افراد جنہیں لوگ ذاتی طور پر

⁷ میکس ابراہمز، ”Why terrorism does not work”， International Security، جلد 31، شمارہ 2، خزان 2006ء،

جانتے ہوں اور ان کی عزت کرتے ہوں۔ تو امکان یہی ہے کہ مظاہرے سے متعلق ان کی رائے کو ناقدين کے دعووں پر ترجیح دی جائے گی۔

ساکھ قائم کرنا ایک مسلسل چینچ ہے۔ اور بلاشبہ اس کے لیے کوشش کی جانی چاہیے۔

قدر گھٹانے کی کوششوں کی مراجحت کا ایک اور طریقہ عہد کرنا ہے۔ اگر منظیمین کہیں کہ ہر شخص کو غیر متعدد رہنا ہو گا، یا پہلے عدم تشدد پر مبنی ورکشاپس میں شرکت کرنی ہو گی تو اس طرح مظاہرے کی بہتر ساکھ میں اضافہ ہو گا۔ عہد مفید ثابت ہوتے ہیں، لیکن ان کے قابل اعتبار ہونے کے لیے ان کارویٰ سے مطابقت رکھنا ضروری ہے۔

تشریحِ نو

آپ کہتے ہیں کہ پولیس نے بھیانہ سلوک کیا اور مظاہرین بڑی طرح زخمی ہوئے۔ پولیس اور سیاست دان کہتے ہیں کہ پولیس نے کسی کو نہیں مارا، مظاہرین نے تشدد کیا، مظاہرین کے زخم معمولی ہیں، مظاہرین کی شکایات بے بنیاد ہیں، چند سرکش پولیس والے زخمیوں کے ذمہ دار ہیں، پولیس تو محض اپنا فرض انجام دے رہی تھی، اور امن و امان ہر حال میں قائم رکھانا چاہیے۔

اگر پولیس مظاہرین پر حملہ کرتی ہے تو آپ اس قسم کے جھوٹ، جواز اور توجیہات کی توقع کر سکتے ہیں۔ پولیس واقعات کے بارے میں جھوٹ بولے گی، ان کی اہمیت کو گھٹائے گی، دوسروں (مظاہرین، سرکش پولیس والوں، سیاست داؤں—یا کسی بھی آسان شکار) کو اذرا مدمے گی اور واقعات کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھے گی۔ اگر آپ اس قسم کی تشریحِ نو کی پیش گوئی کر سکتے ہیں تو آپ ان کے مقابلے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی بھی کر سکتے ہیں۔

جھوٹ۔ اگر پولیس واقعات کے بارے میں جھوٹ بولتی ہے تو جھوٹ بے نقاب کرنے کے لیے آپ کے پاس مضبوط ثبوت ہونے چاہیے۔ طریقہ کار دیکھا جائے تو جھوٹ بولنا پر دہ پوشاکی مانند ہے۔ پر دہ پوشاکی سے مراد چیز چھپانا ہے، بالغاظ دیگر، ادھوری بات بتا کر جھوٹ بولنا۔ یہ دھوکا دہی کی ایک قسم ہے۔ جھوٹ بولنے سے مراد غلط بات بتانا ہے۔ ایسا ہر وقت ہوتا ہے۔ لہذا جو تیاریاں پر دہ پوشاکی سے منٹنے کے لیے کی جاتی ہیں، اس معاملے میں بھی انھی کے ساتھ تیار رہیے، کہ لوگوں کو حقیقی واقعات سے آگاہ کرنے کے کون سے طریقہ ہو سکتے ہیں۔



پولیس تقریباً ہمیشہ یقین رکھتی ہے کہ اسے اکٹھے رہنا چاہیے۔ پولیس کی جانب سے کسی دوسری پولیس کے غلط سلوک کی اطلاع دیا جانا پولیس کی نظر میں انتہائی گری ہوئی حرکت تصور کی جاتی ہے۔ پولیس کے درمیان ”خاموشی کا ضابطہ“ موجود ہوتا ہے: یہ اصول کہ کبھی کسی دوسرے پولیس کے خلاف مجرم نہ بنو۔ یعنی دوسرے پولیس والوں کی جانب سے جھوٹ بولنا لڑکی ہے۔⁸

تحفیف۔ حملے کے مرتكب اکثر سوچتے ہیں کہ انہوں نے متاثرہ افراد کے ساتھ ایسی کوئی بڑی حرکت نہیں کی، جتنا وہ سوچ رہے ہیں۔⁹ یہ ایک شعوری دھوکا۔ ایک جھوٹ۔ ہو سکتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ وہ دوسرے فریق کے نقطہ نظر سے کچیں دیکھنے کی واقعی صلاحیت نہ رکھتے ہوں یا ان کے زاویہ نظر میں واقعی اختلاف پایا جاتا ہو۔ جب پولیس زیر کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرتی ہے یا کسی کو گرفتار کرتی ہے تو وہ اپنے اس عمل کے نتیجے میں دردیا

⁸ میکل ڈبلیو کوئن، (میاپولیس: Walking with the Devil: The Police Code of Silence، کونین ایڈیشنز ایمس، 2005ء)۔

⁹ روئے ایف بائیسٹر، (نیویارک: فریمن، 1997ء)۔

نقضان کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتے، جبکہ جنہیں مغلوب یا گرفتار کیا جاتا ہے، وہ اس کی شدت سے آگاہ ہوتے ہیں، اور بعض واقعات یہ احساس اس کے بعد ایک طویل عرصے تک برقرار رہتا ہے۔ چنانچہ مختلف فریق کے نقطہ نظر کے مقابلہ میں پولیس، اپنے اندامات کیوضاحت میں، اپنی کارروائی کے اثرات تخفیف کر کے بیان کر سکتی ہے۔

کارروائی کے اثرات سے متعلق شواہد اکٹھا کرنے کی تیاری کر کے تخفیف کی زبان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں کیمرے، گواہان، متاثرین کے بیانات، تصاویر، طقی اہل کاروں کی شہادتیں شامل ہیں۔ جو تیاری پر دہ پوشی سے نمٹنے کے لیے مفید ہو، وہی یہاں بھی کام آئے گی۔

الزام تراشی۔ اگر پولیس کے حملے بے نقاب ہو جائیں اور منفی شہرت پولیس کو نقضان پہنچانا شروع ہو جائے تو اس کی جانب سے الزام تراشی کا آغاز ہو سکتا ہے۔ ملوث افراد کہیں گے کہ کوئی اور ذمہ دار تھا: پولیس اپنے کمانڈرز یا سیاست دانوں کو الزام دے سکتی ہے؛ پولیس چیف چند سرکش، یا کامل بھیڑوں، کو الزام دے سکتے ہیں۔

آپ الزام تراشی کے لیے کیسے تیار ہوں؟ اس کا بڑا انحصار حالات اور آپ کے اہداف پر ہے۔ تصاویر لے کر، نام جمع کر کے اور افراد کو بے نقاب کر کے طاقت کا ناجائز استعمال کرنے والی پولیس کے بارے میں ثبوت اکٹھے کرنا آسان ہے۔ البتہ، جب پولیس احکامات بجالا رہی ہو تو کچھ ذمہ داری کمانڈرز یا سیاست دانوں پر عائد ہوتی ہے۔ عموماً اس کے بارے میں ثبوت اکٹھے کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اگر آپ پولیس کے ارکین سے واقعیت بڑھا سکیں تو آپ اندر ورنی خبریں یا حتیٰ کہ دستاویزات، جیسے ای میلزود غیرہ حاصل کر سکتے ہیں، جن سے اعلیٰ عہدے دار ذمہ دار ثابت ہوتے ہوں۔

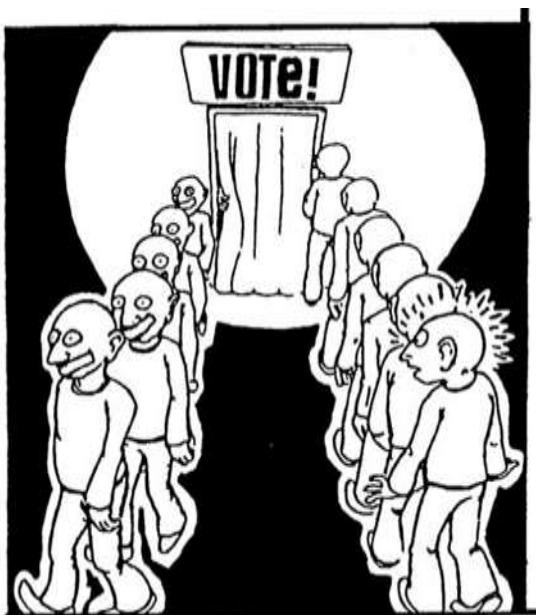
پولیس کی کارروائی کا ذمہ دار کون تھا، اس کے بارے میں آپ کو بیشگی جس قدر زیادہ معلومات ہو گی، آپ پولیس کے ظلم کے بعد الزام تراشی کی تدبیر کے لیے اتنا ہی زیادہ تیار ہو سکیں گے۔ کیا اس کے ذریعے بیشگی کوئی فرق پر سکتا ہے؟ ایک امکان تو یہ ہے کہ پولیس کی کارروائی کے ذمہ داروں کے بارے میں پولیس، اور دیگر لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے۔ اس طرح، وہ جان جائیں گے کہ آپ الزام تراشی کی حرکتوں کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں۔

فرینگ۔ پولیس واقعات کو اپنے تصوراتی فریم درک کا استعمال کرتے ہوئے بیان کرے گی۔ اس سے مراد تصورات کا وہ مجموعہ ہے جو وہ دنیا کو سمجھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پولیس خصوصی طور پر یہ یقین رکھتی ہے کہ وہ معاشرے کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کی نظر میں سرکش احتجاج—یا سرے سے کوئی بھی

اجتہاج—معاشرتی نظام کے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسے لگانا ہو گا کہ اسے قانون نافذ لازمی کرنا ہو گا۔ اس کے نزدیک مظاہرین دشمن، یاد شمن کے ایجنت ہو سکتے ہیں، جنہیں ان کے طرزِ عمل پر سزا دی جانی چاہیے۔

جب پولیس مظاہرین کو مارتی ہے تو وہ اسے مظاہرین سے مختلف نظر سے دیکھتی ہے۔ پولیس اسے احکامات اور معیاری ضابطہ کار کے مطابق، اپنی ملازمت کی ادائیگی کے طور پر دیکھتی ہے۔ جب اسے چیلنج کیا جاتا ہے تو وہ اسے ظلم کی بجائے اپنے فرائض کی ادائیگی سمجھتے ہیں۔

فرینگ سونچنے کا ایک طریقہ ہے اور اکثر اس کی بنیاد پر خلوص ہوتی ہے۔ فرینگ جھوٹ کی مانند فرمیں تکنیک نہیں، بلکہ یہ ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں کرتا ہے۔



پولیس تشدد کے امکان کے لیے تیاری کرتے وقت، آپ کو موقع رکھنی چاہیے کہ فریموں کا اصادم پیش آئے گا، یعنی دیگر الفاظ میں واقعات کی تحریک کے طریقہ پر کھینچا تانی ہو گی۔ اس بات سے آگاہ رہنا ہم ہے کہ پولیس اور اس کے حامی معاملات کو آپ سے بالکل مختلف انداز میں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان کا زاویہ سمجھ سکیں تو آپ اسے چیلنج کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر اپنے نقطہ نظر کو فریم کرنے کے تجھیقی طریقے

سوچے جو ناظرین کو متأثر کر سکیں اور پولیس کی فریمگ کو کمزور یا غیر متعلقہ ثابت کریں۔ ”آزادی اظہار رائے“، ”جمهوریت“ اور ”انسانی حقوق“ جیسے تصورات مغاید ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ کا اپنا فرم پیش کرنے میں کوئی نظر یا تصویر بھی مددگار ہو سکتی ہے۔

مظاہرین کو اکثر لگتا ہے کہ ان کا نقطہ نظر دوسروں کے لیے بالکل واضح ہے۔ آخر، وہ خالقین کے بر عکس ہر ایک کے مفاد کے لیے احتجاج کر رہے ہیں۔ بنیادی بات اس بات کا دراک ہے کہ آپ کا نقطہ نظر، خواہ جتنا ہی اعلیٰ ہو، دوسروں کے لیے واضح نہیں ہوتا۔ آپ کو تیار رہنا ہو گا کہ دوسرا فریق بھی اپنے نقطہ نظر پر قائل کر رہا ہو گا، اور بہت سی صورتوں میں اُسے اپنے نقطہ نظر پر صدق دل سے لیکیں بھی ہو گا۔ اپنے آپ کو یاد دلاتے رہنا بہتر ہو گا کہ کوئی بھی بات ہر ایک پر واضح نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ ایک ظالمانہ قتل بھی اپنی کہانی خود نہیں سنائتے: اسے بھی کسی تشرع کی ضرورت ہوتی ہے۔

سرکاری چینل

مظاہرین اکثر سرکاری چینلوں سے متعلق مقتضاد رجحان رکھتے ہیں۔ اگر سرکاری چینل، جیسے کہ شکایات کا طریقہ کار، عدالتیں اور دیگر اپنا کام بخوبی کر رہے ہوں تو احتجاج کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر، خطرناک نیکناوالوں کو روکنے یا ماحدوں کو تقصیان پہنچانے والی صورت حال کے لیے، سرکاری اداروں کے سامنے مخفی ایک معقول مقدمہ پیش کرنے کی ضرورت ہو گی جو ضروری اقدامات کی منظوری دے، اور درست فیصلہ کیا جائے۔ البتہ، تبدیلوں سے نہیں والی ایجنسیاں اور طریقہ کار اکثر کسی نہ کسی صورت میں ناقص ہوتے ہیں، جس کی وجہ یا تو اندر وہی اثرور سون خ ہوتا ہے یا اثرپذیر نظر یہ جو طاقت ورگوں کے مفادات پورے کرتا ہو۔

چونکہ سرکاری چینل اکثر کام نہیں کرتے تو لوگ اپنے نظریات سے آگاہ کرنے کے لیے احتجاج کرتے ہیں۔ احتجاج پیشتر اوقات سرکاری چینلوں کا رد ہوتا ہے۔

مظاہرین یا پولیس یادوں کی جانب سے سرکاری چینلوں کا تعاقب کیا جاسکتا ہے۔ بنیادی بات بس یہ یاد رکھنا ہے کہ سرکاری چینل عموماً عوامی اشتغال کو کم کرتے ہیں۔ بعض اوقات آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس سے حاصل ہونے والے فوائد کی خاطریہ قربانی دی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات، جیسے کہ گرفتاری کے بعد، آپ کے پاس اس میں شامل ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ آپ جس بارے میں احتجاج کر رہے ہیں، اگر آپ کا ہدف اس سے متعلق عوامی اشتغال

میں اضافہ کرنا ہے تو آپ کو رائے عامہ کی تیاری کے حوالے سے سوچنا چاہیے: زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے وابستہ اور فعال کریں۔

سرکاری چینلوں کے حوالے سے تیاری کے لیے، مرکزی کمٹتی مختلف مکان پہلوؤں سے متعلق اپنے روئے عمل کے بارے میں سوچنا ہے۔

- اگر پولیس تشدد کا استعمال کرتی ہے تو کیا آپ رسمی شکایت کریں گے؟ کیا آپ پولیس کو رٹ جائیں گے؟ اس قسم کے طریقے اشتغال کم کر سکتے ہیں۔ زیادہ طاقت ور منصوبہ یہ ہو گا کہ تشدد سے متعلق معلومات کو بڑے پیمانے پر عوام تک پہنچایا جائے۔

- اگر پولیس تشدد کا استعمال کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں پولیس کو بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو حکومت یا پولیس بذاتِ خود انکوائری تشكیل دے سکتی ہے۔ انکوائری پولیس تشدد کا معاملہ عوامی حلقة سے نکال کر۔ کہ جہاں عوامی اراکین اس معاملے پر بحث کر رہے ہوتے ہیں۔ رسمی دائرہ کار میں لے جاتی ہے جس کی بنیاد اصول و خوابط پر ہوتی ہے۔ آپ انکوائری رکوانیبیں سکتے۔ اگر انکوائری تشكیل دی جاتی ہے تو آپ مطالبات کر سکتے ہیں۔

- انکوائری آزادانہ ادارے کی جانب سے ہونی چاہیے۔ نہ کہ پولیس یا حکومت کی طرف سے۔
- انکوائری آزاد ہونی چاہیے، جس کی کارروائی میڈیا اور عوامی ارکان کے لیے کھلی ہو۔

اگر انکوائری خوبی ہو اور پولیس کی جانب سے کی جائے تو یہ قریب قریب سفیدی پھیرنے جیسا ہو گا۔ جب کوئی جانتا نہیں ہو گا کہ کیا ہو رہا ہے تو اس کا چرچا بھی نہیں ہو گا۔ بعض لوگ نتائج سننے کا انتظار کرنا چاہیں گے۔ اس دوران اشتغال ٹھہرنا پڑے جائے گا۔

اوپن انکوائری کی صورت میں ساعتوں کی میڈیا پورٹ کے ذریعے مذکورہ معاملے سے متعلق توجہ برقرار رکھنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ البتہ آپ کو اسے کافی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ انکوائری پولیس کی حمایت کر سکتی ہے یا کمزور سفارشات پیش کر سکتی ہے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ انکوائری کو اپنے مقصد کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کریں۔

اپنی اصل صورت حال پر واپس آتے ہیں: آپ احتجاج کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے لیے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر پولیس تشدد نہیں کرتی تو سرکاری چینلوں کا معاملہ سرے سے ہی نہیں اٹھے گا۔ اگر وہ تشدد کرتے ہیں تو آپ کو سرکاری چینلوں سے متعلق امکانات کے لیے تیار ہونے کی ضرورت ہو گی۔

و حکمکیاں اور انعامات

اس بات کا امکان کہ پولیس مظاہرین پر حملہ کرے گی، بذاتِ خود اپنی نوعیت میں ایک دھمکی کا کام کرتا ہے، اور لوگوں کو مظاہرے میں شرکت سے خوف زدہ کر سکتا ہے۔ پھر گرفتاری اور کامکان اور گرفتاری کے دوران اور جیل میں انفرادی ہر انسانی کے امکانات ہوتے ہیں۔ اس کے بعد، پولیس مخصوص مظاہرین کو خصوصی توجہ جیسے کڑی نگرانی، ملاقاں اور گرفتاریوں کے لیے منتخب کر سکتی ہے۔



صنعاء، یمن میں احتجاج (3 فروری 2011ء)

ایسی صورت حال سے حفاظت کا بہترین طریقہ بدسلوکی کو دستاویزی شکل دینے اور اسے بے نقاب کرنے کے لیے تیار رہنا ہے۔ دھمکیوں کے لیے تیاری بالکل مظاہرے میں پولیس تشدد کے لیے تیاری جیسی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر مظاہرے کے بعد، پولیس چند کارکنوں کو نگرانی اور ہر انسانی کے لیے منتخب کر لیتی ہے تو اسے بے نقاب کرنے کی

ضرورت ہے۔ ان کارکنوں کو اچھے روئیے کے ساتھ پیش آنا ہو گا، کیونکہ ضبط کو کر کیے جانے والے تبرے یا حرکات ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پولیس کارروائیوں کے جواز کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔

دھمکیوں کے لیے تیار رہنے کا ایک اور طریقہ لوگوں کی بڑی تعداد کو مظاہرے کے لیے قائل کرنا ہے۔ لوگ ایک گروہ کی صورت میں اقدام کرتے ہوئے محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ پولیس چھوٹے گروہ کے مقابلے میں بڑے ہجوم پر عموماً کم ہی حملہ کرتی ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ شر کا کیسے مائل کیا جائے؟ معیاری طریقے تو یہی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ تحریک میں حصہ لیں اور ایسے اقدام ترتیب دیں جو کش رکھتے ہوں۔ اگر پولیس تشدد کا خوف بنیادی عرصہ ہو تو ایسا وقت، جگہ اور انداز منتخب کرنا ہم ہے جو خطرات کم کرے، مثلاً کوئی ایسی نمایاں جگہ منتخب کی جائے جہاں احتجاج میں شرکت نہ کرنے والے بہت سے افراد بھی دیکھ رہے ہوں۔

جلوس میں شر کا کمی بڑی تعداد ہو تو اس بات کا بڑا خطرہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی تشدد کا استعمال کرے گا اور پولیس تشدد کا جواز فراہم کر دے گا۔ اسی لیے، دیگر قسم کے اقدامات کے بارے میں بھی سوچنا پاہیے، مثال کے طور پر، لوگ ہرے کپڑے پہننے ہوئے ہوں، گیت گارہے ہوں یا سڑک پر اجنیوں سے سلام دعا کر رہے ہوں۔ یہ سب ظاہر بے ضرر محسوس ہوتا ہے لیکن یہ جھنکی کی علامت ہو سکتا ہے۔

انعامات کے ذریعہ نا انصافی سے متعلق لوگوں میں کچھ کرنے کی ترغیب کو کم کیا جاسکتا ہے۔ پولیس جانتی ہے کہ اگر وہ اپنے کمانڈرز کے ساتھ وفادار ہیں گے۔ جس میں خاموشی کے ضابطے کی پابندی کرنا شامل ہے، یعنی ساتھی افسران کی جانب سے بدسلوکی سے متعلق باتوں کی جائے۔ تو ملازمت برقرار رہنے اور ترقی حاصل کرنے کے زیادہ امکانات ہوں گے۔ بعض مظاہرین پولیس کے مجرم جاتے ہیں، اور اکثر اپنی کوششوں کے بدلتے رقم وصول کرتے ہیں۔

اتفاقی کارروائیاں

آپ کے گروہ نے ایک طاقت ور سیاست دان کی محاذ افت میں دست انداز کردار ادا کیا ہے۔ آپ انتہائی کارروائیوں کے بارے میں پریشان ہیں۔

یہ حملے کا نتثانہ بننے کے عام مسئلے کی ایک مثال ہے۔ اس میں کڑی گرانی، خفیہ طور پر ساتھ شامل ہو جانا، افواہیں پھیلانا، ارکین کو ہر اسائ کرنا، آلات ضبط کرنا، دھمکی آمیز پیغامات بھیجننا، میڈیا میں کردار کشی کرنا، مالیاتی آؤٹس

کرنا، قوت استعمال کرنا اور دیگر طریقہ شامل ہیں۔ وہ آپ کے گروہ کی ساکھ برباد کرنے، اداکمین کو خوف زدہ کرنے، دفاع میں وقت اور کوشش ضرف کرنے، اور اداکمین و محاذیوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے ذریعے آپ کے گروہ کو کم موثر بنانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ تو آپ ایسی کیا تیاری کر سکتے ہیں جو حملہ کو دھکیل دے اور حملہ آوروں کو اس خواہش پر مجبور کر دے کہ انہوں نے کبھی اس کا آغاز نہ کیا ہوتا؟

پرده پوشی

بعض حملے کھلے عام ہوتے ہیں، مثلاً کوئی سیاست دان ٹیلی ویژن نشریات میں آپ کے گروہ پر تقید کرتا ہے۔ اس کے ساتھ نہ مٹانا آسان ہے، بلکہ یہ آپ کے گروہ کو مزید شہرت دے کر مفید بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

البتہ، دیگر حملے اس طرح کیے جاتے ہیں کہ حملہ آور اور اُن کے طریقے خفیہ رہتے ہیں۔ ایسے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے، حملوں کو دستاویزی شکل دینا اور انھیں بے نقاب کرنا کثر موثر ثابت ہوتا ہے۔

• اگر آپ کو دھمکی آمیز پیغامات موصول ہوتے ہیں تو اُن کی نقول تیار کیجیے اور لوگوں کو اس کے بارے میں بتائیے۔ اگر پیغامات ای میل کے ذریعے آئیں تو انھیں محفوظ کرنا آسان ہے۔ اگر آپ کو دھمکی آمیز یا ہیوڈ فون کا لز موصول ہوں تو مستقبل میں اس قسم کی کالزر یکارڈ کرنے کے لیے ٹینکنالوجی میں سرمایہ کاری کیجیے۔ اسی طرح، اگر آپ کو روز بانی دھمکیاں دی جاتی ہیں تو ریکارڈ اس تیار کر دو۔ اس کے پاس مضبوط ثبوت ہو گا تو آپ درست واقعات۔ تحریری بیان، ریکارڈ گ یا دیڈ یو۔ پیش کر سکیں گے اور مختلف میڈیا استعمال کرتے ہوئے دلچسپی رکھنے والے لوگوں تک پہنچا سکیں گے۔ دھمکیوں کی تشبیہ کار آمد ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ آپ کے حماقی اس معلومات سے زیادہ خوف زدہ نہ ہو جائیں۔ آپ کو یہ دکھانا ہو گا کہ آپ دھمکیوں میں نہیں آئے ہیں، بلکہ دھمکیوں کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے تیار ہیں۔

• اگر کسی درمیانی واسطے کے ذریعے حملے کا امکان ہو تو آپ کو یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اس کارروائی کے پیچھے کون ہے۔ مثال کے طور پر، تصور کیجیے کہ پولیس کو کسی سیاست دان کی جانب سے آپ کے دفاتر پر چھاپ مارنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کیا پولیس۔ یا سیاست داؤں۔ کے درمیان آپ کے

روابط ہیں جو آپ کو اندر کی خبر بتا سکیں؟ آپ کے مقصد سے ہمدردی رکھنے والے جتنے زیادہ مخبر ہوں گے، مخالفین کے لیے خفیہ رہنا یا اپنے اقدامات کے ذمہ داروں کو چھپانا اتنا ہی مشکل ہو گا۔ افواہیں بھی جزوی طور پر حملے کا ایک طاقت و رذیعہ ہو سکتی ہیں کیونکہ کوئی بھی افواہ پھیلانے کا آغاز کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ یہ افواہیں مالیاتی، جنسی، نظریاتی یاد گیر معاملات سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، افواہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کے کسی دہشت گرد تنظیم سے روابط ہیں۔ آپ افواہ سازوں کو بے نقاب کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ یہ خاصاً مشکل اور نازک معاملہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ افواہیں سنبھال گئی سے لیتے ہوئے محسوس ہوں، مثلاً آپ کوئی منطقی جواب دیں، تو وہ افواہ زیادہ معتبر ہو سکتی ہے۔ ایک مختلف قسم کا رہ عمل افواہوں کا مذاق اڑانا ہے، مثلاً ایسی تصاویر یا الفاظ کے ہیر پھیر کا سہارا لیجھ جو الزامات کے بے شکن پن کو نمایاں کرے۔ اگر آپ کو مخصوص قسم کے جملوں، جیسے کہ مار پیٹ یا آتش زنی کی توقع ہو تو سوچیے کہ آپ انھیں کیسے بے نقاب کر سکتے ہیں۔ یہ پولیس تشدد کو بے نقاب کرنے کی تیاری جیسا ہے، البتہ اس کے امکانات زیادہ ہیں۔

حملہ کاروں پلے

اگر آپ کے گروہ پر ماضی میں حملہ ہو چکا ہے اور آپ مستقبل میں حملے کی توقع کر رہے ہیں تو یقیناً مخصوصہ بندی کار آمد لازمی ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ماضی کا حملہ دہرانے جانے کے لیے تیار رہیے، تاکہ اگر وہ دوبارہ ہو تو آپ ثبوت جمع کر کے اسے بے نقاب کر سکیں۔

دیگر اقسام کے جملوں کی تیاری کے لیے، آپ دو یا تین اراکین کو نامزد کیجیے جو حملہ آور کا کردار ادا کریں اور آپ کے گروہ پر حملہ کرنے کے طریقے سوچیں۔ اس کے بعد ہر ایک ٹیم کی صورت میں تصور کیے گئے ہر حملہ کے روہ عمل کے لیے کام کرے۔

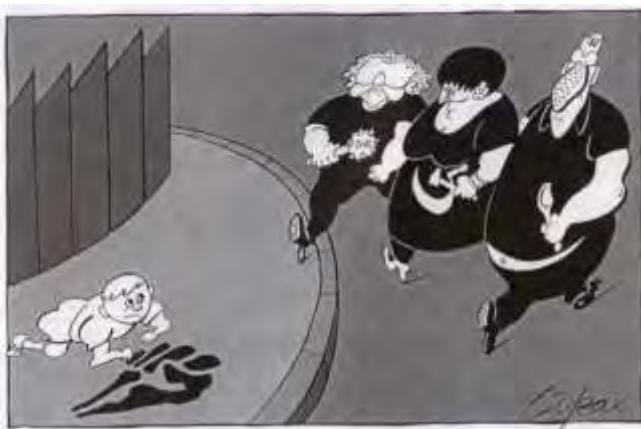
اگر حملہ مستقل ہوتے ہوں تو اپنے روہ عمل کاروں پلے کرنا کار آمد ہو سکتا ہے۔ یہ آتش زدگی کی مخفوق (فار ڈر) جیسا ہو گا: آپ سب کچھ ویسے ہی کرتے ہیں جیسے حقیقت میں حملہ ہوا ہو، اور اس کے بعد جائزہ لیتے ہیں اور اس تجربے کو بہتر تیاری کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

قدر گھٹانا

آپ کے گروہ کی ساکھ پر ہر طرح سے حملہ کیا جاسکتا ہے۔ ہو سکتا ہے، کوئی سیاست دان توہین آمیز دعوے کر دے اور میڈیا اس پر خبر چلا دے جو نقصان دہ ثابت ہو۔ یہ دعوے دہشت گردوں کے ساتھ روابط، بد عنوانی پر منی لین دین، خطرناک طریقوں، جنی جرام اور دیگر کسی معاملے کے بارے میں ہو سکتے ہیں۔

آپ مختلف قسم کے رو عمل کے لیے تیار رہ سکتے ہیں

1. ایسے دعوے نظر انداز کر دیں، کیونکہ یہ بے سروپا ہیں۔ ان پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔
2. دستاویزات اور گواہیوں کے ساتھ معقول اور حقائق پر منی جواب دیجیے۔
3. جوابی حملہ کیجیے، مثال کے طور پر مخالفین کے ناپاک ارادوں کی نشاندہی کیجیے۔
4. حملوں کا نزاق اڑائیے۔



کوریکس (Corax) کا کارٹون، جسے اوپور (Otpor) نے استعمال کیا

۱۔ دعوے نظر انداز کر دیجیے

آپ یہ تصویر کر سکتے ہیں کہ اس قسم کے دعوے اتنے بے سروپا ہیں کہ ان پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ آپ کو اس کا جواب دینے کے لیے زیادہ تیاری کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ یہ کیسے جانیں گے کہ ایسا کرنا صحیک ہو گا؟ اس کے لیے اپنے حامیوں اور دیگر (غیر جانب دار لوگوں) کے ساتھ ایک چھوٹا سا سروے کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے جس کے

ذریعے اپنے گروہ کی ساکھ، اور اس کے مضبوط اور کمزور پہلوؤں کے بارے میں جانیں۔ اگر آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی چند خدشات پائے جاتے ہیں، مثلاً آپ کے گروہ کے مخصوص موقف یا اقدامات کے خواہ سے، تو یہ حملے کے لیے کمزور مقامات کا اشارہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہ پہلو ہو سکتے ہیں جہاں رڑ عمل ظاہر کرنا زیادہ اہم ہے۔

۲۔ مقول اور حقائق پر مبنی جواب دیجئے

آپ حملے کا جواب دینے کے لیے حقائق تیار رکھ سکتے ہیں، اور انھیں میڈیا ریلیز، ویب سائٹ، ای میل اسٹ اور رڑ عمل ظاہر کرنے کے کسی بھی دوسرا طریقے کے ذریعے استعمال کر سکتے ہیں۔ تیاری کے لیے، آپ کے گروہ کے پاس ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو معاملات کے بارے میں تجویز علم رکھتے ہوں اور گروہ کے لیے جواب تیار کر سکیں۔ آپ کے پاس تحریر و تقریر کی صلاحیت رکھنے والے افراد ہونے چاہئیں، تاکہ آپ رڑ عمل ظاہر کر سکیں۔ کلیدی عہدوں پر آپ کے حمایتیوں کی موجودگی مفید ہو سکتی ہے جو آپ کی طرف سے بات کر سکیں۔

مثال کے طور پر، اگر آپ میڈیا پر خبریں دینے والے ایسے افراد کو جانتے ہوں جو ہمدردی رکھتے ہوں تو یقین بنائیے کہ انھیں آپ کے گروہ کے بارے میں خاطر خواہ معلومات ہو تاکہ وہ غلط دعوے مسترد کر سکیں اور حقائق فراہم کر سکیں۔ اگر آپ کی حمایت میں نمایاں افراد—معاشرے کے معزز افراد—بھی موجود ہوں تو آپ اپنے قول و فعل کے بارے میں انھیں اچھی طرح دلائل دیجیے۔ ایسے لوگ ڈھونڈیے جو آپ کی حمایت میں بولنے کے لیے راضی ہوں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو آپ کے حمایتیوں نہ ہوں لیکن منصفانہ مقابلے پر یقین رکھتے ہوں، اور ایسے لوگ جو جھوٹ اور غلط تشریحات پر مبنی تلقید کو چیلنج کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ان کے بیانات خاص طور پر زیادہ اہمیت رکھیں گے کیوں کہ انھیں نسبتاً غیر جانب دار فرد کے طور پر دیکھا جائے گا۔

اگر آپ کی تیاری اچھی ہو تو تمام اقسام کے لوگوں کو اپنے دفاع کے لیے اکٹھا کرتے ہوئے حملہ درحقیقت آپ کے گروہ کے لیے ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ بس یہ یاد رکھیے کہ جھوٹے دعووں کا مقابلہ کرنے کے لیے انھیں آپ کے گروہ کے بارے میں خاطر خواہ معلومات درکار ہوں گی۔

۳۔ جوابی حملہ

اس کا مقصد یہ ہے کہ توجہ حملہ آوروں کی جانب منتقل کر دی جائے اور ان کے خفیہ عزائم، جھوٹ، مفادات کا تصادم، بد عنوان رویہ اور دیگر خامیاں اجاگر کی جائیں۔ اس جوابی تدبیر کی تیاری کے لیے، آپ ایک ”یکچھ فائل“ تیار کر سکتے

ہیں۔ جس میں آپ کے مخالفین کے بارے میں تباہ کن معلومات موجود ہوں۔ اور ان دعووں کی تشویہ کے طریقے تیار رکھیں۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے آپ ایسے لوگوں کو جانتے ہوں جنہیں آپ کے مخالفین سے مشوہد ہو اور وہ بات کرنے کے لیے تیار ہوں۔

یہ ایک طاقت ور طریقہ ہو سکتا ہے، لیکن آپ کو احتیاط سے سوچ کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ کیا یہ بہتر طریقہ ہو گا۔ ایک نقصان یہ ہے کہ آپ کو حملہ کا نشان بننے والے کی بجائے حملہ آور کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ بے ایمان سیاست دانوں کے متاثرہ شخص کے تاثر کی بجائے، لوگ محض یہ سوچ سکتے ہیں کہ دونوں فریقوں کی جانب سے ہی بد تیزی کی جا رہی ہے، چنانچہ وہ سوچیں گے کہ ”جو بھی ہوتا ہے، اور ایسے میں ناگوار طریقے بھی قابل قبول ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ کے مخالفین کے پاس زیادہ وسائل ہیں اور وہ انھیں استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں تو جوابی حملے سے گریز بہتر ہو سکتا ہے۔ اس کے بر عکس، اگر عوام کی اکثریت پہلے ہی آپ کے مخالفین کو بد عنوان تصور کرتی ہے تو آپ کو زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی آپ کو جوابی حملے کی قیادت کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ کام آپ کے لیے دوسرا کر سکتے ہیں۔

۳۔ حملوں کا مذاق اڑائیں

آپ حملوں کا توز کرنے کے لیے مرا جا کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ یہ کام لٹائن، مراجیہ میڈیا ریلیز، ملبوسات یا احتجاجی کرتیوں کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

2000ء میں، اوپور کی سرگرم تحریک کو سلو بودان میلیو سوئچ کی قیادت میں سربیانی حکومت کے ظلم کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت نے اوپور کو دہشت گرد، فسطائی اور منشیات کا عادی قرار دیا۔ ایک کارٹون نے اوپور کی ایک طنزیہ تصویر بنائی جس میں ایک چھوٹا بچہ را گزر پر اوپور کا نشان، بند مٹھی بن رہا ہے جبکہ اسے میلیو سوئچ اور دیگر سربیانی رہنماؤں کی بڑی مضمحلہ خیز تصاویر دھمکا رہی ہیں۔ اوپور نے اس کارٹون کو دستی تلبچوں میں استعمال کیا جس نے مخصوصاً تصاویر اور حکومت کے اڑاکات کو آمنے سامنے رکھ دیا۔¹⁰

Humour as a serious strategy of nonviolent resistance to ”Majken Jul Sorensen 10
-190-167، نمبر 2، اپریل 2008، صفحہ، Peace & Change，“oppression

مزاح کا استعمال کرتے ہوئے، آپ یہ بیگام دیتے ہیں کہ آپ کے گروہ کے بارے میں ان دعووں کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت نہیں: یہ امکان ہے۔ اس طرح حملہ آور کے لیے اپنے دعوے جاری رکھنا مزید مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ لوگوں کو ان کی حماقت کی یاد دلا سکتا ہے۔

اس میں بڑا پہنچنگ مزاح کی ایسی تکنیک استعمال کرتا ہے جس کی گوئی نہ صرف حمایتوں، بلکہ مخالفین میں بھی سنائی دے۔ اگر مزاح ناگوار محسوس ہو تو اسے جوابی حملے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ طنز کی تشریح میں غلطی کرتے ہوئے اسے سنجیدہ بات کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ حملوں کا مذاق اڑانے کی تیاری کے لیے، آپ کو پہلے مشق کرنی چاہیے، اور جواب دینے کے لیکے چھلکے طریقے سوچنے چاہئیں۔ آپ کے ذہن میں کارروائی کے چند اقدامات بھی آسکتے ہیں جنہیں آپ استعمال کر سکتے ہیں، خواہ حملہ ہو یا نہ ہو۔

تشریحِ نو

حملہ آور اپنے عمل یا اس کی وجوہات کے بارے میں جھوٹ سے کام لے سکتے ہیں، جیسے یہ بات غیر اہم ہے، وہ کسی بھی مسئلے کا الزام دوسروں کو دے سکتے ہیں، اور اس کے حقیقی مقاصد سے متعلق پناز اویہ نظر پیش کر سکتے ہیں۔ اس کی تیاری کے لیے، آپ کو اپنے ساتھ ایسے لوگ چاہیے ہوں گے جو حقائق سے واقف ہوں، دنیا کے سامنے آپ کے گروہ کا موقف واضح کریں، اور جو متعلقہ افراد کے ساتھ ابلاغ کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ آپ کو اپنے لوگوں کی کہی ہوئی ہربات کی تو شق کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

مثال کے طور پر، اگر آپ کے دفاتر پر چھاپ پڑتا ہے اور آپ کے کمپیوٹر زمینے کر لیے جاتے ہیں، تو پولیس کہہ سکتی ہے کہ یہ معمول کام مشاہدہ تھا اور کوئی چیز اٹھائی نہیں گئی۔ (وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ چھاپ منشیات کے لیے مارا گیا تھا، جو ایسا دعویٰ ہے جسے قدر گھٹانے کے لیے بہتر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔) اگر آپ کے پاس ویڈیو ثبوت ہو کہ پولیس نے کمپیوٹر اپنے قبضے میں لیے ہیں تو آپ اس جھوٹ کو بے نقاب کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ایسے مخبر ہوں جن کے مطابق کسی سیاست دان نے چھاپے کا حکم دیا تھا تو آپ ایک اور جھوٹ بے نقاب کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ چھاپ جمہوریت اور آزادی اظہار رائے پر ایک اشتغال الگیز حملہ تھا۔

آپ کے کمیوٹرز کی ضبطی ایک سنجیدہ معاملہ ہے، اور آپ کو اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس میں بیک فائز تجیری کی آزادانہ منصوبہ بندی شامل ہے۔¹¹

سرکاری چینل

جب آپ کے گروہ پر حملہ ہو تو امکان ہے کہ بہت سے قوانین اور ضوابط کی خلاف ورزی کی جائے گی۔ آپ پولیس محتسب میں شکایت کرنے، ہتھ عزت کے لیے عدالت میں مقدمہ کرنے، پرائیویٹ کمیشن کو شکایت کرنے، پارلیمان سے فیصلہ کرنے، یادگیر متعدد رسی طریقوں میں سے کوئی بھی استعمال کرنے کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات یہ راستے کارآمد ثابت ہوتے ہیں، لیکن یہ عموماً اشتغال میں کمی لاتے ہیں۔

جب آپ شکایت درج کرواتے ہیں تو آپ مسئلہ حل کرنے—انصار فراہم کرنے—کے لیے نظام پر انحصار کر رہے ہوتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ طریقہ کار عموماً انتہائی ست رفتار ہوتا ہے، اس میں بہت وقت اور کوشش، بلکہ بعض اوقات رقم بھی لگتی ہے، اس کے لیے ماہرین جیسے کہ وکلا کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس میں باریک بینی شامل ہوتی ہے۔

اگر آپ کے گروہ کے اراکین اس قسم کے طریقوں پر غور کرنا چاہتے ہیں تو ان سے گزشتہ شکایات کی کامیابی کی شرح سے منتقل معلومات دریافت کیجیے۔ (اکثر یہ معلومات دستیاب ہی نہیں ہوتی۔) انھیں دوسرا گروہوں سے رابطہ کرنے کیبھی جو ایسی شکایت درج کروائی چکے ہوں، اور معلوم کیجیے کہ کتنا وقت، کوشش اور رقم صرف ہوئی۔ ان سے پوچھیے کہ شکایت کے عمل میں کتنے لوگ شامل تھے۔

بعض اوقات سرکاری چینل اپنی اصطلاح میں موثر ہوتے ہیں، لیکن اس موقع کی ایک قیمت ہوتی ہے: کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو آپ نے نہیں کی ہو تیں کیونکہ سرکاری چینلوں میں بہت سا وقت اور محنت صرف ہو جاتی ہے۔ آپ کو سوچنا ہو گا کہ اگر آپ بھی وقت اور محنت ہمچلانے میں صرف کرتے تو کیا کچھ کر سکتے تھے۔ سرکاری ایجنسی کو جواب لکھنے کی بجائے، وہی محنت حمایت اکٹھی کرنے یا کارروائی کا انتظام کرنے کے لیے کہانیاں لکھنے میں صرف کرنے کا تصور کیجیے۔

11 ایک طریقہ کار کے لیے، دیکھیے Schweik Action Wollongong <http://www.bmartin.cc/others/SAWchecklist.pdf>，“checklist

اپنے دفتر پر چھاپے کے لیے تیاری کے مقصد سے، حملے کے امکان کو بھرپور حمایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے کا ہدف رکھیے۔ اداکیں کو دفتر میں وقت گزارنے کی دعوت دیجیے۔ کہرے لگائیں۔ معلومات کا ایک اپ تیار کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتائیے کہ سب کچھ کیسے ہوتا ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے سے متعارف کروائیے۔ جی ہاں، مکملہ چھاپے کے لیے تیاری مضبوط بننے کا موقع بھی ہو سکتا ہے۔

وہ مکملیاں

اگر آپ کا گرد و پر حملے کا نشانہ ہو تو بعض اداکیں خوف زدہ ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، انھی پر حملہ ہو یا انھیں یہ فکر ہو کہ اگلی باری ان کی ہوگی۔

اس کی تیاری کے لیے اداکیں کو یقین دہانی کروانی ہوگی۔ اس کا ایک بہترین طریقہ مکملہ حالات کے بارے میں سوچنا، روپ عمل تیار کرنا اور اس کے مطابق منصوبہ بندی کرنا ہو سکتا ہے۔ جب لوگ جانتے ہوں گے کہ کیا کرنا ہے تو وہ کم خوف زدہ ہوں گے۔

بعض لوگ بحران میں مغلوب ہوتے ہیں۔ وہ پر اعتماد، حوصلہ مند اور متأثر کن ہوتے ہیں۔ بحران میں ایسے بعض رہنماء تجربہ کار ہوتے ہیں؛ بعض لوگ نوجوان اور ہم کے میدان میں نئے ہوتے ہیں۔ آپ کے گروہ کے لیے چیزیں یہ ہے کہ بحران میں رہنمائی ثابت ہونے والے لوگوں کی شاخت کریں، انھیں کارروائی کے لیے تیار کریں اور کچھ نہ ہونے پر انھیں مایوس نہ ہونے دیں۔ (محض کارروائی کا مزہ چکھنے کے لیے آپ کو اندر وہی بحران کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں)۔

حملے سے بعض اداکیں کے خوف زدہ ہونے کی درست وجوہات موجود ہوتی ہیں: ہو سکتا ہے کہ ان کے خاندان یا معاشر کو خطرہ ہو۔ لہذا ان کی حفاظت کے طریقے سوچے۔

اگر دھمکیاں حملے کا حصہ ہوں تو ہر وقوع پذیر ہونے والی چیز کو دستاویزی شکل دینا یقینی بنائیے۔ دھمکیاں، حملے، اعتمادی کارروائیاں بہت سے باہر والوں کے لیے غیر منصفانہ عمل سمجھی جائیں گی۔ ان کارروائیوں کو دستاویزی شکل دینے اور بے نقاب کرنے سے آپ اشتغال میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کی تیاری اچھی ہو تو آپ اپنے منصوبوں پر اچھی طرح عمل کر سکتے ہیں اور اگر قسمت بھی ساتھ ہوئی تو حملہ آور خواہش کریں گے کہ کاش انھوں نے کبھی حملہ نہ کیا ہوتا۔

حاصل کلام

یہ تین مثالیں۔ بد عنوانی کے بارے میں بات کرنا، پولیس تشدد کا خطرہ اور اپنے گروہ کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا امکان۔ واضح کرتی ہیں کہ دھمکیوں کے مقابلے کے لیے تیاری کے منصوبے کیسے بنائے جائیں۔ آپ اسی طرح کا انداز دیگر تمام معاملات، جیسے آن لائن سنتر شپ، جنسی ہر اسانی، گرفتاری اور تشدد کے خلاف بھی اپنائسکتے ہیں۔ بنیادی بات یہ سوچنا ہے کہ دوسرے اپنے اقدامات سے متعلق اشتغال کم کرنے کے لیے کیا کریں گے، اور پھر یہ سوچنا ہے کہ آپ ایسا کیا کر سکتے ہیں جس سے اُن کی کوششیں موثر ثابت نہ ہوں۔

پرده پوشی، قدر گھٹانے، تشریح نو، سرکاری چینلوں اور دھمکیوں کے طریقے عام ہیں۔ مسائل اور مہماں میں شامل ہونے سے، آپ بہت سے مخصوص معلومات سے واقف ہوں گے جو موثر ہونے کے لیے ضروری ہے۔ لہذا اصولوں کی لگی بند ہمی فہرست پر انحصار نہ کیجیے۔ خود سوچیے اور تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کیجیے۔

موثر ہونے کے لیے اپنے تجربات سے سیکھنا لازم ہے۔ آپ اور آپ کے گروہ کے ساتھ ماضی میں کیا ہو چکا ہے، آپ اس سے سیکھ سکتے ہیں۔ دوسروں سے بات کرنا اور جاننا کہ اُن کے لیے کیا چیز کارآمد رہی اور کیا چیز نہیں، یہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ کیسی تیاریوں سے فرق پڑا؟ کون سی تیاریاں وقت کا زیباں تھیں؟ اور اپنے تجربات سے حاصل ہونے والے سبق سے دوسروں کو ضرور آگاہ کیجیے۔

۳۔ ابھی اور اس کے بعد

- ایک نا انصافی کا عمل اسی وقت و قوع پذیر ہو رہا ہے۔
- کسی کارکن کو ابھی ابھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔
 - پولیس مظاہرین کو پیش رہی ہے۔
 - شہریوں کی غیر قانونی نگرانی کی جارہی ہے۔
 - حکومت کی جانب سے کارکنوں کے بارے میں دہشت گرد ہونے کے جھوٹے دعوے کیے جا رہے ہیں۔
 - لوگوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔
 - شہریوں کو فضائی حملے میں قتل کیا جا رہا ہے۔

ایسے میں کیا کرنا چاہیے؟ اس کا بڑا احتمال سیاق و سابق پر ہوتا ہے۔ کارکنوں کو سیاسی حالات، مسئلے کی تاریخ، مکانہ اتحادیوں اور مخالفین کی صورت حال اور کارروائی کرنے کی اپنی صلاحیت۔ اور دیگر بہت سی چیزوں کے بارے میں جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کیا جائے، اس سوال کا کوئی درست جواب نہیں ہے۔

بیک فائز ماذل کچھ فکری پہلو فراہم کر سکتا ہے۔ یعنی صرف ایسی مثالیں کہ کیا کیا جا سکتا ہے۔ ان مثالوں کو واقعات سے متعلق اپنے فہم کی روشنی میں استعمال کیے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ و قوع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں محتاط طریقے سے تیار تھے تو آپ کو ثبوت اکٹھے کرنے، جماعتیوں کو مجع کرنے، اور دیگر امور کے لیے محض اپنے منصوبوں پر عمل کرنا ہو گا۔ البته، بعض واقعات بالکل غیر متوقع ہو سکتے ہیں، جن کے بارے میں آپ نے تیاری کا سوچا ہی نہ ہو۔

ہو سکتا ہے، پولیس تشدد کا شہر ہو یا میدیا پر حکومتی بد عنوانی بے نقاب ہو جائے۔ اگر آپ ایسے مسائل میں دلچسپی رکھتے ہیں تو آپ اقدام اٹھانا چاہ سکتے ہیں۔ آپ پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ مرتب افراد اشتعال کم کرنے کے طریقے استعمال کریں گے۔ آپ ان طریقوں کے مقابلے کے لیے اقدامات کر سکتے ہیں۔

اشتعال میں اضافے کے لیے پانچ معیاری طریقے یہ ہیں: کارروائی بے نقاب کی جائے، ہدف کی توثیق کی جائے، واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انہیں نا انصافی ثابت کیا جائے، حمایت اٹھی کی جائے اور سرکاری چینلوں سے گریز کیا جائے، اور دھمکیوں کی مزاحمت کی جائے۔ انہیں مختصر آیوں بیان کر سکتے ہیں: اکشاف، ہجاؤ، تشكیل نو، نئی سمت اور مزاحمت۔

5862

اکشاف: کارروائی بے نقاب کیجیے

نا انصافی کو بے نقاب کرنا ایک بے حد طاقت ور تکنیک ہے۔ اگر آپ معلومات کا اکشاف کر سکیں، خصوصاً ایسی معلومات جن کی ناظرین میں گونج پیدا ہو، تو وہ بھرپور اضطراب کا سبب نہیں ہیں جو تبدیلی لانے کی بنیاد ہے۔ بعض اوقات نا انصافی کا عمل آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے اسے بے نقاب کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔

الہذا، اسی لیے زیادہ سے زیادہ معلومات ظاہر کرنے، اور جلد از جلد ایسا کرنے کی کوشش کیجیے۔ البتہ، آپ کو ہمیشہ تھوڑا ٹھہر کر زیادہ موثر ثابت ہونے کے طریقوں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اس حوالے سے کئی عوامل قابل توجہ ہوتے ہیں۔

رضامندی

فرض کیجیے کہ ہیلین نامی ایک کارکن کو، بغیر کسی جواز کے، گرفتار کر لایا گیا ہے۔ یہ سراسر دھمکی ہے۔ آپ تشریف بر میں کے لیے تیار ہیں۔ لیکن پہلے آپ کو یقین بنانا ہو گا کہ ہیلین اس میں سے اتفاق رکھتی ہوں۔ اگر انہوں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہو تو بس آپ کو یہی رضامندی درکار تھی۔ آگے بڑھیے۔ (یہ پیشگی تیاری کا ایک بیبلو ہے)۔ اگر آپ ان سے بات کر سکیں، اور وہ اتفاق کریں۔ تو آگے بڑھیے۔ لیکن اگر وہ انکار کر دیتی ہیں، تو؟ ایسی صورت میں آپ کو ان

کی درخواست کا احترام کرنا چاہیے۔ مساوئے اشتائیٰ حالات کے۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے آپ کے پاس ثبوت ہو کہ ان پر انکار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے، یا ہم نہ چلائیں گی تو انھیں شدید خطرہ لاحق ہو گا۔

ایک مختلف پچیدہ صورت حال یہ ہے کہ آپ ہیلین سے رابطہ ہی نہ کر سکیں اور آپ کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔ ایسے موقع پر آپ کو خود فیصلہ لینا ہو گا، لیکن ترجیحاً فیصلے سے پہلے ہیلین کے اہل خانہ اور قریبی دوستوں سے مشاورت کر لینی چاہیے۔



1930ء میں ہندوستان میں، موہن داس گاندھی نے نمک سے متعلق قوانین کو پیچ کرتے ہوئے برطانوی راج کے خلاف مہم کی قیادت کی۔ ایک اہم مقابلے میں، پولیس نے پر امن مظاہرین کو بھیان طریقہ سے تشدد کا نشانہ بنایا۔ اشتغال کم کرنے کی برطانوی کوششوں کے باوجود، اس کارروائی کی جریروں نے برطانوی راج کے لیے حمایت کو انتہائی کمزور کر دیا۔

ہیلین کے پاس اس ولغتے کی تشبیر سے انکار کرنے کی معقول وجہات ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے، انھیں یہ ڈھونکہ کہ پولیس اُن کے بارے میں زسوکن معلومات ریلیز کر دے گی، یا وہ اپنے گھر والوں کو بتانا شاہتی ہوں، یا اس تشبیر کے نتیجے میں اپنا کیریئر مہاشر ہونے کے بارے میں فکر مند ہوں۔ آپ کو اُن کی رائے کا احترام کرنا ہو گا، خواہ آپ کے نزدیک تشبیر اُن کے لیے بہتر ہی کیوں نہ ہو۔ ہو سکتا ہے، وہ اس موقع پر کسی مہم کا مرکز بنانا چاہتی ہوں۔ ہر ایک ایسا نہیں چاہتا!

اگر آپ ان سے بات کر سکتے ہوں تو انھیں تشویر کی اہمیت کے بارے میں دلائل دے سکتے ہیں۔ اگر وہ اشتغال منظم کرنے کی حکمتِ علمیوں سے واقف ہوئیں تو وہ سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلہ کرنے کی بہتر صورت میں ہوں گی۔

معلومات کا معیار

آپ کے پاس مارپیٹ سے متعلق چند ابتدائی خبریں ہیں، چنانچہ آپ میڈیا ریلیز میں عجلت کرتے ہیں یا فیس بک کے ذریعے ہزاروں جمایتوں کو اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ خبریں درست نہ ہوں گی تو؟ تب آپ، خصوصاً معیاری معلومات کے ذریعے کی حیثیت سے، اپنی ساکھ کھو دیں گے۔ لہذا جب تک خبروں کی تصدیق نہ ہو جائے، تب تک انتظار کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کے اقدامات کی بنیاد معلومات پر ہو تو آپ کو معلومات کا درست ہونا نیچنے بنانے کی ضرورت ہو گی۔ غلط خبر کی بنیاد پر ہزاروں جمایتوں کو سڑکوں پر لے آنے کا ذرا تصور تو تیکیجے۔

بعض اوقات معلومات درست ہوتی ہے، لیکن وہ واضح نہیں ہوتی۔ آپ کو ایسے باعتماد ذرائع سے تشدید کی خرچ سکتی ہے جو آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوں۔ لیکن اگر کوئی آزادانہ گواہ نہ ہو تو وہ خر آگے بڑھائی نہیں جائے گی۔ یہ صورتِ حال تصویری ثبوت کے ذریعے بدلتے ہے۔ تشدید کی تصاویر یا ویڈیو زبہت طاقت و ثابت ہو سکتی ہیں۔

کیا آپ کو مزید واضح ثبوت ملنے تک انتظار کرنا چاہیے؟ اگر آپ کو ثبوت پر بھروسہ ہو تو اس کی تشویر کار آمد ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کو بعد ازاں مزید واضح ثبوت مل جائیں تو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں بلکہ یہ مزید طاقت فراہم کریں گے۔ اس کے بر عکس، اگر آپ کا ابتدائی ثبوت غیر واضح یا متنبدب ہو تو بہتر ثبوت کے لیے انتظار کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔

2003ء کے اوخر میں، ریڈ کراس اور دیگر نے افغانستان اور عراق میں قید خانے کے امر کی محفوظوں کی جانب سے قیدیوں پر تشدید کی خبریں دیں۔ انھیں ذرائع ابلاغ میں تھوڑی بہت جگہ ملی لیکن ان کے اثرات معمولی تھے۔ پھر 2004ء کے اوائل میں، ابو غریب جیل کی ڈرامائی تصویریں منظرِ عام پر آئیں، جس سے یہ معاملہ اس سال انسانی حقوق کی سب سے خوب بن گیا۔ اس دوران، اس پر تبصرے کے لیے ابتدائی خبروں کی معلومات کا سہارا لیا گیا، جس سے واضح ہوا کہ خبر کو تک خاطر خواہ توجہ نہیں ملی جب تک تصاویر جاری نہیں کی گئیں۔

میڈیا سائیکل

آپ انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق کچھ ڈرامی معلومات جاری کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ البتہ، ذرائع ابلاغ عامہ پر اس کی برائے نام کو رنج ہوتی ہے، کیونکہ اسی دن ایک شدید زلزلہ بھی آیا تھا۔ خبروں کی تمام سرمایاں زلزلے کے بارے میں ہے اور آپ کی خبران میں دب جاتی ہے۔

آپ قدرتی آفات کی پیش گوئی تو نہیں کر سکتے لیکن آپ میڈیا کی بعض قسم کی ترجیحات، جیسے کہ انتخابات کی پیش گوئی تو کر سکتے ہیں۔ قدرتی آفات جیسے اہم واقعات کی کو رنج کئی دنوں، ہفتوں، بلکہ مہینوں تک حاوی رہ سکتی ہے۔

ذرائع ابلاغ عامہ خبروں سے کس طرح منٹتے ہیں، آپ کو ان طریقوں کے بارے میں سمجھنا ہو گا۔ ہفتے کے بعض دن اور دن کے بعض اوقات میڈیا یاریلیز کے لیے بہتر ہوتے ہیں۔ لہذا مقامی، قومی اور حتیٰ کہ بین الاقوامی میڈیا کے



طریقہ کار کے بارے میں جانیے تاکہ آپ بہترین وقت پر اپنی معلومات کی ترویج کر سکیں۔ بعض اوقات درست وقت تک انتظار کرنا ہی بہتر ہو سکتا ہے۔

سوشل میڈیا کا طریقہ کار مختلف ہے اور یہ ہمیشہ ذرائع ابلاغ عامہ کی طرح کام نہیں کرتا۔ اس کے سائیکل اور ترجیحات کے بارے میں جانیے تاکہ آپ کو اچھا رہیں۔

بذریعہ اجر؟

بعض اوقات آپ کے پاس اکٹھاف کے لیے بہت سارا عمده مواد موجود ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اثرات مرتب کرنے کے لیے وہ تمام ایک ہی ساتھ جاری کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اسے بذریعہ جاری کیا جائے تاکہ یہ معاملہ طویل عرصے تک خبروں میں رہے۔ افشاکی جانے والی معلومات کے پھیلاؤ کی مثل ویکی لیکس کی دستاویزات ہیں جن کی بنیاد پر بعض اخبارات نے کئی دنوں یا ہفتوں تک خبریں شائع کیں۔

یہاں بنیادی کلتہ اس بارے میں سوچنا ہے کہ معلومات افشا کرتے ہوئے موثر کیسے ثابت ہوا جائے۔ بعض اوقات یہ چیز آپ کے ہاتھوں میں زیادہ نہیں ہوتی، لیکن جب یہ آپ کے ہاتھوں میں تو اپنے انتخاب کے بارے میں سوچیے۔ فوری بے نقاب کرنا انتہائی پُر کشش ہو سکتا ہے، لیکن زیادہ بہتر موقع تک، بہتر معلومات کے لیے یا لوگوں کی جانب سے آپ کے منصوبوں کی حمایت ملے تک انتظار کرنا کارآمد ہو سکتا ہے۔

بچاؤ: ہدف کی توثیق کیجیے

نا انصافی بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کے لیے تیار رہیے کہ دوسرا فریق آپ کی، آپ کے گروہ کی یا آپ جس کسی کی حمایت کر رہے ہیں، اس کی ساکھ ممتاز کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ کو اپنی ساکھ کے بچاؤ کے لیے تیار رہنا ہو گا۔ آپ کا رویہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر آپ پر انتہائی تباہ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے تو پُرسکون رویہ اپنانا اور شریفانہ لباس پہنانا موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ کا معمول، شاستر رویہ آپ کے بارے میں دعووں کو تاریخ دیتا ہے اور آپ کے حملہ آور بے وقف نظر آنے لگتے ہیں۔

آپ کی زبان بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر آپ بد کلامی کا نشانہ بن رہے ہیں تو اسی انداز میں جواب دینا اور اشتغال اگریز طرز بیان اپنانا پر کشش محسوس ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے، اس سے فرق نہ پڑے، لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ آپ کی زبان نہ صرف آپ کا تصور قائم رکھتی ہے بلکہ تکمیل بھی دیتی ہے۔ آپ منطقی اور محاط انداز میں بات کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں، یا جذباتی اور جو شیلے انداز سے، یا ہمدردانہ اور درمندی کے ساتھ۔ جب تک آپ جوابی حملہ نہیں کرتے تو آپ کو فائدہ حاصل ہے۔ بات چیت کے انداز کا بڑا احصار شاقی انداز اور توقعات پر ہوتا ہے، اور اس حوالے سے ہر صورتِ حال کے لیے کوئی ایک عمومی اصول نہیں ہے۔ بنیادی نکتہ یہ ہے کہ آپ کا اندازِ گفتگو آپ کی قدر گھٹانے کی کوششوں کا مقابلہ کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

آپ کی ایمان داری، کارکردگی یا عزم سے متعلق ثبوت مددگار ہو سکتے ہیں۔ آپ کے حمایتوں کی آپ کے بارے میں رائے بے حد اہم ہے۔ اگر ان کے پاس آپ کے خلوص اور اچھے کاموں کے ثبوت ہیں، اور وہ کھل کر آپ کی تائید کرتے ہیں تو آپ کی ساکھ خراب کرنے کی کوششوں کے مقابلے کے لیے یہ بہت مضبوط حمایت ہے۔

مثال

ٹیکس کے ایک غیر متشدد کارکن، اسکاٹ پارکن 2005ء میں آسٹریلیا گئے۔ انھیں بغیر کسی انتباہ کے گرفتار کر لیا گیا اور ملک بدری معطل کر دی گئی۔ آسٹریلیوی حکومت کے اہل کاروں نے اپنے بیانات میں پارکن پر پر تشدد احتجاج میں شامل ہونے کا اذام لگایا۔

ایک آسٹریلیوی غیر متشدد کارکن، ایان مرے نے، جو اسی صبح ایک تربیتی نشست کے لیے اسکاٹ سے ملاقات کا ارادہ کر رہے تھے، اسکاٹ کی حمایت میں احتجاجی مظاہروں کا انعقاد کیا۔ انھوں نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے اسکاٹ کو 'دوست' قرار دیا اور عدم تشدد کے لیے اسکاٹ کے عزم کو اجاگر کیا۔ اسکاٹ کی حمایت کے لیے منعقدہ ایک احتجاج میں، مظاہرین نے چہروں پر ماسک پہنے، جو عدم تشدد سے متعلق اسکاٹ کے اور خود ان کے عزم کے بارے میں پیغام دینے کے لیے ایک پرمراج حکمتِ عملی تھی۔ زبان و بیان اور رویتی پر ایان کی توجہ نے قدر گھٹانے کی آسٹریلیوی حکومت کی کوششوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دی۔ دیگر کارکنوں کے ساتھ، ایان کے عقلمندانہ طریقوں کے استعمال کے باعث، اسکاٹ کی گرفتاری اور ملک بدری سے عدم تشدد کے لیے اس قدر توجہ اور حمایت حاصل ہوئی جو کسی دوسری صورت میں نہیں ہو سکتی تھی۔ آسٹریلیوی حکومت کے اقدامات بیک فائز کر گئے۔¹



مظاہرین اسکاٹ پارکن کی گرفتاری اور ملک بدری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے

¹ برائی مارٹن اور ایان مرے، ”The Parkin backfire”， Social Alternatives، جلد 24، نمبر 3، تیر ماه 2005ء، صفحہ 46-49۔

تشکیل نو: واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں نا انصافی قرار دیجئے

آپ کو واقعات کی وضاحت اپنے نقطہ نظر سے کرنی ہوگی۔ یہ بے حد اہم ہے، کیونکہ مخالفین جھوٹ بولیں گے، تنقیح کریں گے، الزام لگائیں گے اور صورت حال کو اپنے انداز سے دکھائیں گے۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ نا انصافی تو بالکل واضح ہے۔ ٹیلی ویشن پر تصاویر موجود ہیں۔ ہر شخص نے دیکھا ہے کہ کیا ہوا ہے۔ بے شک حقیقت خود بولتی ہے۔ غلط! حقیقت کبھی خود نہیں بولتی۔ اس کی تشریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بات آپ کے لیے بالکل واضح ہے، دوسرے لوگ اسے بالکل مختلف انداز سے دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کے مخالفین جھوٹ بول سکتے ہیں۔ آپ کو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے درست معلومات فراہم کرنی ہوگی اور جھوٹ بے نقاب کرنے ہوں گے۔

آپ کے مخالفین کہیں گے کہ یہ مسئلہ اتنا ہم ہی نہیں۔ وہ اس کے متنانگ میں تنقیح کر کے بیان کریں گے۔ آپ کو اس بات پر مصروف ہنا ہو گا کہ یہ اہم ہے اور اس کے سنبھالہ متنانگ ہیں۔

اگر انھیں دفاعی پوزیشن پر دھکیل دیا جائے تو آپ کے مخالفین کسی اور پر، عموماً کسی علی سطح کے فرد پر الزام لگا سکتے ہیں۔ یادہ کسی واحد رہنمای پر الزام لگائیں گے، جو پوری پالیسی کے لیے قربانی کا بکر اور لاکر تغیریں ٹھہرے گا۔ آپ کو اصل ذمہ دار کی نشاندہی کرنی ہوگی۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ کے مخالفین واقعات کے بارے میں اپنے نقطہ نظر سے بات کریں گے، اور ایسی زبان استعمال کریں گے جو لوگوں کو ان کے نقطہ نظر کے مطابق سوچنے پر اگسانے گی۔ آپ کو اپنا زاویہ پیش کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کسی بھی مسئلے پر، آپ کو یہ جانا ہو گا کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور کیا موجودہ مسئلہ اپنے زاویہ نظر کے فروغ کے لیے ایک اچھا موقع ہو سکتا ہے۔

نئی سمت: حمایت اکٹھی کیجیے اور سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے

اگر اشتغال بہت زیادہ ہو تو حکومت یادگیر طاقت و رگڑہ تقیش کے لیے انکو اڑی تشكیل دے سکتے ہیں۔ یادہ اعلانات کے لیے پندہ مہرین کو سامنے لاسکتے ہیں۔ یادہ مظاہرین کو اپنی شکایت پولیس کے شکایتی طریقہ کار یا محکمہ کے پاس درج کروانے، یا عدالت میں مقدمہ کرنے کا کہہ سکتے ہیں۔ یادہ انتخابات تک انتظار کرنے کا کہہ سکتے ہیں۔

اس قسم کے رو عمل میں مشترک نکتہ یہ مفروضہ ہوتا ہے کہ — عدالتون، انکوائریوں، ماہرین کے پیش، یا سرکاری ایجنسیوں میں — اہل کار منسلکے نمیں گے اور انصاف فراہم کریں گے۔ ان ایجنسیوں میں موجود پیشتر اہل کار نیک نیت ہوتے ہیں: بہت سے اہل کار سماجی انصاف کے لیے پر عزم ہوتے ہیں۔ لیکن سرکاری چینل تقریباً ہمیشہ ست رو ہی ہوتے ہیں، ان میں تمام قسم کے اصول و ضوابط شامل ہوتے ہیں، اور ماہرین، جیسے کہ دکاء، کی خدمات پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ منسلکے کو عوامی دائرہ کار سے نکال کر ایک خاص اکھاڑے میں لے جاتے ہیں جو اکثر اجتماعی تحریکوں کی تو انائی چھیننے کے لیے موزوں ہوتا ہے۔

جب کوئی معاملہ گرم ہو تو آپ کو اقدامات کے فروع اور روئیوں اور پالیسیوں میں تبدیلی کا ہدف رکھنا چاہیے۔ لہذا عموماً سرکاری چینلوں کی حمایت نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ یہ کہنے میں تو اچھا گل سکتا ہے کہ ”هم پولیس تشدد پر انکوائری چاہتے ہیں“ یا ”ہم اقوام متحده کی مداخلت چاہتے ہیں“، لیکن درحقیقت یہ شاذ و نادر ہی تسلی بخش ہوتا ہے۔

البته، بعض اوقات حکومت، پولیس یا دیگر ایجنسیاں از خود سرکاری چینل تنقیل دیتی ہیں۔ فرض کیجیے کہ رسمی انکوائری بھائی جاتی ہے۔ اس کا موثر ترین رو عمل کیا ہو گا؟

پہلا راستہ: درخواستیں جمع کروانے، گواہی دینے اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے انکوائری میں حصہ لیجیے۔ اس سے بہتر نتائج کے حصول میں مدد مل سکتی ہے۔ نقصان یہ ہے کہ اس کے باعث تو انائی کا رخ عوامی مہم سے ہٹ جاتا ہے۔ اگر انکوائری کمزور سفارشات پیش کرے تو بھی اس کی ساکھ بہت اچھی قائم ہو جائے گی کیونکہ اس میں سب نے حصہ لیا ہو گا۔

دوسرہ راستہ: بہتر انکوائری کے لیے دباؤ ڈالیے۔ داخلی انکوائری — جو پولیس جیسی ایجنسیوں یا حکومت کی جانب سے کی جائے — عموماً موجودہ صورت حال برقرار رکھنے کا کام کرتی ہے۔ لہذا آزادانہ انکوائری کا مطالبہ کیجیے۔ بند انکوائری — جس کی ساعتیں خفیہ ہوں، اور عوام کے لیے اس کے دروازے بند ہوں — پیش اوقات سفیدی پھیر دیتی ہے۔ لہذا آزادانہ اور عوامی انکوائری کا مطالبہ کیجیے۔

تیسرا راستہ: انکوائری میں شامل ہو جائیے۔ پیش ارکین یا معاون عملے میں اپنے حمایتی شامل کر دیجیے جو آپ کو انکوائری کی کارروائی کی صورت حال اور اس سے بہتر انداز میں نہیں متعلق معلومات فراہم کریں۔

چوتھا راستہ: انکوائری نظر انداز کر دیجیے۔ معمول کے مطابق اپنی بہم جاری رکھیے اور دھیان نہ ہٹائیے۔

پانچواں راستہ: انکو اڑی کی ساکھ ختم کرنے کی کوشش کیجیے۔ انکو اڑی کی کمزوریوں، جیسے کہ محدود دائرہ کار، گمراہ کن مفروضات، مفادات کے اصادم اور گواہوں کو طلب کرنے اور معلومات اکٹھی کرنے کے لیے نامناسب اختیارات کی طرف نشاندہی کیجیے۔

چھٹا راستہ: اپنی انکو اڑی کیجیے۔ پولیس تشدد سے متعلق ”عوامی انکو اڑی“ میں عوامی سماعتمیں ہو سکتی ہیں، ثبوت اکٹھے کیے جاسکتے ہیں اور عوام کے سامنے بیانات دیے جاسکتے ہیں۔

ساتواں راستہ: انکو اڑی کو اپنی ہم کے لیے ایک موقع کے طور پر استعمال کیجیے۔ جب کبھی کوئی نمایاں پیشافت ہو تو کسی جلوس یا مظاہرے کا انعقاد کیجیے۔ ارکین کو انکو اڑی میں شرکت کر کے معلومات اکٹھی کرنے یا اقدام اٹھانے کی ہدایت کیجیے۔ پیشافت سے متعلق روایت بصرے کا انتظام کیجیے اور متبادل تشریح فراہم کیجیے۔ اس طریقہ کار کے ساتھ، آپ کا ہدف حمایت اکٹھی کرنا ہو گا۔ انکو اڑی اس ہدف کی تکمیل میں مدد گار ہو سکتی ہے۔

ان میں سے بہتر استہ کون سا ہے؟ یہ صورت حال پر منحصر ہے۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مختلف طریقوں پر گفتگو کی جائے اور دستیاب ثبوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے کہ کون ساطریقہ بہتر کام کرے گا۔ گزشتہ انکو اڑیوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ آپ پیش کے ارکین کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ عوامی ارکین کیا سوچتے ہیں؟

بعد ازاں، فیصلہ کرنے کا ایک اور وقت آتا ہے: جب انکو اڑی اپنے حتمی نتائج پیش کرتی ہے۔

- اگر نتائج آپ کی توقع کے مطابق نہ ہوں تو آپ کو انھیں چیلنج کرنا ہو گا۔ اور شاید انکو اڑی کی غیر جانب داری پر سوال بھی اٹھانا پڑے۔

- اگر نتائج آپ کی توقع کے عین مطابق ہوں تو آپ کو زیادہ بڑے چیلنج کا سامنا کرنا پڑے سکتا ہے: ان سفارشات پر عمل درآمد کروانا۔ بہت سے لوگ سوچیں گے کہ ”ان عمدہ سفارشات کے باعث مسئلہ حل ہو چکا ہے“ اور مزید کچھ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔ ہم جاری رکھنے کے لیے تیار ہیے۔

چند غیر معمولی صورتوں میں، جہاں ہر ایک انکو اڑی کے ذریعے انصاف کی توقع کر رہا ہوتا ہے، وہاں کمزور نتائج اشتعال دوبارہ بھڑکا دیتے ہیں۔

1991ء میں روڈنی گنگ پر تشدد کے بعد، واقعے میں ملوث چار پولیس افسران کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا۔ ہر ایک کو توقع تھی کہ انھیں سزا ہو گی۔ لیکن جیوری نے انھیں بے قصور قرار دیا۔ انصاف نہ ملنے پر اس قدر شدید

اشتعال سامنے آیا کہ جنوب مرکزی لاس انجلس میں ہنگامے پھوٹ پڑے جو کئی دن جاری رہے اور ان میں 50 لوگ مارے گئے جبکہ لاکھوں کروڑوں ڈالر کی املاک کا نقصان ہوا۔ بعد ازاں، افسران کے خلاف دوسرے مقدمے میں، دو کو مجرم قرار دیا گیا اور کوئی افراد تقری نہیں ہوئی۔

دھمکیوں کا سامنا

ناالنصافی کے دوران، بعض لوگ خطرات کے باعث احتجاج سے خوف زده ہوں گے۔ ان خطروں میں الحق و کھائی دینا، اپنی ملازمت کھو دینا، یا گرفتاری، مارپیٹ، تشدید یا قتل کر دیا جانا شامل ہو سکتے ہیں۔ احتجاج کے خلاف دھمکیاں بڑی طاقت و رتیدیر ہیں اور احتیاط کے ساتھ ان کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔

اس حوالے سے کئی نکات ذہن نشین رکھنے چاہیے:

- رضامندی۔ احتجاج میں شامل ہر شخص کو خطرات سے مکمل آگاہ ہونا چاہیے۔
- شرکت۔ عموماً زیادہ لوگوں کے ساتھ احتجاج میں شامل ہونا محفوظ ہوتا ہے۔ (بڑے بیانے پر شرکت سے، خصوصاً جب آبادی کے مختلف طبقات شامل ہوں، احتجاج کی ساکھ بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ کم از کم جب سب لوگ ایسا روایہ اپنائیں جس پر کچھرا اچھانا مشکل ہو۔)
- خطروں کے کھلاڑی۔ بعض افراد زیادہ خطرات مول لینے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔ بہت سی صورتوں میں، نوجوان افراد سر فہرست ہوتے ہیں۔ یہ خاص طور پر اہم ہے کہ وہ خطرات سے واقف ہوں۔ انھیں حمایت کی ضرورت ہو گی۔ اس کے بر عکس، کوئی جو شیلا قدماً اٹھانے سے بعض اوقات مقصود فوت ہو سکتا ہے۔ خطرات مول لینے والے لوگ کسی بھی احتجاجی تحریک کے لیے قبل قدر ہوتے ہیں۔ اُن کی مدد کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے تھی اس تعامل کی وجہاً چاہیے، جب واقعی ضرورت ہو، نہ کہ محض معمولی مقاصد کے لیے۔
- انتخاب۔ احتجاج کے مختلف طریقے موجود ہونا کارآمد ہوتا ہے۔ بعض میں کچھ سے زیادہ خطرہ ہو گا۔ اگر خطرہ زیادہ ہو تو نسبتاً محفوظ طریقے سے احتجاج کرنا بہتر ہو سکتا ہے، جیسے کہ روشنیاں جلانا اور بھجانا، برتن اور تسلیم جانا، یا مخصوص رنگ یا انداز کے کپڑے پہننا۔

نمایاں۔ بعض افراد کے لیے، نمایاں ہوئے بغیر مراجحت کرنے سے بہتر کھلے عام احتجاج ہوتا ہے۔ اگر آپ اختلافِ رائے رکھنے والے شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں اور آپ کی گرفتاری کا خطرہ ہے تو جتنے زیادہ لوگ آپ کے گرد ہوں گے، آپ اتنے ہی زیادہ محفوظ ہوں گے، کیونکہ اگر کچھ ہوا تو اس کے بہت سے شاہد موجود ہوں گے۔

دھمکیاں اشتغال کا مأخذ ہو سکتی ہیں۔ لہذا آپ کو دھمکیوں کے معیاری اور واضح ثبوت حاصل کرنے اور انہیں متعلقہ لوگوں کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے تو آپ حملوں کے متاثر اٹاکتے ہیں۔

بعد ازاں

جب واقعات اپنے اختتام کو پہنچ جائیں تو کیا آپ کو تکمیل کرنے کی ضرورت ہے؟
واقعات تو اپنے انجام کو پہنچ سکتے ہیں، لیکن نا انصافی کے خلاف جدوجہد ختم نہیں ہوتی ہے۔ واقعات کی یاد اور مقاصد اور اثرات سے متعلق پھر بھی تازہ ہو سکتا ہے۔

روڈنی کنگ پر تشدد کا واقعہ 1991ء میں پیش آیا۔ آئندہ برسوں میں، کنگ اکثر خربوں کی زینت بنے رہے، جس میں بیشتر ان کی گرفتاری کے بارے میں تھیں۔ 2003ء میں، داعیین بازو کے نظریات رکھنے والے ایک معروف تبرہ نگار، ڈیوید ہوروویٹز نے ایک مضمون لکھا جس میں کنگ کو ”خود شکستہ مسخرہ“، ”ذذبات سے معمور“ اور ”بے فکر مجرم“ قرار دیا۔ کیوں؟ کیونکہ کنگ پر تشدد پولیس کے ظلم کی علامت بنا رہا تھا۔ کنگ کو بدنام کرتے ہوئے، ہوروویٹز ناقدین کے سامنے پولیس کا دفاع کر رہے تھے۔ کنگ کے ساتھ مار پیٹ ختم ہو چکی تھی، لیکن اس کی اہمیت تاحال باقی ہے۔

پولیس کی مار پیٹ کا واقعہ یاد رکھایا جلا جاسکتا ہے۔ اگر متاثرہ شخص۔۔۔ کنگ کی طرح۔۔۔ غیر اہم فرد نظر آتا ہو تو اس معاملے کو غیر اہم تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کی تشریع درست طریقہ کار یا زیادتی کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اسے عدالتون اور دیگر ایجنسیوں کی جانب سے مناسب یا مناسب انداز سے نہیں گئے واقعے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ لوگ اس کے بارے میں رائے کا انہصار کرتے ہوئے آزادی، یا خوف محسوس کر سکتے ہیں۔

1915ء میں، جنگِ عظیم اول کے دوران، سلطنتِ عثمانیہ کے ایک اقلیتی نسلی گروہ، آرمینیا یوں کو عثمانی فوجی دستوں نے ان کے گروں سے نکال دیا۔ لاکھوں لوگ بھوک، مزوری اور قتل عام میں مارے گئے۔ اس واقعہ کو اس صدی کی اہم ترین نسل کشی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ٹرک حکومت (سلطنتِ عثمانیہ کی جانشین ریاست) کی جانب سے نہیں، جواب تک ایسی کسی نسل کشی کے وقوع پذیر ہونے سے انکار کرتی ہے۔ واقعات کے ایک صدی بعد تک، حکومت و اتعات سے متعلق معلومات چھپاتی ہے اور اسے نسل کشی سے تعبیر کرنے والوں کو دھکاتی ہے۔ دیگر الفاظ میں، ٹرک حکومت نا انسانی کے خلاف اشتغال میں کمی کرنے کے طریقوں کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس لحاظ سے، آرمینیائی نسل کشی ختم نہیں ہوتی ہے۔ اس کے مقصد، اور حتیٰ کہ اس کا وقوع پذیر ہونا بھی مسلسل اعتراض کا معاملہ ہے۔

روڈنی کنگ پر تشدید اور آرمینیائی نسل کشی کی طرح، واقعات کے مقصد سے متعلق جدوجہد کئی برسوں یاد ہائیوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ یہ بعض و اتعات کے لیے واقعی حقیقت ہے، جیسے کہ حضرت یوسف کی زندگی، یورپی آباد کاری اور ہولو کاست، جو دنیا کی منشائے بارے میں وسیع بیانیے میں رجیسٹر گئے ہیں۔

اسی لیے، یہ فرض کرنا عقل مندی نہ ہو گا کہ چونکہ واقعات ختم ہو گئے ہیں تو جدوجہد بھی اختتام کو پہنچ گئی ہے اور اب دوسری چیزوں کی طرف رخ کرنا لٹھیک ہو گا۔ یادیں مرتب کرنے، متاثرین کی توشیق کرنے، تشریح نو کو پہنچن کرنے اور غیر منصفانہ فیصلوں پر اعتراض کرنے کا ہم کردار ابھی باقی ہے۔ واقعات—نا انسانی یا کامیابِ مہم—کی سال گرہ خدشات دوبارہ اجاگر کرنے اور مستقبل میں ان مسائل سے خمنے کے لیے خبردار رہنے کے موقع ہو سکتے ہیں۔ 1945ء میں ہیر و شیما پر ایسٹی بم گرانے جانے کی سال گرہ کے موقع پر، 16 اگست کو سالانہ اجتماعات نیو کلیئر ہتھیاروں کے خطرات سے متعلق خدشات برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

بیک فائز تجزیہ نا انسانی کی یاد تازہ رکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ اشتغال پر قابو پانے کے لیے استعمال کی گئی تکنیکوں کو بے نقاپ کر کے نا انسانی کی یاد کو ان لوگوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے جو واقعات چھپانے، متاثرین کو بدنام کرنے اور واقعات کی قابل قبول تشریح کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

۵۔ سوالات اور جوابات

درج ذیل میں بیک فارماڈل سے متعلق چند سوالات، اور ان کے مکمل جوابات دیے گئے ہیں۔

مارپیٹ انتہائی خوفناک تھی۔ یہ سراسر نا انسانی تھی۔ لیکن اشتغال کہاں تھا؟ کسی کو فکر نہ تھی۔ یہ ماڈل کام نہیں کرتا۔ بیک فارماڈل نا انسانی کے مرتكب افراد کی استعمال کردہ تدبیر اور ان کا مقابلہ کرنے کے طریقوں کے بارے میں ہے۔ اس کا یہ کہنا نہیں ہے کہ آپ جسے نا انسانی کہتے ہوں، لوگوں کو اس پر لازمی مشتعل ہونا چاہیے۔

آپ کو کیسے پتا کہ کسی نے پروانہیں کی یا کوئی مشتعل نہیں ہوا؟ ہو سکتا ہے کہ اس بارے میں شکایات یا احتجاجی مظاہرے کیے گئے ہوں لیکن آپ نے ان کے بارے میں سنانہ ہو۔

کیا آپ نے مرتكب افراد کی جانب سے اشتغال کم کرنے کے لیے استعمال کی گئی تدبیر کا جائزہ لیا؟ ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے لوگوں کو مارپیٹ کے بارے میں پرانہ چلا ہو یا انہوں نے اسے اہم نہ سمجھا ہو۔

2003ء میں عراق پر حملے سے پہلے، عظیم الشان احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود حملہ ہوا۔ امن تحریک اسے روکنے میں ناکام رہی۔

درحقیقت، مظاہروں سے بہت فرق پڑا۔ انہوں نے حملے کی بھرپور مخالفت کا اظہار کیا اور اس کی ساکھ متاثر کرنے میں مدد دی۔

9/11 میں دہشت گرد حملوں کے بعد، دنیا بھر میں امریکی حکومت کی حمایت آسان کی بلندیوں پر تھی۔ عراق حملے نے اس اچھی ساکھ کے غبارے سے ہوا کمال دی۔ یہ مظاہرے رائے عامہ کی تبدیلی کا اہم جزو تھے۔

در اصل، بیش، چینی اور حملے کے لیے دباؤ ڈالنے والے دیگر لوگ شام اور ایران جیسے دیگر ممالک پر اپنی مرضی تھوپنے کے لیے مزید مداخلت کا منصوبہ رکھتے تھے۔ عراق حملے کی بھرپور مخالفت نے اس ایجاد کے کو ناکام کرنے والے عوامل میں اہم کردار ادا کیا۔



عراق پر پابندیوں اور حملے کے خلاف مارچ کی تصویر۔ 2002ء یا 2003ء، واشنگٹن، ڈی سی۔

حملے کی تیاریوں میں، امریکی حکومت نے اشتغال کم کرنے کے لیے پانچوں طریقوں کا استعمال کیا۔ اس نے صدام حسین کی فوجی صلاحیت کے بارے میں ثبوت چھپائے، اس نے صدام کو دوسرا ہلکر قرار دیا اور 11/9 کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا، اس نے جنگ لڑنے کے لیے جھوٹے یا ممکنہ جواز فراہم کیے (صدام پر بڑی تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور القاعدہ کے ساتھ روابط کا الزم کیا گیا)، اس نے اقوام متحده سے توئیق چاہی (جو حاصل نہیں ہوئی)، اور اقوام متحده کی سلامتی کو نسل میں حکومتوں کو حملے کی حمایت کے لیے دھمکایا اور شوت دی۔ احتجاج کے بغیر، یہ طریقے مزید کامیاب ہو سکتے تھے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی احتجاج نہ ہوتا تو سلامتی کو نسل میں بیٹھی حکومتیں امریکی حکومت کے دباؤ کے آگے مجبور ہو جاتیں اور سلامتی کو نسل حملے کی توئیق کر دیتی، جس کے باعث اسے جواز مل جاتا ہے اور مزید حملوں کا دروازہ کھل جاتا۔¹

¹ برائی مارٹن، ”Iraq attack backfire,” *Economic and Political Weekly*, جلد 39، نمبر 17، 23 اپریل 2004ء، صفحہ 1577-1583۔

اس بارے میں کیا خیال ہے؟ ہم ایک کارروائی کی منصوبہ بندی کریں گے جس کے نتیجے میں کارکنوں کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا جائے گا یا حتیٰ کہ قتل کر دیا جائے گا۔ اس سے بہت اشتغال پیدا ہو گا اور ہمارا مقصد عام ہو گا۔

بیک فائز ہونے کی منصوبہ بندی کرنا ممکن ہے، لیکن یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ آپ کے ایسا کرنے کا کوئی بھی ثبوت یا حتیٰ کہ قیاس آرائی بھی آپ کو بدنام کرنے کے لیے استعمال ہو سکتی ہے۔ لہذا، بیک فائز کی امید میں دوسروں کو خود پر حملہ کرنے کے لیے اسنانے کا مشورہ کبھی کھارہ ہی دیا جاتا ہے۔

اس کی وجہ سے، آپ دہری کارروائی (dilemma action) تشكیل دے سکتے ہیں، جس میں آپ کوئی اقدام کرتے ہیں اور مخالف کچھ بھی کرتا ہے تو وہ اس کے لیے برا ثابت ہوتا ہے۔ 2010ء میں غزہ فریڈم فلوٹیلا اس کی ایک مثال ہے۔ اگر اسرائیلی حکومت فلوٹیلا کو غزہ میں اتنے کی اجازت دے دیتی تو رکاوٹیں ٹوٹ جاتیں اور اسرائیلی حکومت کے کمزور ہونے کی علامت ہوتی۔ لیکن اگر اسرائیلی حکومت فلوٹیلا کو روکتی تو اسے نا انسانی کے طور پر دیکھا جاتا۔ اور پھر سب نے دیکھا کہ اسرائیلی کمانڈوز نے حملہ کیا جس میں 9 مسافر مارے گئے اور دیگر لوگوں پر تشدید کیا گیا اور گرفتار کیا گی، جس سے اسرائیلی حکومت کے خلاف بھرپور یک فائز ہوا۔ البته، فلوٹیلا کے منصوبہ سازوں نے اسرائیلی حملہ کی امید نہیں لگائی تھی، نہ ہی اموات اور شدید زخمیوں کی منصوبہ بندی کرنا اخلاقی عمل ہوتا۔ فلوٹیلا کے منصوبہ سازوں نے ان نتائج کی تیاریاں کی تھیں، لیکن اسرائیلی حکومت کے پاس دوسراستہ موجود تھا۔ دہری کارروائی مخالف کو ایک انتخاب دیتی ہے۔

دہری کارروائیوں کی تیاری احتیاط سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بصورتِ دیگر حملے یک فائز نہیں کرتے۔ فلوٹیلا سے متعلق بھرپور تشبیر کی گئی تھی۔ لیکن فرض کیجیے کہ بعض کارکن مارے جانے کی توقع کے ساتھ سرحد پر جاتے ہیں۔ اگر ان کے اس عمل کے بارے میں کوئی جانتا نہیں ہو گا، یا ان کے سرحد پر جانے کا مقصد معلوم نہیں ہو گا تو ان کا قتل یک فائز نہیں کرے گا۔ تیاری انتہائی ضروری ہے۔

تصور کیجیے کہ بارودی سرگلوں کی مخالفت کرنے والے چند کارکنان بارودی سرگلوں کے علاقے میں چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ بعض اپنی ہو جاتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ کیا یہ بارودی سرگلوں تیار کرنے اور استعمال کرنے والوں پر بیک فائز کرے گا؟ مشکل ہے۔ کارکنان کو گمراہ یا حمق سمجھا جائے گا، کیونکہ مخالفین—بارودی سرگلوں کے جماعتی—ہوش میں رہتے ہوئے ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔

بیک فائز ماذل تدابیر پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے۔ ہمیں ایک اچھی طویل المیعاد حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔

درست—یہ فائز ماذل مختصر مدت کی بنیاد پر کیے گئے اقدامات کے بارے میں ہے۔ درست—حکمتِ عملی اہم ہے۔ تو آئیے، اس کے تعلق کو دیکھتے ہیں۔

کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حالات، وسائل، اتحادی اور دیگر عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کرنے کو حکمتِ عملی سمجھا جاسکتا ہے۔ تدابیر کسی حکمتِ عملی کے تاظر میں کیے گئے اقدامات ہو سکتے ہیں۔ لہذا بنیادی سوال یہ نہیں کہ تدابیر پر اتنی زیادہ توجہ کیوں ہے، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا استعمال کی گئی تدابیر، حکمتِ عملی سے ہم آہنگ ہیں۔

بیک فائز ماذل میں حکمتِ عملی سے متعلق چند ضمنی مفروضات شامل ہوتے ہیں، اور سب سے اہم یہ ہے کہ یہ نا انصافی کے خلاف لوگوں کے جوش و خروش کے ذریعے حمایت اکٹھی کرنے میں بے حد مفید ہے۔ اگر آپ کی حکمتِ عملی اس مفروضے کے ساتھ ہم آہنگ ہو تو کوئی مسئلہ نہیں۔

مغض سمجھنے کے لیے، فرض کیجیے کہ آپ کے ساتھ موجود چند کارکنان کوئی پیش رفتہ ہونے کے باعث اتنے ماہیوس ہو چکے ہیں کہ وہ مخالفین کے خلاف جاریت استعمال کرنے، ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے یا انھیں تباہ کر دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر آپ کا اندازِ فکر یہی ہے تو یہ فائز ماذل استعمال نہ کیجیے، کیونکہ یہ ماذل بالکل مختلف صفت تجویز کرتا ہے۔

ہو سکتا ہے، آپ کی حکمتِ عملی وہ سب کچھ کرنا ہو جس سے آپ کو اچھا محسوس ہو۔ لہذا اگر آپ گوریلا کی طرح لباس پہننا، اجنبیوں کے ساتھ بد کلامی کرنا اور ریسٹورانوں میں تماشا کھڑا کرنا چاہتے ہیں، تو شوق سے کیجیے۔ بس یہ فائز ماذل استعمال نہ کیجیے، کیونکہ یہ اچھا محسوس کرنے کے بارے میں نہیں، بلکہ حمایت اکٹھی کرنے کے بارے میں ہے۔ (البتہ، یہ ماذل استعمال کرتے ہوئے آپ کو ایسے راستے تلاش کرنے چاہئیں جن سے آپ کو اچھا محسوس ہو۔)

حکمتِ عملی انتہائی ناگزیر ہے۔ لیکن پیشتر کارکنوں کے لیے، سننی خیزی حکمتِ عملی میں نہیں، بلکہ کچھ کرنے میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر آپ کو حکمتِ عملی کی فکر ہو تو آپ کو سوچنا چاہیے کہ موثر حکمتِ عملی کے ساتھ۔ اقدامات کی۔ کون سی تدابیر اپنائی جانی چاہئیں۔ اگر یہ فائز طریقہ موزوں ہو تو اسے دوسروں کو سمجھانے میں مدد کیجیے۔ اگر نہیں، تو کچھ اور کیجیے۔

بعض اوقات ہم کچھ ایسا کرتے ہیں جو اشتغال کم کر دیتا ہے۔ ہم باقی میں چھپاتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم مر تکب ہیں؟

دوباؤوں کو الگ کرنا اہم ہے: (۱) ایسے کام جنہیں نا انصافی سمجھا جائے، جیسے کہ مارپیٹ اور قتل عام؛ (۲) ایسے طریقے جو نا انصافی محسوس ہونے والی چیزوں سے متعلق اشتعال کو کم کریں۔

اگر آپ لوگوں کو مار رہے ہیں یا گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں تو بے شک آپ جرم کے مرتكب ہیں۔ دوسرے لوگ کے لیے آپ ایک مسئلہ ہوں گے۔



اسرائیلی افواج نے اگلیل کے مظاہرین کو تشدد کے ساتھ منتشر کرتے ہوئے آنسو گیس اور صوتی بمبوں کا استعمال کیا اور یتیحیٰ کا مظاہرہ کرنے والے ایک جرم منکار کن کو گرفتار کیا

تصور کیجیے کہ آپ ایک احتجاجی مظاہرے میں شامل ہوتے ہیں اور پولیس آپ کو بڑی طرح مارتی ہے۔ اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر، آپ کسی کو نہ بتانے کا فیملہ کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، آپ اپنے گھر والوں یا اپنے آجر (employer) کے علم میں نہ لانا چاہتے ہوں کہ آپ احتجاج میں شامل تھے۔ لہذا آپ پر دوپٹی میں شامل ہوئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جرم کے مرتكب ہوئے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ نے مارپیٹ کو بے نقاب نہیں کیا اور اس وجہ سے اشتعال کم ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کا فیملہ ہے۔

تصور کیجیے کہ آپ احتجاج میں شامل ہوتے ہیں اور پولیس کے بارے میں نامناسب نعرے لگاتے ہیں۔ کیا آپ مرتكب ہیں؟ جی ہاں، لیکن صرف نامناسب نعرے لگانے کے۔ یہ ظالمانہ مارپیٹ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ کیا نامناسب نعرے لگانا چھی تدبیر ہے۔ بعض مبصرین اسے تشدید کا جواز سمجھ سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو چیلنج کرے اور آپ پر الزام لگائے کہ ”آپ پرده پوشی میں شامل ہیں“ یا ”آپ سرکاری چینل استعمال کر رہے ہیں“ تو آپ جواب دے سکتے ہیں کہ ”اس میں کیا مسئلہ ہے؟“ آپ اشتعال کم کرنے کے طریقے استعمال ضرور کر رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے، آپ کے پاس اس کا مناسب جواز موجود ہو۔

جب کوئی کہے کہ ”آپ دھمکیوں کا سہارا لے رہے ہیں“ تو آپ کو اس دعوے پر سمجھدی گی سے غور کرنا چاہیے۔ اگر آپ کا کوئی عمل دوسروں کے لیے دھمکی کا کام کر رہا ہے تو شاید آپ کچھ غلط کر رہے ہیں۔ اس کے بر عکس، ہو سکتا ہے کہ وہ جرم کے طاقت و مر تکب ہوں اور آپ ان کے اقدامات کو چیلنج کرنے کے لیے غیر متشدد اندام کا استعمال کر رہے ہوں۔ وہ آپ کے نقطہ نظر سے اختلاف کر سکتے ہیں یا یہ سوچ سکتے ہیں کہ سوں نافرمانی سماجی نظام کے لیے خطرناک دھمکی ہے، اور اس کی وجہ سے وہ خطرہ محسوس کر سکتے ہیں۔

اشتعال کم کرنے کے طریقے از خود بڑے نہیں ہوتے۔ ہر معاملے کو اس کی صورت حال کے مطابق دیکھا جانا چاہیے۔ لہذا جب لیبل (مثلاً ”پرده پوشی“، ”دھمکی“) استعمال کیے جائیں تو یہ ضرور دیکھیے کہ دراصل معاملہ کیا ہے۔

میں ایک گروہ میں شامل ہوں جو ایک مہم شروع کرنے جا رہا ہے لیکن مجھے اپنے تمہبے کی بنیاد پر محسوس ہوتا ہے کہ وہ مہم گراہ کن ہے۔ میرے تصورات یہک فائزہ ماذل سے اتفاق رکھتے ہیں۔ میں اس ماذل کو استعمال کرتے ہوئے اداکین کو کس طرح ایک ایسے طریقے کے لیے راضی کروں جو ہمارے گروہ کے مقاصد کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کر سکے؟

آپ گروہ کے لیے بات چیت کے طریقوں کی کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ”یہک فائزہ ماذل کے مطابق سرکاری چینلوں کے استعمال سے گریز بہتر ہو گا۔ ہمیں آگے بڑھنے سے پہلے اس بارے میں مزید سوچ لینا چاہیے۔“ بات چیت اکثر غمیڈ ثابت ہوتی ہے۔

آپ کو مختلف خیالات قبول کرنے کے لیے تیار ہنا ہو گا۔ آپ کو نہ صرف سننا ہو گا بلکہ اپنے خیالات بھی پیش کرنے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس صورت حال میں یہک فائزہ ماذل غلط ہو، یاد گیر تجویز زیادہ اہم ہوں۔

البتہ، اگر آپ بار بار دوسروں کی بات سن کر، اس پر گفتگو اور بحث کر چکے ہوں، لیکن دوسرے پھر کہی یوں ہی آگے بڑھنا چاہیں تو کچھ امکانات درج ذیل ہیں:

- اُن سے دوسری مہموں کے حوالے سے ثبوت طلب کیجیے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اُن کا منصوبہ کام کار آمد ہو گا۔
 - آگے کیا ہو گا، اس حوالے سے اپنی پیش گوئی کیجیے اور اسے لکھ کر رکھ لیجیے۔ اگر آپ کی پیش گوئی درست ثابت ہوئی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ”میں نے تو پہلے ہی بتایا تھا!“ (البتہ اس سے آپ مقبول نہیں ہوں گے)۔
 - بڑی مہم شروع کرنے سے پہلے، مختلف طریقے آزماتے ہوئے مختصر تجربات کرنے کی تجویز دیجیے۔
 - اُن سے پوچھیں کہ کس قسم کے ثبوت اُن کا ذہن بدلتے ہیں۔ اگر وہ یہ نہ بتائیں تو آپ جان جائیں گے کہ اُن کی ترغیب یا پیشہ عقائد، ثبوت سے زیادہ اہم ہیں۔
- اس سب کے بعد، آپ کو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو سن ہی نہیں رہے۔ ہو سکتا ہے، وہ سوچتے ہوں کہ آپ ان کا سر دردہن گئے ہیں جو مسلسل اُن کی پر عزم مہم پر سوالات کیے جا رہے ہیں۔ ایسے میں کیا کیا جائے؟ پہلا راستہ۔ مہم میں شامل ہو جائیں۔ اسے کامیاب بنانے میں ہر ممکن مدد کریں۔ بعض اوقات گروہ میں کام کرنا اور ناکام ہو جانا زیادہ اہم ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ قلیل المیعاد موثر ثابت ہو جائے لیکن پھر اندر وہ اختلاف رائے اور تنازعات کے باعث گروہ ہی ٹوٹ جائے۔ طویل المیعاد میں، اکٹھے کام کرنا بہتر راستہ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے، سب اپنی ناکامیوں سے سبق یکی ہیں۔ (ہو سکتا ہے، نہ یکی ہیں!)
- دوسرہ راستہ۔ اُن کی کوششوں کو سبتوڑ کریں، کیونکہ وہ بالکل گمراہ ہیں۔ یہ انتہائی براراستہ ہے۔ اس کے بارے میں محض سوچنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنا زاویہ کھو چکے ہیں اور آپ کو آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔
- تیسرا راستہ۔ یہ گروہ چھوڑ کر دوسرے گروہ میں شامل ہو جائیں، یا اپنا گروہ قائم کریں۔ یا پھر اکیلے کام کریں۔ مزید کوئی اختلاف رائے نہیں!

۶۔ مشقیں

آپ انفرادی یا گروہی طور پر ان مشقوں پر کام کر سکتے ہیں۔ کسی ورک شاپ میں، کئی لوگ یا گروہ بیک وقت ایک مشق پر کام کر کے اپنے رہ عمل کا موازنہ کر سکتے ہیں۔

ا۔ کسی نا انصافی کا تجزیہ کیجیے

کوئی ایسا نا انصافی کا واقعہ منتخب کیجیے جس کے بارے میں آپ، یا آپ کے گروہ میں کوئی، بہت اچھی طرح جانتا ہو۔ یہ ذاتی تجربات سے وابستہ بھی ہو سکتا ہے، جیسے اسکول میں دھمکیوں کا نشانہ بننا، یا مطالعے سے بھی اخذ کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ ہولو کاست، یا کسی مسئلے کے بارے میں مہم سے بھی تعلق ہو سکتا ہے، جیسے کہ کم عمر سپاہیوں کا مسئلہ۔

(ا) جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی جانب سے اشتغال کم کرنے کے لیے استعمال کیے گئے طریقے لکھ لیجیے،

جودرج ذیل پائچ زمروں کے تحت ہوں:

- پرداہ پوشی
- قدر گھٹانا
- تشریح نو
- سرکاری چینل
- دھمکیاں

(ب) ابداف یا حملے کا نشانہ بننے والوں کی جانب سے اشتعال میں اضافے کے لیے استعمال کیے گئے طریقے لکھ لیجیے، جو درج ذیل پانچ زمروں کے تحت ہوں:

- اکٹھاف (کارروائی بے نقاب کیجیے)
- بچاؤ (ہدف کی توہین کیجیے)
- تشکیل نو (واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں نا انصافی قرار دیجیے)
- نئی سمت (حمایت اکٹھی کیجیے اور سرکاری چینیوں سے گریز کیجیے)
- مراجحت (دھمکیوں کا سامنا)

(ج) ان تمام طریقوں سے متعلق اپنی معلومات / علم کا اخذ لکھ لیجیے، مثلاً مشاہدہ، بات چیت، خبروں کی نشریات، پیچھے زیارات مبنی کتب۔

(د) استعمال کیے گئے طریقوں سے متعلق آپ مزید کیسے جان سکتے ہیں، یہ لکھیے۔

(ه) وہ طریقے لکھیے جنہیں ابداف کی جانب سے اشتعال میں اضافے کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا (خواہ وہ اس وقت استعمال نہ کیے گئے ہوں)۔

(و) اس بارے میں سوچیے یا گفتگو کیجیے کہ کیا ان طریقوں کی درجہ بندی نا انصافی سے متعلق واقعات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

۲۔ بیک فائر سے متعلق مضمون کا مطالعہ کیجیے

کوئی ایسا مضمون منتخب کیجیے جس میں بیک فائر تجویری استعمال کیا گیا ہو۔^۱

(آ) مضمون کے بنیادی تصورات کا خلاصہ لکھ لیجیے۔ یہ اشتعال کم کرنے اور بڑھانے والے طریقوں کی فہرست بھی ہو سکتی ہے۔

(ب) تجویری کا جائزہ لیجیے۔ ثبوت کس طرح اشتعال کیے گئے؟ کیا طریقوں کی درجہ بندی معقول ہے؟ کیا نتیجہ درست اخذ کیا گیا؟ آپ مضمون کو مزید سخت، معلوماتی یا موثر بنانے کے لیے کیا تبدیل کریں گے؟

¹ متعدد امکنات کے لیے، دیکھیے ”Backfire materials“ <http://www.bmartin.cc/pubs/back-fire.html>

(ج) مضمون کے انداز کی جانچ کیجیے۔ کیا یہ علمی انداز ہے یا عام؟ کیا اسے واضح طور پر بیان کیا گیا ہے؟ کیا یہ بیانیہ (کہانی کے) انداز سے واقعات بیان کرتا ہے یا کسی دوسرے طریقے سے؟ آپ اس مضمون کو مخصوص قارئین، مثلاً اسکول کے بچوں یا تجربہ کار فوجی سپاہیوں کے لیے مزید موزوں بنانے کے لیے کیا تبدیلی کریں گے؟

(د) اسی موضوع سے متعلق کوئی دوسرا مضمون پڑھیے، جس میں بیک فائز تجزیہ استعمال نہ کیا گیا ہو، مثلاً کوئی خبر۔ کیا اس میں ایسی کوئی نئی معلومات ہے جسے بیک فائز تجزیہ والے مضمون میں شامل کیا جا سکتا تھا؟ کیا ایسی کوئی معلومات ہے جو بیک فائز تجزیہ کو چیلنج کرتی ہو؟ کیا نیا مضمون ایسے کسی طریقے پر سے پرده اٹھتا ہے جو باسانی بیک فائز ماذل میں نہ بیٹھتا ہو؟

۳۔ تبصرہ کیجیے

نا انصافی سے متعلق کسی مضمون، مثلاً بلاگ یا آن لائن تحریر پر تبصرہ کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھائیے۔ بیک فائز ماذل کے تصورات استعمال کرتے ہوئے تبصرہ پوست کیجیے۔ مثال کے طور پر، آپ اپنے تبصرے میں یہ بتاسکتے ہیں کہ کس طرح کوئی اقدام بیک فائز ہوا، قدر گھٹانے کی تکنیک کس طرح استعمال کی جا رہی ہے، یا کون سی فریمنگ کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ (آپ کو بیک فائز ماذل کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ محض تدابیر یا نتائج کی نشاندہی کیجیے۔) بعد ازاں آئے والے تبصرے دیکھیے کہ کیا کسی نے آپ کی بات پر جواب دیا یا نہیں۔ ایسے تبصرے کرنے کی کوشش کیجیے جو غور و فکر پر مبنی جوابات اور زیادہ معلوماتی گفتگو کو فروغ دیں۔

۴۔ بیک فائز تجزیہ لکھیے

درج ذیل مراحل تجاویز ہیں۔ ان میں اپنی ضروریات کے مطابق ترمیم کیجیے۔

- (ا) ایسا موضوع منتخب کیجیے جس بارے میں آپ پہلے ہی جانتے ہوں، یا ایک دونیادی مضمایں پڑھ لجھیے۔
- (ب) اس کی ساخت منتخب کیجیے، مثلاً مضمون، سلامیٹ شو یا پو شتر۔
- (ج) کسی مأخذ کو دیکھے بغیر، محض اپنی معلومات کی بنیاد پر پہلا مسودہ لکھیے۔
- (د) مختلف اضافی مأخذ کا مطالعہ یا چیک کرتے ہوئے آگے بڑھیے اور ساتھ ساتھ اپنے مسودے میں تبدیلی، نظر ثانی اور ترمیم جاری رکھیے۔

- (ہ) مسودہ معقول حد تک پختہ ہونے اور اس کی نوک پلک سنوارنے کے بعد، اسے ایک یادو غیر تجربہ کار لوگوں کو دیجیے اور ان کے سوالات اور تبصرے جانیے۔ ان کی بنیاد پر نظر ثانی کیجیے۔
- (و) مسودہ موضوع سے متعلق معلومات رکھنے والے چند لوگوں کو پیش کیجیے۔ ان کے تصوروں کی بنیاد پر نظر ثانی کیجیے۔
- (ز) اگر غیر تجربہ کار اور تجربہ کار، دونوں یہ سمجھتے ہوں کہ آپ کا کام تسلی بخش ہے تو آپ اپنا تجزیہ استعمال یا پیش کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو ذمہ سے دستک کے مرافق پر دوبارہ عمل کریں۔
- تجویز: مختصر سے آغاز کیجیے تاکہ آپ اسے معقول وقت میں مکمل کر سکیں۔ جب آپ کو زیادہ تجربہ حاصل ہو جائے تو آپ بڑے پروجیکٹ سے نہ سکتے ہیں۔

۵۔ حملہ کی تیاری کیجیے

- (آ) فرض کیجیے کہ ایک حملہ ہونے کا ممکن ہے، مثال کے طور پر کچھ ایسا جو ذاتی طور پر آپ کے لیے، آپ کے گروہ کے لیے یا آپ کے کسی عزیز شخص یا گروہ کے لیے نقصان دہ ہے۔
- (ب) وہ چیزیں لکھ لیجیے جنہیں حملہ آور حملے سے متعلق اشتغال کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔
- (ج) آپ، آپ کا گروہ یا کوئی اور اشتغال میں اضافہ کس طرح کر سکتا ہے، لکھیے۔
- (د) حملہ کے لیے تیار رہنے کے اہم ترین طریقے تحریر کیجیے۔
- (ه) فیصلہ کیجیے کہ کب اور کس طرح یہ تیاریاں ہوں گی۔
- (و) اگر تیاری اس طرح کی ہے جو آپ خود کر سکتے ہیں تو کر ڈالیے۔ اگر اس میں دوسروں کے اقدامات کی ضرورت پڑے گی تو انہیں ترغیب دینے کے لیے منصوبہ بنائیے۔

۶۔ تداہیر کا گیم کھیلیے

اس مشق کے لیے دو یا زیادہ لوگوں کی مدد رکار ہو گی۔

- (آ) دو ٹیمیں بنائیجیے، ایک حملہ آور ٹیم اور ایک دفاعی ٹیم۔ حملہ کی کوئی عام قسم منتخب کیجیے۔

(ب) حملہ آور ٹیم، حملہ کرنے اور اشتعال کم کرنے کے نت نئے طریقے سوچ۔ دفاعی ٹیم حملہ کا مقابلہ کرنے اور اشتعال بڑھانے کے طریقوں کا تصور کرے۔

(ج) دونوں ٹیمیں اپنے خیالات کا موازنہ کریں۔

صورت حال کے مطابق، دفاعی ٹیم پہلے حملہ آور ٹیم کے منصوبے سننے کے بعد اپنے منصوبے بنائیتی ہے، یادوں ٹیمیں بیک وقت تیاری کر سکتی ہیں۔

۷۔ پیش گوئی کیجیے

میڈیا کا جائزہ لیجیے، اور کوئی نمایاں تازہ خبر منتسب کیجیے جس میں کسی طاقت و رگروہ کی جانب سے مبینہ غلطی کا ذکر ہو۔ 2011ء کی مثالوں میں مصری مظاہرین پر حملہ، ہیکنگ اسکینڈل جس میں نیوز کار پوریشن شامل تھی، اور وکی لیکس کے باñی، جولیں اسانچ کے خلاف الزامات شامل ہیں۔

(آ) جو نہی خبر سامنے آئے، آپ اشتعال کم کرنے کے لیے طاقت و رگروہ کی جانب سے استعمال کیے گئے طریقوں کے بارے میں پیش گویاں کر لیں۔

(ب) مختلف ذرائع سے مزید معلومات حاصل کیجیے، یا مزید خبریں سامنے آنے کا انتظار کیجیے، اور دیکھیے کہ کیا آپ کی پیش گویاں درست ثابت ہوتی ہیں؟

۸۔ تبادلہ خیال کیجیے

بعض اوقات آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوتی ہے جو کسی ناقابلی کی مخالفت میں پیش پیش رہے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، وہ کسی ریپ کر ائزر مرکز میں کام کرتے ہوں، عالی ماحولیاتی مسائل پر ہم چلاتے ہوں یا انٹرنیٹ کے فعال رکن ہوں۔ اگر آپ کو ان سے کچھ دیریات کرنے کا موقع ملے تو بیک فائر درجہ بندیوں کا استعمال کرتے ہوئے اُن سے اُن کے مسائل پوچھیے۔ ذیل میں کچھ سوال دیے جا رہے ہیں جن میں ”وہ“ سے مراد مخالفین ہیں، جیسے کہ زیادتی کرنے والے، آلو دگی پھیلانے والی کمپنیاں یا جابر انہ حکومتیں۔

• کیا وہ اپنی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات پر پرداز ڈالتے ہیں؟

• کیا وہ اپنے اہداف کی قدر گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں؟

- کیا وہ اپنے کیے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں؟ کیا وہ اس کی اہمیت کم کرتے ہیں؟ کیا وہ دوسروں کو الزم دیتے ہیں؟ کیا وہ معاملات کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں؟
- رسمی طریقہ کا رجیسٹر کر جیسے کہ سرکاری ایکنسیاں اور عدالتی کام مسائل کتنے اچھے طریقے سے حل کرتا ہے؟
- کیا وہ لوگوں کو ڈرانے کے لیے دھمکیوں اور حملوں کا استعمال کرتے ہیں؟

۹۔ اپنی مشق بنائیے!

ضمیمه: انسانی ڈھال اور پیشگی بیک فائز

جور گن جانس

جب انسان اپنی جسمانی موجودگی کے ذریعے ممکنہ اهداف، جیسے کہ عمارات وغیرہ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو انھیں ”انسانی ڈھال“ کہا جاتا ہے۔ اس کا تصور یہ ہے کہ اگر ”معصوم“ یا ”معزز“ شہری ممکنہ ہدف کے قریب رہیں گے تو خلاف حملہ کرنے سے بچپنا گا کیونکہ اسے بیک فائز کا خدشہ ہو گا۔

انسانی اهداف

ایسے شہری جو دیگر شہریوں کو بچاتے ہیں، انھیں اکثر ”غیر مسلح باذی گارڈ“ کہا جاتا ہے۔ نان والکنٹ پیس فورس اور پیس بریگیڈ زائر نیشنل جیسی تنظیموں ایسی سرگرمیوں کے لیے انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کے لیے رضاکاروں کی مدد و معاونت کا کام کرتی ہیں جنہیں ریاست، گوریلا گروہوں، مانیا یا نیم مسلح گروہوں سے خطرہ ہو۔ ان تنظیموں نے بے حد موثر کام کیا ہے۔ ابھی موقع پر جب غیر مسلح باذی گارڈز پر حملہ کیا آگلوں کے گروہ کی بہترین دستاویز بندی اور قابلِ احترام ماضی نے اہداف کی تدریگ گھٹانے یا انھیں دھمکیاں دینا مشکل بنا دیا۔

ان گروہوں کی بنیادی سرگرمیوں میں سے ایک اپنے کام کو دستاویزی مشکل دینا ہے تاکہ حملہ آوروں کے لیے کسی بھی نقصان کی پورہ پوشی کرنا مشکل ہو جائے۔ ایسی تنظیموں کے پاس بہترین تیار کردہ نظام ہوتا ہے جو ان کی سرگرمیوں کے متعلق معلومات عام کرنے کے کام آتا ہے۔ چونکہ معزز افراد ان میں براہ راست شامل ہوتے ہیں یا ان کے سفیر (ایسیڈر) کے طور پر کام کرتے ہیں، لہذا جھوٹ، الزام تراشی اور فریمنگ کے ذریعے اپنے کرتوقوں کی نئی تشریخ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

¹ لیام ہاؤنی اور لوئی ایگورن، Unarmed Bodyguards: International Accompaniment for the Protection of Human Rights (دیسٹ ہارت فورڈ، سیٹی، کلارین پریس، 1997ء)۔

عمارات اور انفراسٹر کچر

جنگ کے زمانوں میں، بعض اوقات انسانوں کو عمارتیں اور انفراسٹر کچر کی حفاظت کے لیے بھی ڈھال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

جب نیٹو نے 24 مارچ 1999ء کو سربیا پر بمباری شروع کی تو سیکڑوں مقامی اور بین الاقوامی کارکن جلد ہی بلغراد، غدیلیشیا، نووی ساد اور دیگر شہروں میں گزر گاہوں پر کھڑے ہو گئے تاکہ انھیں بمباری میں تباہ ہونے سے بچا سکیں۔ بعض غیر ملکی ایسے ممالک سے بھی آئے تھے جن کی افواج بمباری میں حصہ لے رہی تھیں۔ چونکہ بین الاقوامی میڈیا کی بڑی تعداد بھی موجود تھی، لہذا نیٹو کا نذر نے لوگوں کی موجودگی والی گزر گاہوں کو نشاۃ بنانے سے گریز کیا۔ بہت سادوں سرا انفراسٹر کچر تباہ ہوا، لیکن گزر گاہیں محفوظ رہیں۔



15 فروری 2013ء کو عراق پر کارروائی کے خلاف انسانی ڈھال نے شام سے عراق کی شہابی سرحد عبور کی۔ یہ ڈبل ڈیکر بسوں میں سوار ہجوم کے استقبال کی ایک تصویر ہے، جب انہوں نے سرحد سے ملحقہ سڑک کے ذریعے سرحد عبور کی تھی۔ یہ بہت بڑا ہجوم تھا، خصوصاً اگر یہ بات پیش نظر کھلی جائے کہ ان لوگوں کے عراق میں داخل ہونے کا مقام ایک رات پہلے تک کسی کے علم میں بھی نہیں تھا، حتیٰ کہ خود انسانی ڈھال میں شریک لوگوں کو بھی معلوم نہیں تھا۔ دروازے سے لٹکا ہوا شخص برطانیہ کا 68 سالہ گوڈرے میں ہے جو عربی زبان روانی سے بولتا تھا اور اس نے ہجوم کو بتایا کہ وہ لوگ وہاں کیوں آئے ہیں۔

جنوری 2003ء میں، عراق پر حملے سے پہلے بمباری کے نظرے کے پیش نظر انسانی ڈھال کے 30 رضا کاروں نے لندن سے نکل کر بغداد، عراق کا رخ کیا۔ یورپ میں اپنے بس کے سفر کے دوران انہوں نے مزید کئی کارکنوں کو

ساتھ لیا اور ان کی تعداد تقریباً 500 تک جا پہنچی جو عراق میں بمباری کے اہداف کو بچانا چاہتے تھے۔ انھوں نے پانی کے دو افراد پلانٹس، دو پاور پلانٹس، ایک خوارک کے گودام، ایک کمونی کیشن فیصلی اور ایک آئل ریفائنری پر رہنے کا فیصلہ کیا۔² ان کا مقصد یہ بات واضح کرنا تھا کہ وہ ان جگہوں پر یا ان مقامات کے قریب رہ رہے ہیں تاکہ انھیں حملوں سے بچایا جاسکے۔ ان مقامات میں سے، صرف ایک مقام پر 2003ء میں بمباری ہوئی، جو کمونی کیشن فیصلی تھی جسے انسانی ڈھال مخض ایک دن پہلے چھوڑ کر گئی تھی۔

فطرت

بعض اوقات جنگلات کی کثائی کے خلاف جدوجہد میں درختوں کو بچانے کے لیے انسانی ڈھال کی تکنیک استعمال کی گئی ہے۔ بھارت میں، گڑھوال ہمالیہ میں 1970ء کی دہائی کے اوائل میں 'چکو تحریک' شروع ہوئی کہ جب درخت کاٹنے والے درختوں کو کاٹنے آئیں تو درختوں کو سینے سے لگایا جائے۔ اس نوعیت کے اقدام کی اولین مثال کا سراغ 1731ء میں ملتا ہے جب امریتادیوی نے اپنی برادری میں درختوں کو بچانے کے لیے سیکڑوں افراد کی قیادت کی۔

جدید ماحولیاتی کارکنوں نے اسے مزید آگے بڑھایا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ جنگلات کی کمپنیوں کی جانب سے درختوں کی کثائی کو مشکل بنانے کے لیے کئی بختے درختوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ کچھ لوگ جنگل کی سڑک پر گھرا گڑھا کھو دکر اپنے سر کے سواباقی جسم اس میں دبایتے ہیں تاکہ لکڑیاں لے جانے والی گاڑیوں کی حوصلہ تکنی ہو۔ بڑے ٹرک کارکنوں کو وندتے ہوئے قتل کیے بغیر نہیں گزر سکتے۔ ان میں سے بعض مہماں کامیاب ثابت ہوئی ہیں اور کچھ اب تک جاری ہیں۔

نتیجہ

یہ تین اقسام کی انسانی ڈھالیں بیک فائز کے اثر کو پیشگی انداز میں استعمال کرتی ہیں۔ وہ دانستہ طور پر خود کو انتہائی خطرے میں ڈالتی ہیں اور امید کرتی ہے کہ طاقت میں موجود لوگوں کے لیے انھیں نقصان پہنچانے یا قتل کرنے کا منفی چرچا بہت زیادہ ہو گا۔ اگرچہ اس قسم کی تکنیک کے کارآمد ثابت ہونے کی کوئی ضمانت نہیں لیکن اس کی محتاط انداز میں تیاری کامیابی کے امکانات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ مہم ساز اپنے اقدامات کی منصوبہ بندی اس طرح کرتے ہیں کہ طاقت میں موجود لوگ جب عوای اشتغال کو روکنے کی کوشش کریں تو انھیں بے حد مشکل کا سامنا ہو۔

1. مُهم ساز، عمدہ طریقے سے تیار کی گئی دستاویزات اور ان کی موثر تشویہ سے، مخالفین کے لیے ظلم و زیادتی کی پرداہ پوچھی شکل بناتے ہیں۔
 2. وہ اقدامات کرنے والے گروہ کی قدر گھٹانے کی کوششوں میں کمی کے لیے معزز لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
 3. مرکزی میدیا کے ساتھ ساتھ تبادل میڈیا چیناؤں تک اچھی رسمائی کے ساتھ، وہ اپنے مخالفین کے لیے جھوٹ، الزام تراشی، اور اپنے اقدامات کو روی فرمیم کرنے کے راستے محدود کر دیتے ہیں۔
 4. جہاں کہیں ممکن ہو، وہ سرکاری اداروں، جیسے کہ سفارت خانوں، بین الاقوامی تنظیموں اور حکومتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں۔
- ایسے اقدامات کے خلاف قدر گھٹانے کی بعض مہموں کی توجہ رضا کارانہ شرکت کی کمی پر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، حملہ آور بعض اوقات دعویٰ کرتے ہیں کہ انسانی ڈھالوں کو حصہ لینے کے لیے بلا یا کمی تھا۔ قدر گھٹانے کی کوششیں اکثر انواعوں کی صورت میں ہوتی ہیں، مثلاً شرکا اگر حصہ لینے سے انکار کریں گے تو انھیں سزا دی جائے گی اور حصہ لیں گے تو انعام دیا جائے گا۔ بعض کو سادہ لوح کہا جاتا ہے یا ”دشمن“ کے ساتھ ملنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ جتنی زیادہ شفافیت ہوگی اور حصہ لینے والوں میں جتنے زیادہ معزز لوگ ہوں گے، ایسے الزامات اتنے ہی کم موثر ثابت ہوں گے۔ انسانی ڈھالوں کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے مزید تجربات اور تحقیق کی ضرورت ہے۔

1991ء میں دہلی، مشرقی تیمور میں انڈونیشیائی افواج نے مظاہرین کا قتل عام کیا۔ یہ عمل انڈونیشیائی حکومت کے لیے سیاسی تباہی ثابت ہوا، کیونکہ اس کے نتیجے میں مشرقی تیمور کے عوام کے لیے میں الاقوامی حمایت میں بے حد اضافہ ہوا۔ یہ قتل عام انڈونیشیائی حکومت پر بیک فائز کر گیا۔ بیک فائز منیوں اس کی وجہات پر روشنی ڈالتا ہے۔

تصور کیجیے کہ آپ کسی کارروائی کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں اور آپ کو لگتا ہو کہ آپ پر حملہ ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی جلوس بھی ہو سکتا ہے جس پر پولیس تشدد کا خطرہ ہو۔ ہو سکتا ہے آپ سکاری بدعوانی بے نقاب کر رہے ہوں اور آپ کے گروہ کے خلاف انتقامی کارروائیاں ہو سکتی ہوں۔ ایسی صورت میں تیار رہنے کے لیے، آپ کو وہ مداری سمجھنی ہوں گی جو آپ کے مخالف کی جانب سے استعمال کی جاسکتی ہیں، مثلاً کارروائی پر پر دہ ذالنا اور آپ کے گروہ کی ساکھ خراب کرنا۔

بیک فائز منیوں اس قسم کی منصوبہ بندی کے لیے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ بیک فائز ماڈل کاغذ کے پیش کرتا ہے اور اسے استعمال کرنے کی مثالیں اور مشقیں فراہم کرتا ہے۔ جب کبھی آپ کو طاقت ور، خطرناک مخالف کا سامنا ہو تو ایسی صورت حال میں موثر ثابت ہونے کے لیے یہ ایک عملی بینڈ بک ہے۔

برائٹن مارٹن یونیورسٹی آف ولونگونگ، آسٹریلیا میں سو شش سائنسز کے پروفیسر ہیں۔ وہ تشدد سے پاک اقدامات پر متعدد کتب اور مضامین کے مصنف ہیں اور وہ سل بلوئیز آسٹریلیا کے نائب صدر ہیں۔



ISBN 978-91-97817-2-4

